

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232821**

UNIVERSAL  
LIBRARY









مَرَدَجْهَ كَلَامِ

بِغَايَةِ الشَّوْقِ إِلَى بَرِّكَتِهِ وَنُورِ قَلْبِهِ

٢٥/٤  
L. ٦  
١٢-٥-٥٦٤  
سَمِعْتُ الْإِمَامَ  
وَحْدَانِيَّةً  
٩٩ هـ ١٢١٢

بِغَايَةِ الشَّوْقِ إِلَى بَرِّكَتِهِ وَنُورِ قَلْبِهِ

مَطْمَعُ الْعَلْقِ  
مَطْمَعُ الْعَلْقِ  
مَطْمَعُ الْعَلْقِ



مَرَدُّ خَلْقِهِ كَمَا لَمَّا

بَنَاتِ الشَّعْبِ الْعَزِيزِ حَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ



بَنَاتِ الشَّعْبِ الْعَزِيزِ حَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ

بَنَاتِ الشَّعْبِ الْعَزِيزِ حَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ بَنَاتِ الْوَيْدِ



ہذا کتاب کو سب سے پہلے

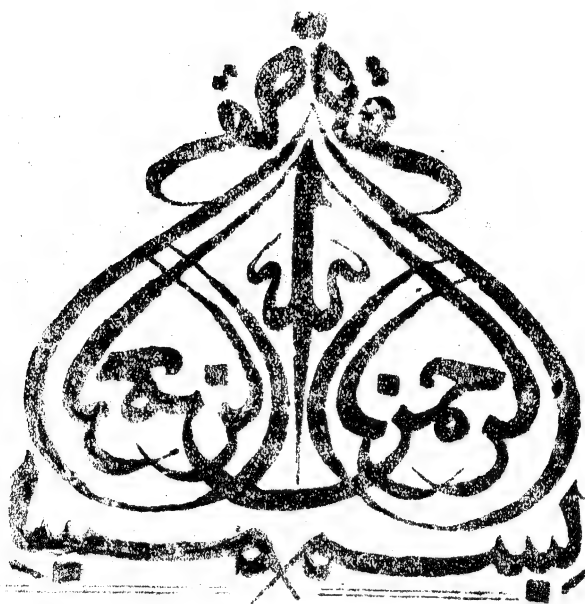
من تصانیف جناب حاجی احقرین شمس الدین مونس محض انوار شمس مصنف

# معجم الکونین فی احکام الشریعہ

بابت ہر مکتبہ قطع و قلیع عالم ضلع غازی پور میں جس کی اچھوتی و سکی منہ نشہ کیا ایک روپیہ ہی جو قریب ۱۶ ہزار کے ہر ایک جہتدار کو ملے  
 ارسال ہے باقی شائیں کونین میں ہر مکتبہ بلا حصول ہو پور میں قیمت ۱۶ روپے یا مکتبہ میں ہی دیکھو  
 رسالہ

محمد عظیم الدخان ناظر مکتبہ کوثر ناظم ضلع غازی پور





الحمد لله الذي يرفع الملة العظيمة بنبينا الحبيب في المشعر المقام  
 فيخص هذا البلد الطيب بالأكية والتميز والمقام في السلام على  
 من شرف الدين في المنورة بالحق والقبول في كل لهو  
 أصحابه الكرام في الدين سلك على هذا صلب الإسلام في كل  
 الشيخ والمريد لا اله الا الله محمد بن عبد الله

	عبد القادر جيلاني	
شعر	الحمد لله الذي يرفع الإسلام	حرمه الله
من وجهك المنير فقد نورنا فخرنا بعد ان هذا السبر تر لوت قمره فخرنا		يا صاحب الجلال والكرامات لا يمكن الفناء لك كان حشر

بعد اوس کے خدمت میں از باب شایعین واصحاب الایقین جس کے عرض کرتا ہے  
 اور یہ ہایا و شکیں بطور نذر و ہزنا ہے محمد ایزد بخش قادر می کہ باعتبار ولایت  
 مولوی قادر بخش نو پوری اور یہی بہ لحاظ ارادت تمام ان خصوصاً اولاد خاص  
 خواب غوث پاک کے ہر طرح سے قادر می ہے یہ بھی خدا کی غایات اور قادر می کہ  
 کہ غرض میری نسبت ان چند طور سے انتشار پڑی ہے کہ کسب طریقی سے اور کیا  
 بلکہ خاص مطلب یہ ہے کہ حجاب علی الغرض عوام کو فائدہ عام ہوئے نہ یہ کہ کسب طریقی  
 نام ایضاً ہوئے کیونکہ اکثر لوگ حج کو ایستہ جاتے ہیں اور خلافت تحریر و ادب اور  
 الی بابتیں اعتراضی زبان پر آتے ہیں کہ دوسروں کے لیے وجہ شہرت کا  
 ہوتا ہے شوق سب کا نیست ہو جاتا ہے دیکھتے نہیں کہ امور واقعی کیا ہیں  
 شہرستانے روزانہ شہروں میں رہتے ہیں مگر حالات مفصل اور چھپے لوگ یہ نہیں سمجھتے  
 میں میں کیونکر بعض مقام ہنرمند مقام و وضع مقام وہ بھی سامان بدیش  
 کتاب باغوش کی حالت میں کیفیت کا حتمہ حاصل کر سکتے ہیں اگر یہ پیشتر مجھے  
 شہر میں فیروزہ سال کا اتفاق تمام خاص کہ نہیں ہیں ہوا اور باہتمام تمامی و سکا  
 شہر میں کیا دشتا کی نصرت اور حکمرانیت میں ہی گذرنا و خیال تحقیق و دریافت  
 اور کامیابی مد نظر تھا چنانچہ دو کتابیں ایک کیفیت سفر و دیگر بطور روزنامہ سفر  
 دوسری گلشن ابراریم در باب ہمار کو یہ قصہ ابراریم و حضرت اسماعیل علیہ السلام از  
 آغاز تا انجام ورج تمام عبارت آرائی کے سبب مطلب اصلی تجھ میں صحیح تھا  
 اس لیے اب اس دوسری کتاب موسومہ بہ منبع الحزمین فی حالات الحزمین  
 کو میں تالیف کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہر ماہ قلم بعبادت سلیس و زور بطور  
 نذر و ہزنا اور ہر کے اور اس کتاب میں جاتے فصل باب کے ہر یہ دوش میں



تنگ غمزه کالبد بس نبین - هدیه اول - در باب سفر حج و کیفیت ملک حجاز  
 و طریقه آداب - هدیه دوم - در فضیلت زیارت مدینه طیبه و اینها و شریفین  
 مع شجره انساب هدیه سوم - در حکایات صلحا و ارباب هدیه چهارم -  
 در کیفیت سفر حج و در علی سبیل الاختصار - هدیه پنجم - در حالات سفر حج  
 از کلمه و بجای تا بقده منتها سفر حج - هدیه ششم - در بیان از جده تا مکه معظمه  
 مع حالات شهر - هدیه هفتم - در حال بنا و تعمیر از ابتدای تعمیر حبشه تا حال -  
 هدیه هشتم - در حالات حج و مناسکات بالا فضال - هدیه نهم - در تفصیل  
 مراحل مدینه منوره و نقشه عمارات و مع شریفین مع دیگر زیارات - هدیه دهم -  
 در حالات راه و تعمیر بیت المقدس و منوره الیه و غیره زیارات و اسرار و ترویج  
 سفید حجاج مع دیگر حالات بطور تقررات و هذا مورد بطورین - هدیه یازدهم  
 در باب سفر حج و کیفیت ملک حجاز و طریقه آداب پس چنانچه  
 پایت که اگر هیچ کوه خداست تعالی است حسب آنچه که میفرماید **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**مَنْ شَاطَع إِلَيْهِ سَبِيلًا** او سپهر فرض کیاست جز او راه او را است طاعت  
 است پس اگر حضرت میسر شود و مرتبه اس سفر حج کاتر برینست که بار بار بیاید و یکی سفر  
 و نیز عرفات که هیچ تنگی حجاج کاست اس امر که بغورین خیال از آنها اونیقه است  
 بهمین رمی راجع بهیست طبع شین شتر تا خدا کی شان است عقل جبر این است  
**ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُعْطِيهِ مَنْ يَّشَاءُ** ایست لوگ او را ایست است حال  
 چنانچه من که بس تیر تیر است اگرسان و این امر که لوگیا ایست ایست  
 هر جگرسانان راحت تیار و دست آشنا و تکرار شعر مندر کوه و دشت و  
 بیابان غریب نیست \* هر جا که رفت نمیزد و نخواه گاه ساخت و بهیستی

چہاں سے نو بارین سال آئندہ کے خیال میں عمر گزر جاتی ہے کہ نوبت نہیں  
 آتی زبان عالمی کے خوف سے کم دیتے ہیں کہ سال آئندہ افشار اللہ تعالیٰ ارادہ  
 ہے اور لوگ سنا زیادہ ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْتَ خَشِدُ اَمِہال تو ظنانا اور پیش  
 اوسکائیں پیش ہے جہاں یہ تو فرما سیکہ کہ دنیا میں تا دم واپسین کینی خزانہ کلی  
 یا اسے جسکی آکھو انتظار ہے اور حال یہ ہے کہ اواسے قرعے کے لیے جو کہ ان  
 باب شوق اوسکو کہیے کہ بدون فرض ہے سر و سامانی کے حالت میں جاتے  
 ہیں اور کہہ سکتے ہیں اوٹھاتے ہیں اور خدا حسب مضمون آیت کریمہ دو عالم حضرت  
 ابراہیمؑ نے کیا انی اسکا نیت من ذریعتی لواء خیر و دی نریع فاجعل اولاد  
 من الناس یقو علی الیحد لیمات ہے و حرمین کے لوگوں کی روزی انہیں  
 تاج سے پونیا تہ چنانچہ دیکھا ہے یہ نہ تیرہ کی راہ میں کہ لقمے منعیم  
 غیبت پیادہ یا قافلہ کے ساتھ حتی کہ عورات تک چلی جاتی ہیں اور محنت و  
 غماظ میں رہتے ہیں تاکہ ان کے شقت کوئی کسی درجہ کو علی الخصوص اس  
 مرتبہ عالمی کو نہیں پہونچتا۔ وَمَا کُنْتُمْ بِاَعْبِدَ اِلَّا اَنْفُسَ  
 اسی میں سے ایک ہدیہ میں ہند کلمات صلیحی کتاب سیر سے جو متعلق اس  
 سفر کے ہیں وچ کر دینے ہیں کہ بطور ہدیہ خوشا یقین کو سود مند ہو کیوں کہ  
 حکایات صلیحہ خصوص صلیحی تاثیر زیادہ شگوب پرزور ہے اسبواسطہ خدا کے  
 تعالیٰ اپنی آیت کریمہ میں جناب رسول قبول کے طرف خطاب فرماتا ہے وَلَا  
 تَقْرَبُوا مَالَ الْوَسْطٰی الَّذِیْ جَاءَ بِمُؤْمِنٰتٍ مِنْ قَبْلِکُمْ فَکُلُوا مِنْ حَرْثِکُمْ  
 عِنْدَ الْحَرْثِ مِمَّنْ عَمِلْتُمْ ذٰلِکُمْ اَلَمْ یَسْئَلِکُمْ اَوْ قَصَصَ کُمْ لَطُوْنِی  
 ستا ہے اور غمناک راہ یا حکایت بہانہ حصول یک توہمات ہیں اگر چاہیں

چکر و زلی ہوتا ہے تو کشتی و ڈوولی میں بھی اہل ڈول ہوتا ہے کئی طبیعتوں کا بھی  
 ڈواوان ڈول ہوتا ہے اور آپ نے دیار میں جو لوگ نقل و حرکت کرتے ہیں اوس طرح  
 ہی سفر میں اختلاف اوقات و عادات نہیں ہو جاتے اور یہ تو ایک گونہ سفر دور  
 و راز ہے حالانکہ شعر بعید علی الکفار ان انبیاء مملکۃ \* فاما علی اللغات  
 غیو کچھ مصرعہ در راہ شوق و حلاۃ قرب و غایت \* اور کسی سفر میں  
 بیرون خرچ کے ہاتھ کچھ میں راحت نہیں ہوتی بلکہ احسان ایسی چیز ہے  
 کہ ہر حکمہ کام آتا ہے انحصار یقطع اللسان شخص راہ ہو جاتا ہے  
 ہر طرح سے آرام پاتا ہے مصرعہ در راہ شوق و حلاۃ قرب و غایت \* مدینہ  
 منورہ کے سفر کو حجاج ناخبر یہ کار و شمار گذار تصور کرتے ہیں اور غرت  
 بدون سے الحذر کرتے ہیں یہی اون کے سمجھ کی بات ہے اور نیز اہل اہم و ہمت  
 ہے یہ سب جوت ہے کہ راستہ میں لوگ ہے کون ہندوستان سے گیا جو یا  
 نہیں اور کون مہیج حضرت اسماعیل علیہ السلام میں فوج ہو گئی کاسرین سے  
 اوتار گیا کون مدینہ منورہ کی راہ میں مارا گیا اصل یہ ہے کہ جب اون سے  
 بے پردائی کرتے ہیں تو وہ بھی ہے اعتنائی پر قدم و ہرے میں ہلکا گاؤمی  
 یکہ بلی بالکی کس سواری میں کر یہ عجیبہ پر آپ کو راحت ملی ہے تب تک ابو النعام  
 کہہ اور اوپر سے نہ دیکھے ورنہ یہ بھیجے وہ بھیجے اس راہ میں ایسی راحت کہ ایسے  
 بھی صرف کر نکالے داخل ثواب ہو گا مگر یہ نہیں بڑا ہے خیال رہتا ہے کہ راہ  
 کم ہو جاوے یہ تو ایک لوگوں کے لئے تیرکات تھکے کچھ نہیں پھرے ہوئے  
 یہی ہے فریاد کہ تیرکات کا لیجا نا کون نہ دریاں میں ہے جس کے بے  
 آب اپنے اور سرکھین کو ارا کہے راہ جدید کے صرف میں انتظامات کا کوٹ

[illegible]

اوب بقور کر گیا اس لیے بالکل خلق شریف صاحب کے گرد پایے سب اور اونٹن  
وہر دیا ہے مہینہ سنوہ کی قافلہ جانے وقت ضمانت سالار قافلہ سے لکھائی جاتی  
ہے اور برابر ڈاک سارنی سواروں کی درباب خیریت قافلہ آتی ہے اور علما  
اس کے اور بہت کچھ انتظام ہیں ہر امر کے قوانین و احکام ہیں متعدد و عدا  
شاہی و حکام ہیں مگر حجاج ایسی غلبت میں گزار اکثر گزریا بات ضروریہ ہوا کر  
وطن جانے کو تیار رہتے ہیں کہ اسورات انتظامی کو کون پوچھتا ہے خدا کے  
گھر میں تو بیٹے ہیں مگر گری گھر سوچتا ہے اول ہی موسم پہلی ہی جہاز پر کوئی  
گرمی کے جانے کوئی عذر بیماری لوگوں کے سلسلے کے لیے دیکھا ہے کہ حاج  
جی ایس جی جی کرتے بہانے جاتے ہیں تحیر رکھ کر اسے وطن ہوئے آب  
لوگوں کو خطوط و تار کی انتظار ہے کہ بدوہ دن اورین کے کہ حاجی صاحب  
تشریف لاوین کے یہ بھی معلوم ہوا کہ فلاں وقت بس لاپ کوئی استقبال  
کے لیے پلیٹ فارم چوتھرہ ریل پر کھڑے ہیں کوئی جنگلہ کی دے  
اُڑی ہیں کہ وہ ریل آئی دروازہ ابھین بند ہے مگر اواب تسلیم کی یہ  
ایم ہر اوہر پکاراؤ بہت ہونے لگی خیر حاجی صاحب بعد و قارمہ جیہ  
بتیج خاک تھایا عقیدہ کہ ہاتھ میں کلمات افتخاریات باقیوں رونق افزہ خانہ  
سیمنت کاشانہ کے ہوئے کوئی قدم چومنا ہے کوئی ارہر اوہر سامان  
ضیافت میں نہو مناس ہے حاجی صاحب تو نہوئے نہیں سادہ دعوت کیا گیا  
بیٹ ہوئے جاتے ہیں اب جو ذرا الطینان سے بیٹھو تو لوں اسے جناب تو بیٹھنا  
اُسے قریبے ہمارے یہ کیا لائے قبلہ کیا ملک کیسی جاں ہے کیا دکان حال  
ہے اسے تمیان کیا کہیں ملک حار گرمی شدت کی ہے کثرت حدت کی ہے

جیہ جیہ جیہ  
جیہ جیہ جیہ  
جیہ جیہ جیہ  
جیہ جیہ جیہ  
جیہ جیہ جیہ

نوری صورت عاشق نہیں دال ماش نہیں ہر لای نہیں تبا کو بلا تو نہیں جو ان نہیں  
 اور بڑا ناسف تو یہ ہے کہ ام نہیں اسکی درخت کا تو نام نہیں کہتے سنتے اب تو  
 حضرت دم گبر لیا آئے بیان ام تو میوہ عام ہے وہ نہیں خاص تو ہی انواع  
 اقسام کے انکو خرما ہے رطب و تازہ کجور انار نیم انار جبکی مقدار مستحقا تو زکو  
 انو بخار اشاد اب تربز و خرزبر سیراب کشش اور نئی چیز نئے کشش بہلا حاجی حساب  
 یہ بیاد امت سے اوٹاے شرمائے نہیں فرمایے یہ چیزیں غیب نہیں سچ تو  
 یہ ہے کہ سیواے وہان کے اور کہیں نصیب نہیں ان سیوہ جات کے مقابل  
 میں ہی انکو دال ماش و ام پر نظر ہے پس ایتہ التبتل لو ان الذی اذنی  
 یا لکن فی ھو خفی کا اثر ہے قوم بنی اسرائیل کو بھی ان و سلوی نالوار ہوا تھا  
 دال سورس بیاز وغیرہ بر اصرار ہوا تھا اور گرمی کے لیے کیا کوئی خزانہ اپنے  
 ساتھ لے جاتے جو آرام بیدون سالن و خرچ کے چاہتے ہیں خرچ کیجیے مجھ سے  
 خزانہ وہیں کہ خطمہ میں کیا مہینہ سوہ کی راہ میں لیجیے زیادہ کیا کہیں العار  
 تکبضہ او شارة طے شعر اگر بکرو و چون بیاید ۱۰۰ حالانکہ  
 بناب یہ وہ جا ہے جکی تعلیم و ادب ہر طرح کیا ہے شعر حافظا علم و ادب  
 کہ و حضرت شاہ ۱۰ ہر انیت ادب لائق عزت بنو ۱۰ جبین نیاز زمین پر  
 رزنا چلیے کسی وقت قدم جاوہ ادب سے باہر نہ و ہر نا چلیے زبان سے ایک  
 رین سور ادبی کا کالنا اپنے کو خدا لیت ۱۰ والنا ہے شعر اذ بقی الشقی  
 ایتھا الا صحا ب طرق الشقی لھا ادا ب بیت اللہ وہ مقام جو کہ  
 فلان اپنے طرف منسوب کیا ہے تمام عالم میں محبوب کیا ہے حوالی میں  
 یہ تیرہ دن کے ہر اجر یعنی عظیم بن حضرت ابوجہ و حضرت امیر مصلحان شہر

[illegible]

ناگفته پید کسی طرح قناعت نہیں کیا کہ یہ دیکھ کر گمانیت نہیں آتی ہے کہ یہ لوگ کیا میدان  
 ہندو کی کوٹھڑی لکھتے ہیں جو توڑا لیٹھیں ہیں رو دھج کرتے ہیں گلو اتھی رہا  
 کے اور وہ ان کے کیا مناسبت ہے مگر یہ کہ نسبت خاک را با عالم پاک +  
 گمان انار گمانہ نو گمان روز روشن گمان شب و بچہ خیر ہر جا ہشت گمان  
 سینہ ہزاروں پستہ گمان ہر قسم کی دوکان گمان روپیہ کے سامان خلق خدا کا  
 انہو ہر ملک گاروہ پڑا شہر ہر جگہ ہر صوفیہ مائے فخر ہر سال  
 بار بار پڑا شہر ہر طرح کے آدمی ہر جگہ ہے کہ مدینہ میں تھی تیری پیالی +  
 میرا ہی منہ ہوا دیواری وری وہ کعبہ ہی ہے اہلک تیرے خوشیوں سے سطر +  
 کہ کاہر کیا کہہ ہی تیری ہی خیر ہی + پس یہ مقامات متبرک کی نسبت جو کوئی  
 شہر کا کلمہ کہتا ہے اور اسو ان فخری اور سپر و التاب کیوں کر ناگوار ہوگا  
 کیونکہ اگر ان پادشہ گنہگاروں کی شخصیت نے یہ سہ سہ رو کی دہی کو ترش  
 کر اٹھا کر ترش روئی سے خطاب ہوا آخر شیخ من علیہ السلام نے خطاب  
 ہوا کہ ایک شخص نے انہیں اپنی صفات میں شریف و عظیم پروردی  
 میں کہ کوئی نے خبر تو نہ گئے اور انفعال سے سخت انکمال ہوا وقت شب  
 وہ حضور میں آیا یہ ہوا شیخ علم کو جواب ہوا کہ وہ عمامہ ہے یہاں کے  
 مراعت سے وہاں سے اس کی خاطر داری پا چہ تادبر داری چاہے یہاں سے  
 کیا ہے ادنیٰ دوا کا مگر وہ کلمہ کہ جس کے علی الخصوص علاج کہ کلمہ پیرام  
 اور کلمہ اور کلمہ ہے درمیان کو داریوں کے قدم پر کراہے والا تو داری  
 تعلیم دار کرے و لاہورن گزیرے کو کلمہ کہ علیہ کا کلمہ پاس نہیں  
 ہو جائے تو کلمہ ہی ایسے لوگوں کی شان میں کہہ گئے کہ پاس نہیں ہوتا ہے



خود خدائے بلند ایزد کہ یک قسم کھائی ہے تیرے عظمت فرمائی ہے الحق مرآۃ لوگ  
 حاجیان اصلی کو کیا وہ الفاظ جو مقابلہ حاجی قلبی و فرضی سے استعمال میں موجب  
 تلبہ و مال ہیں ورنہ خود میں ہی تو اسی فرقہ حجاج میں داخل ہوں آپ لوگوں  
 ساتھ میں میں شامل ہوں اگر وہ عاجی ہمارے ناگفتی سے باز ہیں سب قسم  
 پاک ہے سیر کیا پاک ہے تیرا ہی ہے تو سب کلمات نامنزاوار سے استغفار  
 کرتا ہوں خدا کے حضور نظر و ہر تہا ہوں جو خوش آجی یہ نہ تھا تو اور کیا نہ کیا  
 کوئی مقدمہ کوئی معاملہ عدالت کا تھا کیا کوئی مضمون جہالت کا تھا اگر آپ  
 اوس تقریر سے باز آئے میں ہی اپنی اس تحریر سے باز آیا ہر کیا بتو خود ہا ملتا  
 میں جو کہ میں سو آپ میں حسب دستور عین صحت علی التبتی فرمائیے آئیے  
 ہا نہ لایے معافہ و مصافحہ سن ترا حاجی گویم تو مرا حاجی گوید الحمد  
 لله والصلی علیٰ محمد و آلہ جس کی برکت سے یہ قصہ رفع ہوا خیر استوفی القاتل  
 الترافق ہوا و عرفان ہوا نہ تو بسا کہ کچھ کچھ نظم ٹھہری غزل قصیدہ  
 آپ کے شان میں کیا بھیجے بعد اوس کے جو جا بھیجے ہیں یہ کیا قصیدہ تو  
 غیر غزل کیسی ٹھہری کے لفظ بے محل کیسے آپ ہوش میں ہیں یا بینہ گوش  
 خواب خرگوش میں کہ نہ خبر ہی ہے اس قسم کے مناظرہ کیسے اس وقت بانو  
 ارباب نظر لغت و شریعت کے ہو رہے ہیں میں نے چند کلمات جو شبہ آپ کی  
 شان میں نکالے اوسکی زخمش آپ نکالتے ہیں ایسی باتیں کھڑکیوں کو اس مجاہد  
 میں دلتے ہیں ورنہ یہ دیر چھاڑ جانے دیکھتے وقت کی نہ لیجیے آگے بڑھنا  
 جو آپ کے شان و اوصاف میں ہو وہ بھی غرضات غیبیہ میں داخل ہے کون کا  
 ناقص ہے وہ کون عالم کون نامنزل ہے غزل قصیدہ جا بجا ٹھہری صرف یہ بات

ہندی کی سبب تاباں ہو گئی ہیں ایسی باتیں نہیں مانتا **الاعمال بالنیات**  
 مانتا ہوں **۱۵** شعر فقیر بابر اصطلاح ہندی معہ ہندو سنیاترا اصطلاح سندھ معہ  
 حضرت ہمدرد اشغال ذوق کے لیے ہیں جو بیدار و نگرین کے دشوار ہوتا ہی  
 عبادت کا لطف اشکار نہیں ہوتا ہے اور جب تک تک طریقت عبادت میں داخل  
 و ایضہ عبادت کا حلقہ حاصل نہ ہو یہ **کالمی** فی الطعام ہے یہی میری سمجھ  
 یہی سیر اکلام ہے مگر صرف کی برابر و نہ **۱۶** مصرعہ ہر دم در کان نہ کہفت  
 نمک شد **۱۷** اور ایسے ہی لوگوں کی شان میں **حدیث شریف علمائے**  
**اہل بیت** کا نبیاء و انبیاء کی مثل آپ نے فرمایا ہے جو کہ علوم ظاہر و باطن و دنیا  
 کے نام میں عالم باعمل میں صاحب فضل ہیں حضرت علما کو تو باز پرس بھی  
 ناید **العلم حجاب** الکبر ہی وار ہے **۱۸** مصرعہ علمی کہ رہی نہ یاد  
 حجاب بہت **۱۹** چنانچہ خود و خدایا غوث پاک فرماتے ہیں زبان اعجاز بیان پر گنا  
 ہیں **۲۰** شعر محی زاد انست کان یار **۲۱** یا رب **۲۲** خرقہ و سجور  
 مسواک و صلا **۲۳** ابوخت **۲۴** یہ کیا آب خود و خود و الاب رہے ہیں **۲۵**  
 مصرعہ کویشو و اینشو و سگفت گوے نیکنم **۲۶** میں نے پہلے ہی آپ کو لوکا  
 و رہی بر و کا تا کہ اس امر میں بحث نہ بڑھے **۲۷** کل خرب ہما الد **۲۸** یھیم و حو  
**۲۹** للناس فیما یحشون **۳۰** من اھب **۳۱** ارب میان شریعت  
 وہ طریقہ مستقیم ہے کہ اوست تجا و مستقیم ہے شریعت و طریقت دونوں ایک ہی  
 چیز میں ہیں بقول ارباب دانش و تہذیب میں شارع نے جوابات رکھا ہے  
**۳۲** **۳۳** یہ رکھتا ہے خواص جو اپنے ذوق و شوق کے لیے کہہ سکتے ہوں  
 ہیں اور اپنے کو نفس پر تاد و جانتے ہیں علما اور کلی نسبت کو یہ عرض نہیں

ہیں وہ لوگ کہ ابتدائیں کچھ سن گئے ہونے لگی تیں اب کیا ہے حال تعالیٰ کی عقل  
 میں موجود نہ وظیفہ نہ درود و آخر میں بات بڑھتی پڑتی رہ جاتی ہے انگشت غالی کے  
 نوبت آجاتی ہے عوام کو تو چہرہ سیدہ و بہانہ ہو گیا تاہل سماع میں داخل ہونے کا  
 ٹھکانا ہو گیا حجت و دلائل حاصل ہوئے کہ غلام نے بزرگ کو سماع سے شوی ہے  
 کمال ذوق ہے اور اپنی شیت و ہمہ اور اذکی فہم و درجہ بخیال نہیں کرتے  
 سہ بہ نام کنندہ بخونامی پسند اس میں کیا ہے کہ یہ فیضانِ محبت  
 سی تاثیر ہے بتر ہو جاوے گی سہ و وہرہ لگی کی سنگت میں گرد و ہلک ہو جاوے  
 جیسے لوحِ حجاز کے پانی براؤ تراے کہ حضرت عقیدت کاں راست باز ہے  
 درکار ہے کج روی سے کوئی بات حاصل نہیں ہوتی نیا بچہ جواب ترک کرتا  
 اوسی زبان ہندی میں سینے۔

سہ و وہرہ عزیزین شاہ نہ ہو کے کسٹیری تاثیر ہو اپنی سیدہ و جلال  
 پایادہ ہوت و وزیر ہو جس کا پھر و رہ کہ ایسا اصرار تھا کہ کیا جاوے کہ بزرگ  
 خلافی ہو آئندہ آپ کی نزویک جو امر مناسب ہو کچھ یہ کہوش کہو تا حق  
 کی سچ کہیں چاہئے و کچھ بھی حالات میں لکھت و کچھ ورنہ آپ کو ایک دوسرے  
 بوسہ سنان خیال جبکا اور نہ کو مجاہد سے لکھوانا چاہتے ہیں کھان کھان  
 جاتے ہیں اور یہ کہ محبت قلم ہی آپ کے پیچھے پلٹا جاتا ہے نہ میری عدم الفرضی  
 خیال کرتا ہے اور نہ کار ہائے ضروری کا لحاظ بہت اچھا مجاہد قسم لیتے جو  
 اب کچھ دخل و معقولات کروں یا کموں کہ قیدہ کے سننے یا سنا نہیں تو خود  
 آپ ہی آواز سن لے کہ مجھ کو میں بڑی بھی ایک سنایا بھی میں گھر کی راہ لے لے  
 ابنا کام بھی کہ لعل و لاف ہے آپ ٹانگوں پہا آتے تار و جھلٹ کہوں کہ

قصیدہ باین خاطر کشیدہ تیر ایک سے زیادہ نمونہ لکھا گزرا ہے بھی مختصر متعلق  
برکینیت سفر بحر و بر آبادہ جو آپ کو منظور ہے تو حیدر الکاری دہری ہے ساری  
لکھا ہر دن سے بھری ہے کتنی لپیچ و تپتے بہا لے بہر دہر دینے آئے سینہ ایک ہے  
قصیدہ قصیدہ کر رہے ہیں اب کہ مر گئے۔

### قصیدہ

<p>آئینہ ہے گشتِ اسیر پر رنگ بھار باؤں کیسے سر کو ہے جملہ میں شوق گذار خاطر نالان دورِ قصود سے ہمکنار جیکے باعث ہو عالم عدم سے آشکار ناتِ ثنائی کے ٹکڑے ٹکڑے دہر و روزگار سحرِ صدف و مقبول چشمِ کردگار سحرِ عالمِ شیطِ رحمت پر روزگار آتشِ شمشیرِ نبوتِ شافعِ روشناس موجِ بادِ شان و شوکتِ راہِ ری و عودِ تار منعِ جوہرِ سخا و عکسِ نورِ کردگار ایک دم مانند سیلابِ غیبی اکو تار سحرِ انکھوں کا الہی ہو، میٹھ کا غبار کاشیوں کا تار کی جا پہ رقت رہ گذار بس چکی مٹی ہے جا پہ کپڑے و خراب دہری جا پہ سلی پر سلی دی دسار</p>	<p>آئینہ ہے لعلِ لب یا طعنِ فتنل و کار سحرِ جن ہے شوقِ خاطر ہے لہر پار و بار بحرِ بحرِ بحرین میں مرکبِ سفر و پیش ترِ قصودِ ری پیش خاطر ایک شہِ کوئین کیا بادِ شاہِ دین و دنیا فرادہ گان نورِ روحِ الایمن منورِ خلقِ عظیم عالمِ علمِ لدی و اقوامِ اسرارِ غیب برقِ شمسِ علی افکارِ عدل و داد پیار سہیہ کبھی ملے کبھی نہیں ملے ناتج کرمان سابقِ نظرِ حسنِ عظیم شوقِ بحرِ بحرِ بحر کا تار کا تار ہے چشمِ کو چشمِ زار ہے میرے لئے نوزہ بان کس حد تک یہ جا پہ سحرِ قدم کو یک آستانِ پاک کلمہ یہ زمین کو اشتیاق ہو تو کون شوقِ پیغامِ خاکِ پاک کا</p>
--	--

نوربان کا یہ دلیغہ فوراً مٹا دیا  
ہاتھ میں مادہ پائون سوچی اگر چلنے کو  
پائون کیا خوش بین بن پر بھی نہیں  
پا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
مقام (اللہ سبحانہ) اللہ کیا خوب لفظ باو پانی باو کیا وزون حبار  
باو پانی کے لیے پڑی ہے جس قبیلہ سلیم سے ہے دیکھئے یا وہ نہ ہلایے  
استغفر اللہ میں حج عرض کرنا ہوں بیضر حدیث اس کا بھی ایسی  
جھلک ہے طبعیت نورانیہ کہ بیان نہیں کر سکتا صرف اسی نے طرز کے  
سبب کتاب مرآۃ العروسی جمع عام ہے اوسے الغام ہے خیر اس وقت تو  
جانا ہوں آپ کا ہرج پانا ہوں دو چار روز میں بہر کو نکال اجڑا دے شریف کا  
ہی حال خود گا بنگال اس وقت کے طرچ بابائے تہذیب چاہئے آپ نے خانہ  
بے نکل ہے کہ خواہد آید و درویش ماوربان نشاید بیچے جانا  
تیکمان کو نشانک آہستہ سے جابے تو سہی آفتاب آپ دما بیچ تماقین زیارت  
کی رہی مع زراعتی سخن زراعتی سے غافل صاحب کی ہوئی عیان فرمایے میں  
مذکور تھا آپ دیکھتے تھے سطل جبو ہوتا خیر اگر شہر سلوٹ آدمی بطلب  
حدیدہ دوم در فضیلت زیارت دیکھتے تھے بعد از شریف  
شجرہ انساب بعد از نظر زیارت حرمین شریفین کے آستانہ فیض  
کاشانہ بعد از شریفین ہی ایسے کہ ہو جائے اجید اگر میر کس بلذریار کو  
کو ابو جہل سے کہ کہو کہ حدیث قبلہ کو شیخ خواب توئی تھکین حکام نام  
نہیں دوسرا میں شجرہ اعلیٰ و علیٰ تھکین تھکین تھکین تھکین تھکین

یا الہی جل جلالہ مدینہ کا دوبارہ  
کتنے میں چوچاوی یارب و دو عالم امارت  
باو پانی باو پانی آجکل کو پاسوار  
دستگیر کی پیچھے سبکی طفیل مبارک  
باو پانی کے لیے پڑی ہے جس قبیلہ سلیم سے ہے دیکھئے یا وہ نہ ہلایے  
استغفر اللہ میں حج عرض کرنا ہوں بیضر حدیث اس کا بھی ایسی  
جھلک ہے طبعیت نورانیہ کہ بیان نہیں کر سکتا صرف اسی نے طرز کے  
سبب کتاب مرآۃ العروسی جمع عام ہے اوسے الغام ہے خیر اس وقت تو  
جانا ہوں آپ کا ہرج پانا ہوں دو چار روز میں بہر کو نکال اجڑا دے شریف کا  
ہی حال خود گا بنگال اس وقت کے طرچ بابائے تہذیب چاہئے آپ نے خانہ  
بے نکل ہے کہ خواہد آید و درویش ماوربان نشاید بیچے جانا  
تیکمان کو نشانک آہستہ سے جابے تو سہی آفتاب آپ دما بیچ تماقین زیارت  
کی رہی مع زراعتی سخن زراعتی سے غافل صاحب کی ہوئی عیان فرمایے میں  
مذکور تھا آپ دیکھتے تھے سطل جبو ہوتا خیر اگر شہر سلوٹ آدمی بطلب  
حدیدہ دوم در فضیلت زیارت دیکھتے تھے بعد از شریف  
شجرہ انساب بعد از نظر زیارت حرمین شریفین کے آستانہ فیض  
کاشانہ بعد از شریفین ہی ایسے کہ ہو جائے اجید اگر میر کس بلذریار کو  
کو ابو جہل سے کہ کہو کہ حدیث قبلہ کو شیخ خواب توئی تھکین حکام نام  
نہیں دوسرا میں شجرہ اعلیٰ و علیٰ تھکین تھکین تھکین تھکین تھکین

الدن فیه الممسی فی الدن بن شعر اگر کرون سوط بدن بشک گلاب  
 بسا کن لاکه طرح پیہ من بشک گلاب بہ نوازی سو کردن وقت سخن بشک  
 گلاب بہ تیر بار بشویم و من بشک گلاب بہ تهنون نام تو گفتن کیا ہے ادبی  
 کفاسی لکھ اح عبد القادر بہ سلطان کل لاولیاء  
 المعظم بہ قدس اسرارہ والنوارہ المکل لاولیاء من حبط حباب  
 رسالت مآب افضل الانبیاء من شعر کہ اور ارتہ اش خوب چھانی بود  
 بہ حکم و درم دو عالم حکم ربانی بود بہ کرات آپ کی حبط تحریر سے دوہین  
 بعد کیا میں اوس سے محو میں آپ خود فرماتے ہیں زبان سخن بیان پر لائی  
 میں شوکت کی خلفۃ الہیہ بہ ولی جنتی پہنچان الکمال بہ  
 تہ زیارت کند او شریف چھان قدر لطیف ہے کشف موجب کمال ہر چنانچہ  
 آپ ہی کا شعر سب حال ہے شعر تراکج بود سالی ولی در کوئے یار  
 بہ گذار و ہر زمان جمی کسی کو عاشق ناراست بہ طوائف کعبہ کن جامی ملکہ از  
 در کویش بہ کہ جمی کہ غایتی طہانت کوئے بلبلانست بہ اول ہی سفر سے  
 پروردگار شریف کا وہ جان کی جی کا رہن تھا مگر شعر میں کیا کہوں  
 نصیب ہے چہ یادری نہ کی بہ اسے خضر و مان تلک بھلا کیوں رہی  
 شعر باد و رفان آہ و فریاد بہ خواہم کہ شوم بہ شہر نغاد بہ مگرانی  
 بہ افتخار و انتظار میں گذری تو بہ نانی کشت البیت کہ بیری  
 شہر تہ چون محی کشد دل دروہ تو انتظار بہ سوخت چھ سایہ برہ انتظار  
 از یاد و نگاہ یک بین نے قصہ کردیا نظر خدا قدم دہر و بابا بطبع بعد نصیب  
 در انتظار تھا مگر و مان چھ لڑی سے مجبور تھا کہ وہ لوگ بچیں قتل آدمی

از قسم آنا و ذکر اور ہر ایک کو حج کرنا ضرور ہے صلح دہی پہلے حج زیارت کربلا و بیضا و تیسرا  
 قصہ کہ جو خیریت کریمہ و آخر ہمسو ششوی یکینہو کو بھی مصلحت وقت ہی جانا کہ ایک  
 حج اور کر لو بعد کو بعد از شریف جانا کہ خدا کی ایسی عنایت ہوئی کہ اگر بیرون اولیٰ علیٰ نبی و ہین کہ  
 معظمین مجمع کما الانع ستامت گزین شریعت سجادہ نشین طرقت نیک نہا خاص ایک اولاد  
 حضرت سید سلمان علیہ السلام کہ بزرگم غفرہ و مان کثیر کے ساتھ مفرج سلطان بارج تشریف لائے تھے  
 ملاومت ہوئی تھی اکی عینا ہوئی کیونکہ خود آپ یعنی جناب غوث پاک نے فرمودہ سنایا کہ ان میں سے  
 سے یوں ارشاد فرمایا ہے طوبی لمن سرائی او سرائی منی رائی او سرائی من سرائی

پس آنحضرت کی ملاومت میں اکی زیارت ہو چکی کہ اسکا بیضا و تیسرا  
 طوبی لطلابی الجناب الاکم یعنی جناب اعظم قطب غوث اعظم  
 هو الذی کان فادی باسماہ یکینا و لو کان بجمہ القلنم  
 صلے الالہ علی النبی المصطفیٰ و الالہ والا انھاب کل المسلم  
 چنانچہ بنے تجدید بعیت کر کے شجرۃ النساب مثل شمال خاص مہر شہر جناب شہرے چھ  
 سے حاصل کیا والدہ ماجدہ و حویلی کو بھی طرقت میں داخل کیا کہ وہ شجرہ انسانیت  
 درج کتاب ہوگا ناظرین کو ثواب ہوگا شفعہ بامرید الطالک النعم  
 خذوا اسلکھنکما سلم القلنم بعد اسکے اپنے قصہ بیت المقدس کا فرمایا ہے  
 ایک مرتبہ اور ہندوستان جائیگا حکم فرمایا نیز الامرفوق الاواب قصہ اور کیا قصہ

ہر اک فرکان آفرہ ہر اک قطرہ سند سے  
 طواف کو چہ آف دوجہ کو حج اکبر سے  
 شجاعت شوکت شمت میں جن سانی کو شہر سے  
 کہ ہر ذرہ دامنکار و شنی مہر ہر نور سے

تسری شوق زیارت میں جو میری شہم خرم سے  
 زیارت اوسکی درگاہ کی کھو کعبہ سے خوشتر سے  
 سلا سیرت و صورت میں وہ مثل بہر سے  
 زمین بفاؤ کی ہو مطلع الانوار عاقان کی

نہی گاہ تک پہنچوں تمنا ہو یہی میری بچاؤن فرما کر توں جا روئے گاں صبا بہر خاکروے خبر اوس رشک عیسیٰ کو ذرا سُنِ غیثات اے غوثِ الاعظم ہر حق اتنی کروں ختم سخن اتنو کہتے کہتے حالِ دل	یہی مقصد ہی امید میری ہے سرور ہے رسائی درگاہ تک اگر میری مقدر ہے کہ تیرے عاشق دیدار کا اہمال اتبر ہے لبِ جان بخش کھلاؤ کہ میری جان لب پر ہے ہو عاشق سینہ کلک کہ دوسرے پر تو فر ہے
---	---

انشاء اللہ قلمی بعد حصول زیارت پہر ایک کتاب دوسری خاص و بڑی کے حالات  
میں تحریر کرونگا۔ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقاصِدِنَا۔ شعر

یارِ بطنِ فیضِ شمع مجھ کو زراہِ فضل	سلطانِ جہان و قطبِ عالم یزمِ شہِ دینِ مین کردے داخل
--	--

## قصیدہ عربی

یاسدِ شیخی وَصَدُ الرَّصَادِ مَرْضِیِّ مَوْلَاہِ الْکَرِیْمِ الْقَادِ کَھَفَ الْلَھِیْفَ اَمَّا نَ قَلْبِ حَادِ کُنِ لِّیْ مَلَا ذَا یَوْمَ فخرِ الْفَاخِرِ صَلِّ اِلٰہِ عَلَ النَّبِیِّ الطَّاهِرِ وَالصَّحْبِ وَالْبَاعِ اَہْلِ مَفَاخِرِ	کے انزالِ علیم و روضہِ علمِ قَادِرِ یاسدِ السَّادَاتِ عَمْدُ الْقَادِرِ مَا وِی الصَّغِیْفَ ضَمَانِ قَصْدِ النَّا لَسْتَ لَیْدُ الدُّنْیَا وِیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْاَلِ ذَکَرُھُ ذَخِیْرَةُ ذَاخِرِ وَعَلِیْکُمْ یَا شَیْخِ عَمْدُ الْقَادِرِ
--	--

یا مَجْمَعُ الْخِزَانَاتِ عَمْدُ الْقَادِرِ  
یَا سَدُّ الرِّبَاطِ عَمْدُ الْقَادِرِ



شجرة الساب

جناد عوت باو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
عَبْدُ الْقَادِرِ شَرِيفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
عَبْدُ الْقَادِرِ شَرِيفِ

هذه شجرة

بِحَضْرَتِ نَوَاسِرِ الْأَصْلِ وَأَفْرَاقِ الْأَنْبِيَاءِ  
وَحَامِلِيهَا جَبَلُ جَلِيلٍ أَسْأَلُ اللَّهَ  
تَعَالَى أَنْ يَرْزُقَهُ الْأَسْتِثْمَةَ بِحَرَمِهِ سَكَنًا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَيَّطُ عَلَيْهِ الْوُجْهُ  
وَالنَّزِيلُ الْقَتْمُ وَالْقَدُّهَا وَأَنَا خَادِمُ الْقَتْمِ  
السَّكَنِ سَلَامَاتِ الْقَادِرِ شَرِيفِ  
عَبْدُ الْقَادِرِ شَرِيفِ قَدِيسٌ سَبْعُ عَشَرَ  
الْحَمْدُ لَهُ

سأله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السَّكَنِ شَرِيفِ

جناد عوت باو

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاعْ أَقْبَالَ الْقُلُوبَ بِذِكْرِهِ وَكَاشَفَ  
 أَسْأَلُ الْغُيُوبَ بِسَيِّدِهِ وَرَافِعَ أَعْلَامَ الزِّيَادَةِ بِشِكْرِهِ أَحَدُهُ  
 عَلَى أَنْ جَعَلْنَا مِنْ هَذَا نَوْحِيْدِهِ وَاشْكُرْهُ طَالِبَ لِفَضْلِهِ  
 وَمَنْزِلَتِهِ وَأَصْلَى وَأَسْكَمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَفْضَلَ أَنْبِيَائِهِ وَعَبْدِهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْمَجَازِينَ طَوِيلَ الْفَضْلِ  
 وَمَنْزِلَتِهِ **أَمَّا بَعْدُ**

فَيَقُولُ الْعَبْدُ الْفَقِيرُ الْمُقْبِرُ بِالْغَيْرِ وَالْتِقَاصُ الرَّاحِمِ عَفْوُ رَبِّهِ الْأَوَّلِي  
 السَّيِّدِ سَلَامَانَ الْقَادِرِي ابْنِ السَّيِّدِ عَلَى الْقَادِرِي ابْنِ السَّيِّدِ سَلَامَانَ  
 ابْنِ السَّيِّدِ مُصْطَفَى ابْنِ السَّيِّدِ زَيْنِ الدِّينِ ابْنِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ دُرُوشِ  
 ابْنِ السَّيِّدِ صَاحِبِ الدِّينِ ابْنِ السَّيِّدِ نَوَى الدِّينِ ابْنِ السَّيِّدِ وَلِي الدِّينِ  
 ابْنِ السَّيِّدِ زَيْنِ الدِّينِ ابْنِ السَّيِّدِ شَرْفِ الدِّينِ ابْنِ السَّيِّدِ مُسَلِّمِ الدِّينِ  
 ابْنِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ مَدِينِ الْهَنَّاكِ ابْنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 ابْنِ السَّيِّدِ السَّادَاتِ قُطُبِ الْوُجُودِ الدَّرَجَةِ الْبَيْضَى مَا لَكَ  
 أَنْزِلَةَ الْمُتَحَدِّثِينَ نُهْرِ الْحُبُوبِينَ الْإِمَامِ الْحَوْضِ الْعَرْشِيِّ سَلَامَانَ  
 الْأَعْوَالِ قُطُبِ الْأَقْطَابِ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ الْجَامِعِ بَيْنَ  
 الْمَشْهُوقِينَ السَّيِّدِ الشَّيْخِ (عَبْدُ الْقَادِرِ حَيْدَرِ الدِّينِ  
 قُدْسُ سِرِّهِ) (أَبُو بَكْرٍ صَالِحُ مُوسَى حَبْلِي دَوْنِي ابْنِ السَّيِّدِ  
 عَبْدُ اللَّهِ الْحَبْلِي ابْنِ السَّيِّدِ الْحَيِّ الْأَهْمَدِي ابْنِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ سَلَامَانَ  
 ابْنِ السَّيِّدِ حَاوِدَ ابْنِ السَّيِّدِ مُوسَى ابْنِ السَّيِّدِ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنِ السَّيِّدِ مُوسَى صَوْنَتِ ابْنِ السَّيِّدِ عَبْدُ اللَّهِ الْحَضَرِ

[illegible]

وَأَبْنُ عَمِّهِ السَّيِّدُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْقَادِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ  
 وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ  
 الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ نَوَافِ بْنِ  
 عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ دُرَّةٍ وَشَيْخِهِ  
 وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ حَمْدِ بْنِ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ وَابْنِ عَمِّهِ السَّيِّدِ  
 شَيْخِهِ إِلَى دِكْرِ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ شَيْخِهِ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ  
 وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ نَوَافِ بْنِ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ  
 وَلِيِّ الدِّينِ عَنْ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ تَرْبُوتِ بْنِ أَبِيهِ  
 وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ شَرْفِ الدِّينِ عَنْ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ  
 الشَّيْخِ شَمْسِ الدِّينِ عَنْ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَاشِمِ  
 عَنْ أَبِيهِ وَشَيْخِهِ وَطَبِيعُ الْعَامِرِينَ وَمُشِيدُ السَّالِكِينَ السَّيِّدُ الشَّيْخُ

الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ حَبِيبًا

وَقَدْ سَمِعْتُ

عَنْ شَيْخِهِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْبَارِكَ الْخَزْوَغِيِّ عَنْ شَيْخِهِ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ  
 عَنْ شَيْخِهِ إِلَى الْفَرَجِ طَرُوسِيِّ عَنْ شَيْخِهِ عَبْدُ الْوَاحِدِ التَّمِيمِيُّ عَنْ  
 شَيْخِهِ إِلَى بَكْرِ الشُّبَلِيِّ عَنْ شَيْخِهِ إِلَى الْفَاسِيِّ حَبِيدِ الْبَغْدَادِيِّ  
 عَنْ شَيْخِهِ سَمْسِ السَّقَطِيِّ عَنْ شَيْخِهِ مَعْرُوفِ الْكَمَحِيِّ عَنْ شَيْخِهِ قَبْلَ  
 الْبَاقِينَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَى ابْنِ مَوْسَى رَضًا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْمُؤَلَّى الْكَلَامُ  
 عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ الرِّضَادِيِّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ  
 تَرْبُوتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ السَّيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْحَبَّةِ وَفَوْقَ الْعَيْنِ

أَهْلُ السُّنَّةِ الْأَيَّامُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْأَيَّامِ الْمَدِينِيُّ عَلَى بْنِ  
 أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ قَفْصٍ عَنِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ  
 يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُضْنِي وَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حُضْنِي وَمَنْ دَخَلَ حُضْنِي  
 آمَنَ مِنْ عَذَابِي وَبِالسُّنْدِ الْمُنْقَدِمِ إِلَى الشَّيْخِ الْمَعْرُوفِ الْكَمَّحِيِّ  
 عَنْ شَيْخِهِ دَاوُدَ الطَّائِبِيِّ عَنْ شَيْخِهِ حَبِيبِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ شَيْخِهِ  
 حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ شَيْخِهِ الْأَيَّامِ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْكَلْبِيِّ  
 عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِيلَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ وَلَعَدَّ أَنْ لَقْنَاهُ كَلِمَةَ  
 التَّوْحِيدِ أَخْبَرَنَا بِتِلَاوَتِهَا عَقَّبَتْ كُلُّ فَرِيضَةٍ مِائَةً وَخَمْسَةً وَ  
 سِتِّينَ حُرَّةً وَفِي سَائِرِ الْأَوْقَاتِ عَلَى حَسَبِ مَا يَتَسَرَّاهُ فَفِي ثَلَاثِ فَنَانَا  
 يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا وَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

فِي مَكَّةَ الْمَكْرَمَةِ الْمَشْرِقَةِ الْحَجَّةُ

شَهْرُهُ طَيْبُهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

الهي حجت حضرت علي مرتضى كرم الله وجهه  
 الهي حجت حضرت امام زين العابدين رضی اللہ عنہ

الهي حجت حضرت محمد مصطفی صلا اللہ علیہ وسلم  
 الهي حجت حضرت امام حسين رضی اللہ عنہ

بیت خدا سے شرف میں ہے تربت ہوگی کچھ کہ نہیں ہے جسے زیارت رسول کے  
چنانچہ اپنے ارشاد فرمایا ہے۔ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ مَّكَّةَ حَاجُّوْهُنَّ  
کے سبب سے طہاری قافلہ میں دیر۔ تو دل کی عجب سیر۔ لب پر یہ شعر

ہوئے شوق سے اور جامی بارب	مدینہ کو تن لائے ہمارا
خدا وہ دن دکھادے اتنا عطف	نبی کا آستان ہو سر ہمارا

خیر بعد انتظار بسیار قافلہ طیار ہوا مگر ایک امر تردد کا لبتہ پیش ہوا کہ سخت  
پس و پیش ہوا۔ کہ والدہ کو چلتے وقت عارضاً سہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا  
میں عرض کی کہ آپ ضعیف علات سے نحیف ہیں اس بار آپ ہیں کہ مغلمہ میں قیام  
فرماویں۔ چہ کے آرام فرماویں۔ جب بحت پائیگا۔ مدینہ منورہ جائیگا۔  
فرمایا یہ کیا بات ہے۔ جانا دا جیات ہے۔

مکمل نہیں کون ہیں بنی کی راہ میں	ہر چند سیکڑوں ہوں قیامت کے سنہ
ہو سنا اجل کا نویش بہن یا خدا	مرقد بنے تو شاہ کی تربت کو سامنے

حق پر زبان جاری خدا نے دیا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کروں گا خیر چلی  
روح مدینہ منورہ میں جو جسم قافلہ کے ساتھ۔ و شوق سے یہ بات۔

اے شوق و فادہ مدینہ کو ہوی جُبان	بانگِ جرس سے پاؤں ہوں آگے بڑھنے
اللہ سے شوق ہو نیچے مدینہ میں نہ آج	منزل سے ہم اگر چہ روان دن چڑھے ہو
خیر منزل منزل حکما حال مفصل اوس کے مقام پر عرض کروں گا۔ قریب	

شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر۔

### شعر

اس وقت سے پیدا ہے تنکا مدینہ	اس رنگ سے نکلے ہے صدائیں
مڑھکانے کریں راہ کی جاو کشتی ہم	سوکوس سے گرہ کو نظر سے مدینہ
اوس کی تنہا ہے جو مینا ہی تھلاک	جہان ہے سوئی گند خضرائی مدینہ

جل جلالہ یہ وہ مقام معظم ہے جسکی شان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث  
 اَلْمَدِیْنَةُ مِثْلُ اَجْرِیْ وَفِیْهَا کَافَّةُیْ وَفِیْهَا کَمِیْسَتِیْ حَقِیْقُ کَلِّ اَمِّیْ حِفْظُ  
 جِیْرَانِیْ۔ آپ نے ان کے ساکنین کو اپنا ہیران و ہمایہ فرمایا ہے اور ان کے  
 پاس و لحاظ کے لئے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ و ادب ضرور ہے۔ جبکا شہر  
 مذکور ہے۔ اور سمجھے تو سہی یہ کون مکان ہے جبکا نام سید البلدان ہے۔

### شعر

جہان جنت ارم فردوس گلشن رضو رضوان	جہنمیں سب کہتے ہیں کہ رب شان کو ملی جو
گلاب و مشک اذ فر عود و عنبر کی حقیقت کیا	معطر و دون عالم حس سے ہر خوشبودی محسوس ہے

اور جب تک رہتا ہوں موقع کے ساتھ قیام کیا جاوے ادب و لحاظ کے ساتھ  
 سب کام کیا جاوے۔ تو آپ خود مسافر و نوازی فرمائے ہیں۔ یہاں اپنا تصور  
 کر کے سر فرازی فرمائے ہیں حالانکہ ہر مومنہ کسا ہے۔

### شعر

اے رسول اللہ نبی گویم کہ یہاں تو ام	ما فقیر طعمہ خوار از بریزہ خوان تو ام
-------------------------------------	---------------------------------------

خیر باب مجیدی عتبہ محمدی پر قرب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز مسجد شریف میں  
 ہر مہینہ کا انتظام کیا عند الفرصت اور جا بجا زیارات کے لئے جاتے تھے ہر عزم میں

بیت خدا سے شرف میں ہے تربت محل  
 چنانچہ اپنے ارشاد فرمایا ہے۔ اَلْمَدِیْنَةُ خَيْرٌ مِنْ جَمْعِهَا  
 کے سبب سے طہارمی قافلہ میں دیر۔ تو دل کی عجب سیر۔ لب پر یہ شعر

ہو اے شوق سے اوڑ جا مویا رب	مدینہ کو تین لائف ہمارا
خدا وہ دن، ادکھا، اب تو موطف	نبی کا آستان ہو سر ہمارا

خیر بعد انتظار بسیار قافلہ طہارمی ہوا مگر ایک امر تردد کا البتہ پیش ہوا کہ سخت  
 پس و پیش ہوا۔ کہ والدہ کو چلتے وقت عارضاً سہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا  
 مینے عرض کی کہ آپ ضعیف علات سے نحیف ہیں اس بار آپ یہیں مکہ معظمہ میں قیام  
 فرماویں۔ چند سے آرام فرماویں۔ جب صحت پائیگا۔ مدینہ منورہ جائیگا۔  
 فرمایا یہ کیا بات ہے۔ جاننا واجب بات ہے۔

مکمل نہیں کن میں نہ کی راہ میں	ہر چند سیکڑوں ہوں قیامت کے سائے
ہو سامنا اجل کا و شہر میں ای خدا	مرقہ بنے تو شاہ کی تربت کو سائے

میں پر زبان جاری خدا نے دیا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کروں گا خیر چلی  
 روح مدینہ منورہ میں جو ہم قافلہ کے ساتھ۔ و شوق سے یہ بات۔

اے شوق و قافلہ مدینہ کو موی بچان	بانگ چرس سے پاؤں ہوں آگے بڑھان
اللہ سے شوق ہو نیچے مدینہ میں ان رجا	منزل سے ہم اگر ہو روان دن چڑھان
خیر منزل منزل جبکا حال افضل اوس	کسے مقام پر عرض کروں گا۔ قریب



شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر۔

### شہر

اس وقت سے پیدا ہے تنگ مدینہ	اس رنگ سے نکلے صدائیں
مڑھکانے کریں راہ کی جاوے شہر	سو کوس سے گرہلو نظر سے مدینہ
اوسے کی تنہا ہے جو مینا کی فلک	جگہ ہے سوی گنہ خضرائی مدینہ

جل جلالہ یہ وہ مقام معظم ہے جسکی شان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث  
 اَلْمَدِیْنَةُ مِثْلُ اَجْرِي وَفِيهَا مَغْفِرَتِي وَفِيهَا كَبْعَتِي حَقِيقٌ عَلٰی اُمَّتِي حِفْظٌ  
 جبرائی۔ آپ نے وہاں کے ساکنین کو اپنا جیران و ہمسایہ فرمایا ہے اور انکے  
 پاس دیکھاؤ کے لئے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ و ادب ضرور ہے۔ جبکہ شہر  
 مذکور ہے۔ اور سمجھئے تو یہی یہ کون مکان ہے جبکہ نام سید البلد ان ہے۔

### شہر

جہان جنت ارم فردوس گلشن رضو	جہنم سب کہتے ہیں بے شک کوئی جہ
گلاب و مشک اذ فرود و غنبر کی حقیقت کیا	مقطر و ذون عالم جس سے ہو خوشبوی احمد ہے

اور جب تک رہنا ہوے موقع کے ساتھ قیام کیا جاوے ادب و لحاظ کے ساتھ  
 سب کام کیا جاوے۔ تو آپ خود سافر و نازی فرمائے ہیں۔ مہمان اپنا قصور  
 کر کے سرفرازی فرمائے ہیں حالانکہ یہ مودتہ کس ہے۔

### شہر

اسے رسول اللہ نبی گویم کہ مہمان تو ام	ما فقیہ طعمہ خوار از ریزہ خوان تو ام
---------------------------------------	--------------------------------------

خیر باب مجیدی عتبہ محمدی پر قرب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز مسجد شریف میں  
 ہر بیجا انتظام کیا عند الفرصت اور جا بجا زیارات کے لئے جاتے تھے ہر عزم میں

آجائے تھے بس دو چار روز گزے تھے کہ طبیعت والدہ کی نظامہ گزریا وہ ترنا ساز  
ہوئی۔ مگر فی الواقع مسرت کے ساتھ دسار ہوئی۔ یعنی بعد از انفراس سلام  
وزیارت روضہ خیر الانام شب جمعہ کو ہنگام صبح صادق انتقال فرمایا  
اس دار فانی سے عالم جاودانی کو ارتحال فرمایا بیباک بیکتا تھا۔



اولنا ہوا ہے دم کہ دم احضار ہے | آنکھیں پھری ہوئی ہیں دہو کا شہار ہے  
حالت ترع طاری مگر فقط یا رسول اللہ زبان سے جاری بلکہ آخر وقت باہتمام  
تمام اچکا نام لیا۔ اور آپ کے حیران بین مقام کیا۔ اگرچہ محبت داری جوش میں  
آتی تھی اور طبیعت استقلال سے گزری جاتی تھی۔ مگر جب میں اس درجہ  
کو دیکھتا تھا تو مقام مسرت کا پانا تھا نہ غم کا نہ حسرت والہم کا۔ چنانچہ جو حالات  
میں عرض کرتا ہوں اوسے آپ لوگ اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر شکر گزاری  
کو فراموش نہ کریں اور اسی کو چنانچہ مدینہ منورہ کی زمان عرب نے اگر تجہیز و تکہیز  
حب و ستور و آئین اپنے کر کے روضہ مبارک کے سامنے میں جالی کے قریب  
جنازہ رکھ کر سلام از جانب مرحومہ پڑھا یا وہ ہے عجیب وہ عبارت جو خلوص  
کے ساتھ سچے قہر و غلب کے سامنے جنازہ رکھ کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ  
شکر گواری کرتا ہوں میں آپ کی جو آپ نے میری والدہ کو اپنے حیران ہو سار  
ہونے میں قبول فرمایا۔ البتہ اس پر کہتا ہوں کہ میں بھی قبول کیا جاؤں خیر  
و میان منبر روضہ مبارک کے جسکی شان میں آپ نے فرمایا ہے کہ مَا بَيْنَ سَيِّدِي  
وَسَوْصِي سَيِّدِي رَوْضَةٌ عَزِيْزَةٌ يَا صَبِيَّ الْجَنَّةِ نَزَّ جَنَازُهُ كِي ادا ہوئی اب یہیں  
حب احادیث مانورہ جنت شروع ہوئی خیر البقیع ابھی ماتی ہے و مان اب علم ہو

خبر بعد نماز جنت البقیع میں شہ قاسم مدینہ منورہ مخصوص حاکم شہر  
 قاضی اپنے دوش پر جنازہ لئے جنت البقیع پہنچے۔ اگر جنت البقیع  
 کے درجہ بیان کروں تو جملہ مست حد اعلیٰ مرتبہ چار ورق سے کم نہو  
 اوس کو آپ دوسری کتابوں میں سے بھی دیکھ سکتے ہیں مختصر یہ ہے  
 کہ آپ نے فرمایا ہے من حکات بالمدینۃ کثرت لکھتہا  
 نسوّم القیاط اور لاکھوں حجاج ہر سال زیارت کے لئے جاتے ہیں  
 اور کچھ حکایت عظمت کے زبان پر لاتے ہیں۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
 یَا اَهْلَ الْبَقِیْعِ یَا اَهْلَ جَنّٰتِ الْعَفِیْمِ خیر ان  
 مرحومہ کی جگہ و عن اوسی جنت البقیع میں سنتے کہ سات زجاج کھرات  
 اور امام حسین علیہ التحیات و النجات کے وسط میں اور ایک دوسرے سے  
 نعمت عظمیٰ پہ خیال و نائے خاتہ مختصر کی شبہ شریف کا ایک پارچہ پیر  
 سبز جو بڑے اہتمام سے ملاکفن کے اندر کھدایا گیا غور کرنے کی بات ہے  
 عجیب خدا کی عنایات ہے والد صنبل جبل لور اور سجائی دہلی  
 کشتی دور والدہ مسرور مدینہ منورہ میں بافرحت و سرور ہر گشتہ سچا  
 مصدقہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔

اگر دیکھتے اس بوڑھیا کی خوش تقدیری و شہ اس کے اکلام و انعام  
 جسے پیا چاہے وہی سوا اگن نام۔ راقم کو بھی خدا آغوش مادر سیر  
 اپنے پیغمبر کے پہنچا دے۔ آمین بار جلالا لکین۔

خیر مدینہ منورہ میں برابر اس کا خیال ہر ساعت سے یہ  
 سوال تھا اگر ہمیں قیام ہو تو بڑی بات ہے ابو جانا ایک مہلت ہے۔

## ابیات

مرا چلتی تھی میں میرے شہادت کو پہنچ توں پہلے  
 تنہا کھڑا رہتا تھا کہ تا جب شہر میں آجیاں بکھر  
 کجاں راستہ نہ ملے رہا نہ خوف نہ خوفان چھوڑ کر  
 اگر جو رہے برائی از دور تو تجھ میں رہا کئی

میں سمجھتا تھا کہ بڑا دم سہرا دت نہ خاں کلاں یا

جائے کے غم میں کلیجہ پاتھوں سے تھامنا ہوتا ہے۔ مصیبت کا  
 سامنا ہوتا ہے۔ دل چلنے کے نام چلتا ہے۔ کہتا ہے کہ  
 یہیں رہوں گا کون چلتا ہے۔ جھلایا دلیہ چھوڑوں تو فو با لند  
 یہاں سے موہنہ موڑوں۔

## شعر

تعالیٰ اللہ یہ وہ آستان ہے کہ جہیز مل چکا اونے باباں ہے  
 سمجھا تھا کہ انشا اللہ قافلے پھر آئیں گے۔ کہتا تھا کہ آپ جائے  
 ہم تو نہ بائیں گے۔ اقسوس ایک روز مسرت آنے کی تھی آج مصیبت  
 چاہنے کی۔

## شعر

دے رہا تھا بیا بیس راہ و ناع کہ کل کھذاں محفل برود  
 مگر کیا کرے بقدرات سے آدمی مجبور ہے۔ اس میں کسی کا کیا قصور ہے  
 خدا کا کر کے کسی سے ح آئے۔ پس چلنا ہوا کچھ سہرا نہ آئے

## شعر

سید ہی ابھی ہوئی تھی نہایت کہ پہری  
 بالکی ابھی چھٹی تھی جو الم کے تو چھ کچھ ہی

## شعر

یا محمد بن ابی سرو سامان مدد  
قبلاً دین مدد کے کعبہ ایمان مدد

## شعر عربی

لکھیں لی غزلت یا سیکھ لکھیں  
سویم افکن نظم و ہر من حیران مدد

اللہ اکبر بھی معاملہ وہی جانے جسیر کہ بڑھی ہوا اٹھانا مشکل  
ہے کتنی ہی طبیعت کڑھی ہو مگر نصیب کہاں کہ غلامی میں قبول ہوں  
بھیہ مدعا حصول ہوں وقت تحسیر کف افسوس ملتے ہیں آنسو تگے  
ساتھ سخت جگر نکلتے ہیں۔

## شعر

رہنے کی اجازت نہ ہوتی تائے کروین  
نا چاہت مجبور تھا آخر کو پہرین

تھیر ہے گریہ کریم خواب ہے یا بیداری ہے۔  
ایک دن مدینہ منورہ کی زیارت تھی آج یہاں کی چکاری  
و تالعبداری تجھ باب جبہ نیل و باب الرحمان کھبا  
کورشاؤ بیہ اور اوس کا مہر او میدان

## شعر

میں اور ملک ہمدین تو دیکھ رہا  
وہی دور آسمان مجھے پکڑ رہا

و کت م د و سے اللہ واسے شاہ احمد	حاجی ہو متسا اور میں مضطرب و ن خراب
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ احمد	

بارتہ دایا اب وہ دن کب آئیں گے جو پچھم حدیث متورہ  
 عابین گئے اسے چرخ شکار تیرا انقلاب و چرخ  
 حتم ادسی وقت صحیح سبب میں جواب کے بار پچھ  
 ریت منورہ پہنچیں مگر ہم کیا تجھے کہیں اور کیا  
 مانگیں۔

شعر

کس ہوئی تیری فلک جستجو کریں	دل ہی نہیں رہا جو کب آرزو کریں
اہم آپ ہی کی حضور میں عرض کر لیں گے آپ سن لیں گے	

محرم

تم تجویب الدعا تم تجاروا	یا شفیع الورا یا حبیب خدا
غیر حق جانے کون آجکا متبا	یا شفیع الورا یا حبیب خدا
باری تو میں سے یہ سعاد ملی	تیرے روضہ کی مجھ کو زیارت ملی
تے نصیبی نہ دے ہی ہو فدا	یا شفیع الورا یا حبیب خدا
کاش ہوتا نہ یہی میکین میرا	چرخ جلی سے چھڑا تو پانا نہ تھا
روحیہ نہ کوہ نہ زمین نہ کہتا	یا شفیع الورا یا حبیب خدا



٢٢  
اَلَا تَاْمُرُ بِمَنْ مَلِكُ الْحَمْدِ

عَلَى الْاَهْلِ بِبَيْتِ الْاَمْرِ الْحَمْدِ

لَكَ بِرَاجٍ مَعْرُودٍ اِلَى اَمْرِ بَايَ الْحَمْدِ

فِي الْقَبْرِ شَفِيعٌ بِاَشْفَاعِ الْاَمْرِ الْحَمْدِ

يَا مَعْطُوفُ يَا مَجْتَبَى اِرْحَمْنَا اِلَى عَضَائَتِ

مَجْمُوعَةٍ اَعْمَانَا طِيعًا وَرِثَا اِظْلَمَ

يَا حُجَّةَ الْعَالَمِينَ اَنْتَ شَفِيعُ الْمَدِينِ

اَلَا مَلِكُنَا لَوْ لَمْ يَكُنْ فَيُضِلُّنَا جَدُّ دَوَالِمِ

يَا حُجَّةَ الْعَالَمِينَ اَرْسُلْنَاكَ اِلَى الْعَابِدِينَ

مُطْلَقًا اَوْ اَمْرًا اِلَى اَظْلَمِينَ فِي الْمَوْتِ الْمَرْمُومِ



شعر خداوند و گماندہ ہر آواز لطف :۔ چہی کا آستان ہو سہ جا را :۔  
 شعر آرزو دار کہ در غمت تن بیاورن :۔ خالی از افغان و داری فارغ  
 ارشون بہاد :۔ تاج شاهی چون بامانک کیان عاقبت :۔ افسر محی بجز فاکس  
 گھنیم باد :۔ امین یا جمیع اللہ عین قبول کہ اس جہاں و دن کے پورے کرنا  
 آرزو ہاؤن کے سننے والے ثابت ہیں تجھ سے سب لوگ بیاورنی دولت اور ترقی کو  
 اور مال ہوں میں تجھ سے کہی دس مقدار سے جو کہ و تباہ ہو شکوہ بیان ہو کہ  
 ہو وہ مدینہ منورہ میں کیہ بکر زیادہ کہ الہی کے ہم اسم نہ ہو اس کے جس کے  
 پس ہم جانا چاہتے ہیں سارے ضروریات کا گھر میں دینا اور سکا و کالیکہ ہر شے  
 کو ان کے پیروں یا اس لیے کہ جسکی غلٹ ہو کہ معلوم ہے اور زمین کے سکنا میں  
 نام کو بیسیاں شہر کے سو فٹ زیادہ سے اور حال یہ ہے کہ کہتا ہوں میں ان کی  
 نام کو دل میں ہر دم اور جانتا ہوں میں ان کو وسیلہ اپنے ہر کام اور  
 و زمین میں آؤں تو خودی میں شعر پر کیا بار ترقی نہ کر کے  
 چون تو غم خوار دے خوارہ گرد ہر گز :۔ شعر محی نہ نہاں نہ نہاں  
 آرزو کہم بار خذور :۔ اور حال غصہ مراد  
 شریف و کیفیت روضہ الطیف مدح شہر میں غصہ مراد  
 سید جمال بغداد شریف کا ہی گھر دیا ضرور ہے ماکا کا گھر  
 بنوئی کلمہ کے خیال سے کہ بیان کا انصاف ہے ہر گز نہ نہاں  
 کے مدد کرنے والے یا معین ای حضرت محی ازل و ابد  
 اسے فکر اور دل ہر دم اثر دے دیگر :۔ رہی ان کے کہ وہاں ہر گز نہ نہاں  
 و نہایت حق گو غرور نہ نہاں کہ بندہ :۔ چہاں تو ہر خط نہ نہاں



آہنگ میانہ تواریخی غدر ۵ شہادت نورخا خسار اوہ زندہ سازد و ہوا  
 افتادہ اور بہ مقبول و محبوب جانی آئینہ نشان نزدانی آیات تار طریقت این  
 یا الہا صحر است این بذات شمع شمس یا آئینہ دل است این بذات است  
 این یا الف یا سر و بخل مراد یہ یا اگر گلہ سے مانع جهان آراست این بذات  
 با سر خیمہ آب جہات یہ یاد من یا سیم یا طوطی شکر خفاست این بذات  
 جلال شکار سیم الکلام و شیرین افکار سر شریف سر سر خزن اسرار الہی گیسو  
 خیرین سے معطر ازاد تا ای پیشانی حمت کی نشانی ۵ شعر آبرو و خمد  
 تہ مثل حرم یہ سجود گاہ عاشقان صل علی یہ جیتیم کو ز اس سے کیا نشیرو  
 یہ ایسی آئینہ و سکی کمان دلی علی یہ تاک حسن کی زانک سب لالیش سے پاک  
 مبارک قریب یہ نہ شرفا گردن و بیاض او سکی عجیب لطیف دست اگر است عین  
 دست خدا یدک اللہ فوق کاید یا جیتیم کی شان ہو یا ۵ نخل قدر کا  
 چمن جان برآمد یہ شاخ گل بعد ورت انسان برآمد یہ ازرق تا دم ہمہ جان  
 است آن نعلان یہ گویا ز آب چشمہ حیوان برآمد یہ لباس شریف اگر خطیلمان  
 پس پیش بہا حلال شان اور آپ نو و دونون جوان کے شاہ بین بخوش  
 التقلین و محبوب الہین او سپر ہی خیال استغنا اور انکسائے بعض وہ لظہرین  
 ذلیل و خوار خیاں کتب سیرین مذکور ہے بہ تفصیل یہ حکایت مشہور ہے کہ  
 ایک مرتبہ آپ نے بنظر و شگنی تاج راوس با رنجہ زرین کو کہ خلیفہ وقت نے لیا  
 لیا اور اس میں بوجہ کمی پونڈ کلیم سیاہ کا دے لیا و دون آپ کی جیتیم  
 میں ایک حساب جیا کلیم و سیاہی قائم نہجا بہتون نہوا آپ تو خلیفہ حرم سے  
 فرزد کم سے اور لباس کو ریح نقوی سے خیمہ چنانچہ نو آپ اس قہصید

زمانے میں اور یہاں سے زمانہ گزرتا ہے لاتی میں ایسا کھسکا  
 تشہیر میں غرق تاج ... جو کھل کر نہ تھی خالی تھی آج تشہیر ...  
 (اللہ میں مجھل ... جو جہیز ... لا کھلا کھلا قیام ... اور صدق مقالہ میں  
 سہ لہون سے دیناروں کے طائر روئے میں اسٹی کا خیال تھا اور غذا خاص  
 میں نظر فرما لیا طائر لکڑی کا راہی ہوئی کے پیداوے اکل مٹاں تامل  
 وندو سے نگارنا بارسی غرابو سا کین کی ممان داری سے شہر طنج خاص  
 جائیکہ دار و فیض عام ... نہر و نہر کے خنڈا بنابد و نان کجین ... کہ ایک وہ تاثیر  
 ہے در تاملاتہ پیرائے ہمارے لکھت کہ ہے وقتہ عصر خنڈا نان و حلیم ہے ہر روز تو  
 تقسیم ہے سے شہر آباد طرب یا خوش الا عظم اولی و شہر عظیم ... بندہ آدم در ماندہ  
 ام خزنہ دارم و سنگیہ ... پروردگارہ والا سا کھلا کے قناب ... خاطر نا شا و کین  
 شا و با پیران پیر ... اور در سے حضرت کا باب آئینچ میں پیر انہام سے ہے  
 اور پیر خدیم الایام سے ہے لکھیلان جاسے و لاوت ہے وہین وہ مقام اسٹا  
 سے جانیہ خامہ رباب سیر نہایت بدوب ہو کر اور اب آہ کوشہ سے وہ کوشہ  
 و ساز ہے اور یوں رہ طائر ہے نظم

نیابہ دل سے اکلزارف جت حب فردہ خوشی سے آج لائی قناب سبز ہے سب لکھت ہیں کہ ہے لکھت بلبل بوستان میں گل باغچہ جو دوسنا ہے +	خوشی سے باغ باغ اب ہے طبیعت بہار اب گلشن ہستی میں آئی + شجر سے سبز میں ہولے پہلے ہیں بہار حان فرا آئی خجستان میں تنہائے گلشن کشف و کرامت +
--	--

<p>خداوند مطلق بی باغ کا حق          محال گلشن باغ سینی          نیلای پختہ مرقی کا دل شب          بواجب حمل سے آج اٹھ          ہو گیون بشن نوروزی ہر گنا</p>	<p>کھستہ ان حسن کا تازہ سب          دریا یابستان سینی          قیدی حق شبہ مردان کا فرزند          کیا اوس ہفتہ عالم کو انور          ہوا ہر کرامت آج پیا</p>
---	---

یعنی باغ اکیسویں رمضان المبارک روزہ و شبہ شہر قادیان طاعت  
 از اس گلشن جہان اور قدرت بخش قلوب عارفان کی ہوتی آیات غری

<p>وَاللّٰهُ لِيْ مُدِيْعُهُ يَسْبِقُ          مَا كُنْتَ تَسَاءَلُكَ السَّمَاءُ بِشَكْرَةٍ          وَلَئِنْ خَشِيتُ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ</p>	<p>وَاللّٰهُ لِيْ مُدِيْعُهُ يَسْبِقُ          مَا كُنْتَ تَسَاءَلُكَ السَّمَاءُ بِشَكْرَةٍ          وَلَئِنْ خَشِيتُ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ نِّفَاقِ الْيَحْيٰى سَجْعَةً          تَوَلَّى هُوَ لَمْ يَخْشَ مِنْ عَامٍ</p>
---	---

### آیات سلام

<p>اسلام عاشق و مودت</p>	<p>اسلام عاشق و مودت</p>
--------------------------	--------------------------

اسلام کے بادشاہ اولیا	اسلام کے افتخار اصمیا
اسلام کے قطب قطب الاولین	اسلام کے خوش خوش آخرین
اسلام کے نور چشم مر قضا	اسلام کے شمع دین مصطفیٰ
اسلام کے غنیہ بان حسین	اسلام کے شہن ک نورین
اسلام کے عاشق حق اسلام	اسلام کے شائق حق اسلام

### محسن مریح جناب خوش پاک

سر و باغ لائقی ہو یا محی الدین پیر	گلشن دین کے فضا ہو یا محی الدین پیر
سرور کل و سیا ہو یا محی الدین پیر	قطب عالم رہا ہو یا محی الدین پیر

تم سب کو کہ پیشوا ہو یا محی الدین پیر

بہل باغ ولایت گلشن کشف و کمال	روستان مصطفیٰ کے قیدین ہونو نہا
واقعہ الہر محبوب جناب و الجلال	نیک صورت نیک سیرت نیک عملت نیک

شمع نیر مصطفیٰ ہو یا محی الدین پیر

نور خیر قطب عالم مصطفیٰ کی واسطہ	تکمیل جمع کجیہ شکشا کے واسطہ
شم رکنا مشرین حیرت کایا	شبہ والا شہید کرہا کے واسطہ

سب کو کہ حاجت روا ہو یا محی الدین پیر

خیر ائمہ ہر برس تک آپ شہر نگہبان میں قیام فرما کر عہدہ حسب الارشاد الہی: ابو شرف میں رونق افروز ہوئے اور تمامی اولیاء اللہ آپ کی برکات قدوم مہبت لزوم سے شرفیاد ہوئے اور مدرسہ نظامیہ تعمیر کردہ نظام الملک کو اپنے نورِ جمال سے نورانی کیا وہیں تحصیل علوم ظاہری و باطنی بحکم ربانی کیا چنانچہ منقول ہے کہ جب مدرسہ میں آپ تشریف لے آئے فرشتہ بطریق آلاء افسحوا لی اللہ سکوناتے شعر ملائک طر قوا کو بیان روند اندر رکاب اوہ جہودار نمایندش خواص التی و جانی مناج راز شانے نوشتائے فیض بخش امہ نشان شان اور شان ابوہو اعظم شان اور کتب ہائے تواریخ میں یون بیان بلیا و بعدا ہے کہ اصل میں یہ مقام موسوم بہ باغ داوہ ہے۔ تو شیروان نے بنابر عدل و داد شہر مدائن کے قریب اس باغ کو طیار کیا تھا۔ محل شاہی سے علیحدہ وہاں ایک امام دربار کیا تھا بعد چنانچہ شہر مدائن ویران اور یہ باغ بطور شہر آباد ہوا اور کثرت استعمال سے مشہور بہ بعدا و ہاگو حضرت محبوب سبحانی اوسی ویرانہ مدائن میں بحیال تخیلیہ عبادت فرماتے تھے۔ حال تجرہ میں محنت و ریاضت فرماتے تھے۔ شعر

سہرتمو ممحہ از پر لوتہ نور تو روشن ہوتا ششہ زو شمع رخت و رشب یلدا چنانچہ ایک بار آپ حج کو بھی مجرور و اذہ ہوئے۔ خدا سے قریب اور سب سے بچکا ہوئے۔ ماہ میں اللہ مقام اقم القرون میں شیخ عدی سے ملاقات ہوئی کیجائی دن رات ہوئی۔ بعد افران حج پیر بعدا و شریف میں تشریف لائے۔ اور ہزار ہا آدمی آپ کے حلقہ ارادت میں آئے۔ ابو مانثار اللہ آپ کے برکات قدوم سے یہ شہر بڑا عالیشان ہے۔ نگاہری باطنی و دونی مرتبہ بخی کان ہے۔ ہزارا مکان و دوکان ہے۔ آہایان شہر کی

کسی قدر فارسی مگر دراصل عربی زبان ہے۔ یہاں بھی وہی حضرت خاتم  
الکرمین یعنی سلطان روم کا سامان ہے۔ تھہرین بڑے بڑے تجارتی عمارت  
سلطانی و محکمات بسیار بالائے ہر صاحب سجادہ یکے سردار۔ نام نامی جن کا  
شجرہ انساب سے بیڑا آشکار۔ و کیفیت نسب ہی جناب کی اوس سے نمودار

### شجرہ

سیادت ازامین است در نسب نامہ حسن از جانب الدین از جانب نہالی  
کہ وہ شجرہ بعد تجدید ارادت بہر خاص جناب غوث پاک مجہد حاصل ہے۔

اور تبرکات و نیرینا بہ دریافت و آگاہی معتدین اس کتاب میں شامل ہے۔ اور  
اس وقت میں گویا دو بغداد ایک صغیر و سر اکبر ہے۔ در میان میں دریائے دجلہ  
بعد ہزار حضرت امام ابی حنیفہ واقع بغداد صغیر ہے۔ اور بغداد اکبر میں آپ کا  
روضہ شریف اور عضر لطیف ہے۔ رحمۃ پروردگار لطیف ہے۔ اور جس جگہ کہ روضہ  
مبارک ہے۔ وہاں چاروں طرف والاں ہے۔ ایک سمت مسجد اور جانب خافقہ  
کے طور مکان ہے۔ اور روضہ مبارک در میان میں سب مکانوں کے جان ہے  
سر اسر رحمت الہی کا نشان ہے۔ ستارہ قطب روضہ مبارک کے مقابل ہے  
غوث اور قطب کی یکجائی یہاں حاصل ہے۔ دروازہ کلان بطور پچھانک  
چارہاں ہے۔ اور دو مختصر بطور کھڑکی جدید طیارہاں ہیں۔ اور ایک نقارہ بڑا ہر ہے  
وقت نماز صبح یا کسی سنت مراد پوری ہونے کے وقت بجاتے ہیں۔ ایک  
عظمت عظیم دکھانے ہیں۔ میری مراد بھی جو پوری ہو۔ دور یہ دوری ہو  
اور وہاں جادون تو اپنے ہاتھ سے نوبت شادمانی بجاؤں۔ دیکھتے کب یہ  
نوبت آتی ہے۔ اتنی مدت تو اسی ارمان میں کئی جاتی ہے۔



## شعر

کرتے ہوں شکلات جہان ایک بل بل جل چکا کیون سیکر حق ہیں، اتنی تاخیر انبیاء  
 ہم آپکے کہاتے ہیں یا پیر و تنگبہ ہر سن لو مرید اپنے کی یا پیر انبیاء  
 عوث اعظم بن بے سرو سامان دوے ہند قبلہ دین مددے کعبہ ایمان مدوے  
 عشا کے وقت حلقہ ارباب صوفیوں کا ہوتا ہے۔ ہر ایک حلقہ بکوش اس بارگاہ  
 کا ہوتا ہے۔ اور شب جبکہ کوڑا اہتمام ہوتا ہے۔ صد چار و غیرہ روشن تمام ہوتا  
 ارباب طریقت کا از دام ہوتا ہے۔

ہر تاجداران بہمان زیر قدم قطب زمان ہند قطب عالمی مکان سلطان عبادت  
 صاحب کرامات و کرم مرشد کل محترم ہند ہم در عرب ہم در عجم سلطان عبادت  
 گنبد سبز ہم غالب مدینہ منورہ مینا کاری۔ اوسپر کس طلائی جبین ایسی  
 ابدائے کہ بس عقل اوس کی تحسیر سے عاری۔ سر اسر نزول رحمت الہی  
 ہے۔ عرض طول مدینہ منورہ کی حرم سے قریب ہے۔ کیون نہو  
 ایک محبوب تو ایک حبیب ہے۔

## شعر

ہم سرور سالار دین ہم مہر راہ لغتین ہند ہم صاحب تلج و نگین سلطان عبادت  
 یہاں پر بھی ایک کنوان اندرون احاطہ اور یہی سبیل ہے۔ اگر سمجھتے تو  
 آب کوثر کی مثل و قبیل ہے۔ اور اندرون خانقاہ روضہ مبارک کے متعلق  
 وہ چار دیواری ہے ایک باہر کے دور دوسرے بہتر کے مربع زندگاری  
 ہے۔ آسمین ایک در ہے جسکے دیکھنے سے دیدہ حیرت نشہ رہے

بروز چہنشینہ یہ در رحمت باز ہوتا ہے۔ ہر ایک زیارت سے سرفراز ہوتا ہے  
 اوس میں نائبہ شریف معرق زرو جواہرات سے ہے۔ بلکہ قبر حضرت صباح  
 نمبرہ کی بجہ ہونا اختلاف روایات سے ہے باقی جو روضہ مبارک میں نقش نگار  
 ہیں وہ خارج از زبان قلم کیفیت نگار ہیں اور غلط و نشان کے میان میں توزینا  
 ناطقہ لال ہے۔ یہ تو کارخانہ محبوب ذوا احلال ہے۔

### قصہ

محمی الدین بجا ہے نام اوس محبوب بجان کا کیا ہر زنگ اوس دین ہول جن و شان کا  
 جلالتے قم باذن اللہ کہ کیکڑوں مروہ کرشمہ ہر عیان یہ سب یہ اوس علی و اسحاق  
 پیار سے حسین مجتبیٰ حسن المثنیٰ کا جگر نبی ہے نور اوست شاہ فرخان  
 وسیلہ عرش کا دنیا و عیشی ہیں کفایت اگر نہ جھکو خوف ہو نہ کھانہ جھکو خوف ہو نہ انما  
 پھر آونگے ہزاروں عاصیان موت جھکو کرینگے پار نمبرہ جس کے دن اہل عیاشیا  
 روز روشنی کا سامان زاید از حد بیان چشم خیر کے خیر ہو نیکی لگان ہے۔  
 ایک ایک جہاں ایسے جس کے لکھہ وہ یہ سے بھی زیادہ دام ہیں تمامی طلائے  
 کام میں۔ آس سلطان کی بہت اور اوں کے صرف کی کینت دیکھتے ہر زیارت  
 میں اونہیں کا اہتمام ہے۔ مثل ترین شریفین کے یہاں بھی خواجہ سہر  
 اور صدقہ فہام ہیں۔

سیمان اودہ سلطان عالم کے مراتب کو بہت ہو مرتب علی سنگ گاہ جبیلان  
 اور کیون نہو جب تو مبارک جوت پر درو گار ہے۔ جو ہم لوگوں کے لئے موجب  
 افتخار اور ہی یادگار ہے۔ کیونکہ تیرکات خاص اسکے اس شہر  
 میں اعتدال صبح میں چکر بکاولات اونیکی زیارت سولہ ہر

صحیح ہیں بلکہ کون کو ہی خدا اوس طبعہ متمیز کہ تہ قریب کسا اور یہ یونہی ادبی  
 نصیب کس سے شعور و ستم گیری و ناہنجیر و تکیہ و از ظلم نفس ست مرا گیر و سنگیر  
 بنو یاکم حکم نیست کہ بردارش از جا بہ عرض دم و از بس شدہ بخیر و سنگیر و ناہنجیر  
 قصیدہ دانا کورین سنابہ کہ حضرت سید ابوالمنظر قدس سرہ کے خاندان  
 میں حضرت کا خرقہ لطیف و تعلیم شریف ہے اور اوس کی یون کہ امت مجموع  
 نجف ہے کہ وقت آمد احمد شاہ و رانی نواب زکریا خان کے پاس حقیقا کھانا  
 تھا اوس نے اون تبرکات کو لے لیا مگر پر وہ اسی خاندان میں آگیا چنانچہ  
 بہرہ ہی ایک کرامات سے ہے بالکل خرقہ طافات سے ہے

## ابیات

<p>توئی شاہ ہمشاہان ہمشاہان گدا ام تو          ز غوغائی کہ غوغائی مدام اور سلم شد          نغمہ غوغائی کہ قطبیت مرا اور است از لہ          سیر سیر سیرانی تیر سیر سیرانی          توئی مادی ہر طرہ توئی مجسوسہ بجائی</p>	<p>توئی شاہ ہمشاہان ہمشاہان گدا ام تو          ز غوغائی کہ غوغائی مدام اور سلم شد          نغمہ غوغائی کہ قطبیت مرا اور است از لہ          سیر سیر سیرانی تیر سیر سیرانی          توئی مادی ہر طرہ توئی مجسوسہ بجائی</p>
--	--

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان عطاء رسول علیہ السلام حضرت  
 خواجہ معین الدین چشتی سجری رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے مرشد حضرت خواجہ  
 عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مدینہ شریف میں رودھن مبارک پر حاضر  
 تھے کہ حکم ہندوستان جاننے کا ارادہ کیا اور ان ارشاد و ہدایت فرماتے گا صواب

شیراپ شربت پینے بغداد شریف بن حضرت عیسیٰ پاک سے ملاقات ہوئی  
 معلوم ہوا ہے علامہ سے ملاوہ کساع غذا باطنی کے بھی دعوت ملاقات ہوئی  
 اس وقت کہ حضرت قطریہ الدین اختیار کالی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ سال  
 چارہ رکاب ہوئے شربت عیسیٰ پاک سے دست مبارک پشت پر پھیرنے سے قطریہ  
 الاقارب ہوئے حضرت شربت عیسیٰ پاک سے کہ تو دوستی اور چون بنایا بہر  
 وری ہوئی ہے۔ خدا اور لوگوں کی ہدایت ہم لوگوں کے بھی حال پر ہم کر  
 اور وہ سالانہ ہم کو کھوار و دیار ہو ورنہ اوسے در پر در دار ہو جائی  
 ورجال و وصال میں اپنے اختلاف و روایت ہے آئینہ کی چون حکایت ہے کہ نت  
 شمس الملتہ این جزئی سے کتاب مرآۃ الزمان میں ۹۸۱ میں ارجح  
 غیر کیا ہے اور بعض نے ۹۸۱ میں قطریہ کہا ہے اور تاریخ میں بھی بعض  
 ستہ نبویں اور بعض نے گیارہویں ربیع الثانی ہونے میں تفسیر کیا ہے مگر  
 سترہویں قول صحیح ظاہر اقبال قبول ہے لہذا کالی تاریخ میں بغداد شریف  
 میں عرس ہونے کا معمول ہے۔

## ابیات

وہم مصطفیٰ المعبود رب العالمین  
 انیسٹیم و شیرہای شمع مبین

اسلام ابیایات بلا تراز و شرف  
 غناء از ابیایات و اقیاف علم

الغرض شربت عیسیٰ و بن آپ جگہ مال پر ہوئی بحساب کالہ و عین لال و پوچھ

تو مختصر سے سن اور سن و لادت پلید ہے اور تاریخِ خلقت ہی ہو یا ہے سہ  
 سیدش کمال و عاشقی اولاد وصالش دان کو معشوق الہی مگر صحر  
 یہ سہ کمال ہے من ارجحال اس عالم سے فرما کر وہ قربانیزد متعال میں نئی  
 اگرچہ ایک عالم کو نہ ہر ہر طرح کی رنج و ملال پہونے ایسیات شمش  
 الغنی بدر الدجی الزور الہدی شاہ اعم بہ تجربہ ساختہ صفا کوہ غلامان کرم  
 شاہ شمشہر و دوسرا گردون خیم کیوان چشم بہ فرمان دیوارض و سہابہ الحکم  
 ہر لحکم کہ ضعیف و مضبوط صدر رنج و محن صدور و ہم بہ زمین خاکدان  
 بر الہی ہر ایسی ملک عدم بہ او نیرنگ الہ کو ہر نیلے بین فاتحہ وغیرہ کا ختام ایزدیم  
 دستور ہے اور سیمین و دامنہ طور ہے ایک نو فاتحہ جناب میر و نادر دوسرے  
 یہ امور کہ موافق آپ کے کلام ہر نظام کی جلد شہور و دوسرے آب کی خدمت بین  
 عورتی حاضری ہونے سے و خواہیں تاثیرات خود ہی آپ کی علم باطن بین  
 ظاہر ہوتی تھی شعور ایسات جناب غوث پاک و مامنیہ الشہور  
 ان کے ہوتے تھے و شش و شش یعنی الہ انانی و و تخیرنی بھاکایا  
 و تجریمی و و غرضی کا قصور و حد الہی و او قلوب المومنین  
 عرض الہ تعالیٰ کا ہی ہی مضمون ہے ایس میں ہی سر کنون ہے کہ  
 قلب انسان پر تمامی کو اکب و بر و یکا یکہ و اثر و بیامون ہے اور ان کے  
 خاصیت سے انقلاب قلب انسان میں پیدا ہوتا ہے اور اسی نظر سے قلب  
 اس کا نام ہے کہ تغیر کیفیت اسکا ایک خاصہ کام ہے اور تاثیر اذن کو اکب  
 لی دونوں لینے غیر و شہ ہے جو کہ مقتضا و طبیعت شجر اور درہیم ساعت ایک  
 کے عمل کا اثر ہے مگر اگر باب طریقت اپنے زور عبادت و ریاضت میں اول

کواکب منع الخیر کو مغلوب کرتے ہیں چنانچہ ہی تذکرہ جناب محبوب کرتے ہیں کہ بروج معہ کواکب متعلقہ آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں اس لیے آپ ہر ایک مہینہ میں ایک ایک درم کی شیرینی کے ساتھ ذکی خاطر داری کرتے ہیں ایک کواکب متعلقہ بروج سرطان وہ گویا کہ بچان ہے اس لیے اسے اس نعمت سے حرمان ہے مفصل کیفیت تاثیر و خاصیت حسب ذیل منسلکہ ذیل میں بیان ہے۔

## جدول بروج کواکب

نام	صورت	خاصیت	تاثیرات
حل	کوسپند	آتش	توجہ دل بکار خیر
نور	گاؤ	خاکی	عجز و انکسار و عبادت
جوزا	دو آدمی	بادی	گاہے بعبادت گاہے بغضات
طیران	بیجان نرہ از باب طریقت	آبی	دروغ گوئی و غیبت وغیرہ
اسد	شیر	آتش	جنگ و جدال و قتال
سند	رواہ و موشہ	خاکی	بغض و عداوت و جدال

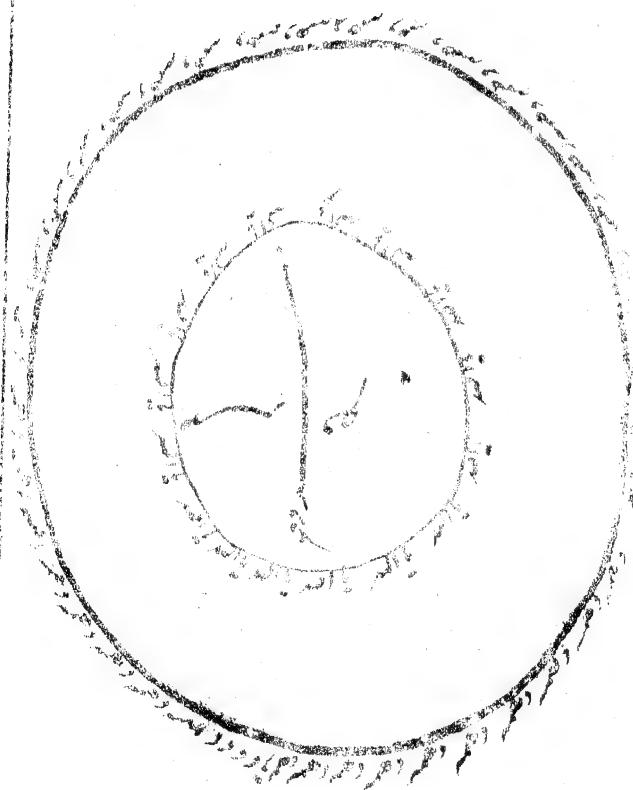
نیزان	اردو شیل ترازو	بادی	مردم آزاری
عقرب	کتر دم	آبی	نابینا بودن انسان و اصل نامانندگی
نوس	کمان	آتش	بیمبالی و بے شعری
جدی	تیر	خاکی	شعوت پرستی
دلو	شکل گماہ	بادی	پریشانی و کجالی قرار نہ گرفتن
حوت	ماہی	آبی	خوف از اسور و بین و دینا

نقش بست اندر بست جلی سند بنو شریعت لوگ باک لیتے ہیں اور اس  
نقش پادشہ کی اجازت صاحب سجادہ بیت من آؤقتے ایک بزرگ  
سے فیکو صاحب سجادہ سابق حضرت سید علی قادری رحمۃ اللہ سے  
اجازت تھی حاصل ہے شہر کا وہ نقش اور محضر شریعت و فی نقشین  
اسکے تائید میں شامل ہے۔

۳	۷	۱۰	۴
۱	۲	۳	۵
۶	۱۱	۵	۱۲
۸	۹	۲	۱۰

یہ شکل ہے حضرت کی بابتبار ایک روایت کے اور  
ایک روایت میں ہے کہ آپ کا اسم مبارک بخط لور کھاتا

۴  
اس کا نام ہے  
اس کا نام ہے





[illegible]

قصیدہ حضرت شیخ ابوالحسن

لَا يَنْبَغِي سُبُعًا وَقِفْتُمَا فِي

أَنَا سِتْرُكُمْ لَكُمْ مِنْ سِتْرِ بَعْثِي

مَنْ عَلِمَ مِنَ الْعُلُوِّ وَاللَّهْجَةِ

كُلَّ قَلْبٍ قَدْ كُنْتُ غَوْثِي وَفَرْدِي

فَالَيْتَ لَوْلَا حَبِيبِي بَعْثِي

فَلَا تَكُنْ أَتَمَّ سَمْعِي أَتَمُّ كَلَمِي

سَلِّ قَلْبِي أَبْرُوفَ بَابِي سُبُعًا

بِأَمْرِي يَانِ كُنْتُ مَخَافَتِي

أَنَا فِي جِلْسَتِي أَمْرِي أَعَزُّ مَجْلِي

رَفِيعُ الْحَبِيبِ وَالشُّعْرِ عَيْنِي

وَتَجَرَّدْتُ لَمْ تَكُنْ فِي كُلِّ عَامِ

أَكْبَرِي مَرَّاحَتِي وَنَسْطِي وَنَدَامِي

أَنَا شَيْخُ الْقُرَاةِ وَكُلِّ إِمَامِ

تَحْتَ حُكْمِي يَصْنَعُ الطَّيِّبُ الْأَمَامِ

أَكْبَرُ قَلْبِي عَلَى مَجْمُوعِ الْأَنَامِ

أَنَا الْقَلْبُ خَارِجِي وَفَرْدِي

وَأَنَا الْبَيْتُ طَائِفَتِي بَحْبَاءِ

بِأَمْرِي وَبِغَيْرِي وَفَرْدِي

وَجَمِيعِ الْأُمَلِكِ فِيهِ قِيَامِ

أَوْدَعَالِي حُكْمِي وَنَسَامِ

# سید و شہید حکایت کا ویرا

## حکایت

فرماتے ہیں حضرت شیخ ابراہیم قطع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سجال قیام مدینہ منورہ کے گذر گئے کئی میل دہار کر نہ ملے مجھے غذا یا عشاء یا نہار پس گیا میں جانب خاکہ رسول ابراہیم اور سلام پڑھا آپ پر موصیاء کبار اور عرصہ کی کہ آج کی شب اسے رسول اللہ میں آپکا ہون مہمان اور طعمہ خوار۔ اور سورتا منبر شریف کے قریب درآخالیکہ پڑہا تھا اور وہ بشمار کہ یکایک کہا کسی شیخ نے خواب میں ادھک کہ ہوئے نصیب تیرے بیدار۔ دیکھتے تشریف لے آئے ہیں حضرت نبی مختار مدہ چارویار بجانب یمن ویدار۔۔۔

## شعر

ارزوسے یارواری یار غمی کہ پیسا تاکم دل داری تو مدول شبہاے تا

پس گیا میں قریب اور دوسرے وجہیں مبارک پر جنبہ بار۔ جنبہ عطا کین اپنے مجھی نعمتیں بشمارا ورتی آدمی روئی اوس میں سے میرے ہاتھ میں جبکہ میں ہوا بیدار اور یاد آجاتا ہے اوسکا ذائقہ مجھے ہنگام گفتار ایسے ہوئے ہیں آپ اپنے مہانوں کے غمخوار و غمگسار درآخالیکہ کرتے ہیں وہ لوگ ہی صبر و استقلال اختیار حمت اگر اوں پر از و غفار اور سبکدوشی اوں کی پہونچا دے ہم لوگوں کو بھی اوسی دیار اور اسکا پڑوٹا تو اینجی بخشش کو بجاہ نبی مختار اور دکھا پیکر کا دیار عطا کر قیام فرما شعر حضرت غوث پاک

دامن مردان بگیہ و صبر کن تا روز بار

محی گردیاد رحمت بایت از غر و جبل

**حکایت** فرماتے ہیں حضرت علی ابن موسیٰ کہ چلا میں حج کو ایک مرتبہ بسوار ناقہ اور کیا تھا کچھ دور کہ یکایک ملا ایک شخص بیادہ پاہیتا ہوا درآخالیکہ تھا وہ نہا سیر پس اور تریزا میں بھی اپنے ناقہ سے اور کیا رفاقت اوسکی منظور چنانچہ بڑھ گئے ہم قافلہ سواروں کو دیا غنودگی اور مینا بنے مجبور۔ پس دیکھائے کہ آئین حنبت سے طشت ہا کی زین چنہ حور کہ ہو گیا تمام صحرا اوسکے نور سے معمور میں ہوا اور انہوں نے پاؤں بیادہ پاہیتا ہوا اور یہ شفقت و فور مگر باقی رہ گیا درآخالیکہ نہ ادا کے میرے ساتھ وہ مراسم و دستورا اور کچھ ایک کہ مہیا میں اسکے پاس محل و سراپردہ اور رکھتا ہے یہ اپنے مال پر عذر دے۔

### شعر حضرت غوث پاک

ایکے نگر دی تو مال و طلب آن جمال	ما جو بگذاشت تیم و دین و دینار حور
----------------------------------	------------------------------------

مگر کہا دوسرے نے کہ اختیار کی ہر صحرا اور دی حرمین کی آستے بھی اور نہیں کیا اور یہ

فقیر اور نہیں ہے اپنے قدم چشم پر مغز و رین ہوئے میرے  
 نہیں بیان کر سکتا اوسکا صف و سرور ایسے ہوتے ہیں متقلین کے ساتھ حد سے

نقصیب کرے ہم تو کو نکو بھی خدا بہ طفیل نبی ہر روز  
**شعر حضرت غوث پاک**

ہم حلقہ بگوش است غلمان +	ہم بندہ کست ہر +
ہر کس سببان گناہ گار است +	کشتہ بشفاعت

**حکایت** فرماتے ہیں ابو یعقوب بصری کہ ایک بار کیا میں نے حرم محرم میں  
 مجھ کو شہ کی استطاعت و آخالیکہ نہ ملے دن تک کوئی چیز طاق ہوئی طاعت اور نہ ہی  
 طاعت پر قصد کیا میں نے ترک کر دیا عزت کیونکہ آگیا وقت تلاوت اور یا انا لکسی لا یلقوا  
 بِالْبَدَنِیْکُمْ اِلٰی الْهٰلَکَۃِ کی آیت۔ پس نکلا میں مگر نیا یا کوئی چوبیز بجز ایک شجر کے

کہ تہا بذائقہ نہایت کراوہا لیا میں نے گرموئی او کی بد طبعی سے سخت نفرت میں پہنک گیا وہ کہ  
 لے بہت سجدہ سحر امین بہا کر کعبہ کی جہت۔ وراخا لیکہ کر رہا تھا میں اپنے نفس کو ملازمت  
 میں آیا ایک جرم میرے بدن ان دشوکت اور سوال کیا تب صمدین شہر حضرت علیہ السلام  
 گفتا چہ پیشہ دار گفتہ کہ عقبارے

اور کہہ یا ایک صند و قبحہ یا پنجوا شرف و کھامیرے سامنے بلا سلسلہ معرفت اور بیان کیا  
 کہ اگر کہا تھا جہاز میرا و طرہ گرداب میں دس دن تک اور نہ تھی کوئی نجات کی صورت۔ پس رہائی  
 ہی لیا اس قدر کہ بعد نجات پیش کرونگا حضور حضرت علیہ السلام الخلیفہ۔ اور دعا کیا تھا کہ  
 نہ دیو نگاہ میں سوائے اس بزرگ کے میں سے ہوں پہلے ملازمت۔ چنانچہ توجہ بہار سے  
 مقدر کو اور ہوتی رہے خوش تہہ ہا میں نے کہ نہیں ہے مجھے ان اشرفیوں کی ضرورت  
 وراخا لیکہ آگئی ہے نہ نہ۔ عبادان کی نوبت۔ مگر گھولائیں باصرہ اور کے تو  
 کے لیے لایا تہ نہایت۔ پس لیا میں اس میں تہہ رخصتا

یہ یہ باب  
 کہ کہ  
 حضرت  
 نے نہ تھی کچھ رکھنے کی میری عادت۔ ایسے ہوتے ہیں تنگ نظر  
 اپنے ہیں وہ اس کی راہ میں رحمت دے خداونکے اور بدلت  
 یہ وسلم کے ہم کو کوکوبھی تو فتن خیر و در شکی۔ نہایت شہر حضرت

نآن دگر می بغیر تو را | اور نہ تو ہمت تو نہ او گفتہ اور حضرت

یاد آجاتا ہے  
 غنچہ وار و غم  
 مابین اشعار حضرت عوث پاک کے کلمت کہ سالی ہو گا سمنا  
 ان فارسی حضرت اور نہیں کیا گیا ہے یہ امر مگر حضرت بنی خیر برکت  
 فرماتے ہیں حضرت شیخ بنان کہ حلا میں کو منظر کیا کہ ایک مرتبہ وراخا لیا کہ  
 راہ اور ہر طرح کا سامان پس ملے جھکوا راہ میں ایک عورت نوجوان اور بولی  
 ہے اے بنان کہ لاہا ہر نشت پر یہ لازمہ بن نہیں ہے تو کل کا انسان

وہاں باندازہ کلیم باید و سوسے ام خبر و متعلق بارام کے۔ باقی میں انظام چاہئے۔ محاذ  
 مال و انجام چاہئے۔ مصرعہ مرد آخر میں مبارک بندہ لیت ہے۔ اور اسکا  
 خیال تو ہر جگہ رکنا چاہئے۔ حیثہ اعتدال سے گزرنا چاہئے۔ ورنہ آخرین تکلیف  
 کی نوبت خفیف ہونے کی صورت نظر آتی ہے۔ رشیخہ زمانہ ہو جاتا ہو۔ یگانہ بجگانہ  
 ہو جاتا ہے۔ جو کہلاتے ہیں وہی آنکہ وہ کہلاتے ہیں آخر کار اللہم حفظنا قرص  
 لینا پڑتا ہے۔ پھر تو ہر کس ناکس جسے دیکھتے کرتا ہے۔ القرض مقرض الحجا  
 ناحق بگڑتا ہے مگر حضرت احتیاج و ضرورت سب کراتی ہے۔ کچھ بن نہیں  
 آتی ہے۔

## شعر

اسیچہ شیران لکھن رو بہ راج | احتیاج است احتیاج است احتیاج

چنانچہ میں اسی صورت سے کہ مصرعہ زمین زیر سر آسمان زیر پایا ہے۔  
 بیٹھا کہہ رہا تھا کہ یکا یک آواز آئی تسلیم و چہتا ہوں تو ذات تشریف حاجی صاحب  
 خود بدولت موجود دل میں آہستہ سے کہا خدا کی پناہ کہاں سے یہ دماغ چائے  
 آئے بظاہر حاجی صاحب آپ کہاں تھے ابن ۷ زمین ترقی کہ ہرے آئے کئی  
 روز کے بعد تشریف لائے گئے فیحاک کہ کیف اصحجہ طلیہیں مستوحین  
 سرود کہڑے ہو کے لفضیل یا شہیم خدام یا غلام سے تعال یا ودھا  
 حق جب جی رہی تھوڑی دیر کے بعد فائین سلم میں آواؤں کے ساتھ مراستم ہائے  
 حسب قواعد و محاورہ عرب کے بجالا رہا تھا اور حاجی صاحب وہ اوراق دیکھتے ہوئے  
 تھے جو میں کہہ رہا تھا خیر و مکہ بہال کے فرمایا کہ بعد او مشرف مدنیہ منورہ کا مضمون  
 بہت خوب نہایت مرغوب کہہا ہو مگر اسوقت جو ورق آپ نے تحریر کیا ہے اس میں

فرض کو نہایت قبیح اور کینے والے کو جو ملیج کے ساتھ تقریر کیا ہے۔ مگر میری رائے  
 اوس سے برخلاف فی گویم صاف آپ تو تمام دنیا کا کام مذکور کرتے ہیں وہ امر پسند  
 کرتے ہیں چھوٹی امت کا کیا مذکور ہے وہ لوگ کہ نام اونکا بریاست مشہور ہے اس فرض  
 سے پاک نہیں ہاں میان سچ کہتے ہو میں ہی غور کرتا ہوں تو یہ کجبت قرع نہیں معلوم  
 اربع عناصر میں شامل یا ستر ضرورت میں داخل ہے کہ اس تب مضمون کیا و نیو بخار  
 میں ایک عالم کو مبتلا پاتا ہوں۔ پھر کیا آپ کو کسی کے معاملات میں کیا مداخلت کیا اور  
 امور غافل میں واقفیت۔ - مصحفہ میں مصلحت غرضیں مذکور ہیں۔

اس کے خلاف کی کیفیت ستر شوقی کی نہیں سیکھتے ہاں کہ بیچے انتظام کیجئے  
 تو جیل میں فرض کیجئے تو دیوالیہ ذیل مصحفہ میں کج خیالیوں میں غلط وارڈ  
 کون اور کون کے کون رو کے کسی طرح چھوڑا رہیں۔ - کچھ کہے  
 چار نہیں۔

مَا تَخَافُ اللَّهَ وَالسَّوْلَ مَعًا | مَرْيَسَانِ الْوَرَىٰ فَكَيْفَ آتَا  
 علاوہ اس کے توکل یا انتظام کے کل امور میں باہر و اتابین۔ کلی ہی اجتماع الضمیر  
 محال ہے آپکو کچھ خیال ہے اور حال یہ ہے کہ خطاب رسول مقبول نے ہی انہی روا  
 مبارک خدائی راہ میں اثبات کی۔ آپ نے تزلزل اختیار کی۔ و یوش و ن علی  
 انفسہم ولو کان بہم خصاصہ کا ہی مضمون ہے۔ یہ ایک طریقہ  
 مضمون ہے آپ تو حاجی صاحب آئے ادھر ادھر کی بات لاتے۔ سنت پرانگی  
 نظر ہے اویس کو لئے پرتے ہیں فرض کا کچھ خیال نہیں کرتے وَلَا تَبْتَطُّوْهَا  
 كَلَّ الْبَيْطُ قَرَّانِ مِّنْ وَارِدِهِ۔ مگر دونوں امر کے مطابق کے لئے

حدیث خیر الامور واسطہ شاہ ہے تیس ہی طریقہ اختیار کیجیو۔ اب دوسری بات ضروری لکھنے دیجئے۔ گہر کی راہ لیجیو۔ ششم ہا صاحب اس سفر میں شیرین زبانی و نرم کلامی اختیار کرنا چاہئے۔ میں عذوب لسانہ کثیر لہجوانا پر نظر دہنا چاہئے۔ دومی ذری بات میں لڑ جھگڑ اس سے بگڑ اس سے بگڑ خلاف تہنید ہر۔ ورنہ آخر کو تکلیف ہی نصیب ہے۔ پہر تالیف قلب عسیر ہے۔ اور دشواری کثیر

### شعر

دل کہ رنج از غمی رنہ کردن مشکل است	اشیشہ شکستہ را پیوند کردن مشکل است
------------------------------------	------------------------------------

اور یاد و خدمت گزار آزمودہ کار و جان نثار ہے ورنہ

### شعر

نیت در عالم ہی چون یار بد	یار بد بدتر بود از یار بد
---------------------------	---------------------------

اور چند ایسے امور خیر حجاج کو عمل ضرور ہے اور یہی۔ ایک حساب مخمینی بابت سفر خرین کے لکھ دیتا ہوں اور اتمام خرچ سے بھی تفصیل آپ کو آگاہ کروں گا ہوں مگر یہ فرو حساب بابت اون اخراجات کے ہے جو کہ معین بطور معمول ہیں نہ بابت خرید اسباب وغیرہ جو کہ اس سفر میں۔ ففعل میں۔ اور یہ خرچ اوس شخص کا ہے جو کہ مسافر درجہ ثالث کا تصور کیا جاوے۔ بابت مروتان درجہ اول و دوم کے سبب کرارہ بیل کے خرچ میں بڑھایا جاوے۔ ورنہ اقل مرتبہ ہر نفر پر اس حساب المصاعف کرویا جاوے۔ یعنی درجہ ثالث کے دو چند سے درجہ دوم و درجہ دوم کے دو گونہ سے درجہ اول کا خرچ لگایا جاوے۔ اور چونکہ درجہ دوم کے لوگ بھی انکار سفر میں درجہ ثالث اختیار کرتے ہیں۔ اور دست کشی پر قدم دہرنے میں لہذا انہیں درجہ ثالث کا حساب ارقام ہے جس سے زیادہ تر کام ہے اور یہ تخمینہ کے طور پر ہی



کسی قدر کم و بیش ہو جانا منجملہ انفاقیات سفر ہے۔ اور یہ بھی دریافت ہو جاوے  
 کہ جس مقام پر کرایہ شہر کا نہ ہو رہے اسکا یہ دستور ہو کہ دو آدمی شریک ہو کر  
 ایک اونٹ کرایہ کر لیتے ہیں نصف نصف باخود یا زر کرایہ دیتے ہیں اور یہ حساب زراعت  
 شہر الہ آباد مرقوم ہے۔ اور اپنے مقاموں سے الہ آباد تک کا خرچ و کرایہ معلوم  
 اور معلوم و مطلق صاحبان حرمین شریفین کو یا دیگر اشخاص کو حسبہ لند جو دیکھا اسکا  
 کیا حساب ہو۔ حسبہ ردیادہ دیکھا موجب ذاب ہے یہ حساب اس لئے مرقوم ہے  
 اور خرچ آئندہ اس سے معلوم ہے کہ حجاج انکو ضروری سمجھ کر پہلے سے اس کا  
 خیال کریں۔ اور غیر ضروری خرچ میں لحاظ مال اور بھی مال کریں۔

حساب اخراجات تفصیل وار از شہر الہ آباد بابت سفر حج علی سبیل الاختصاص

کرایہ ریل از شہر الہ آباد تا شہر ممبئی بابت رجعت لٹا۔ بابت خرچ خوراک دیگر مستحق بالاک

۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

اخراجات ضروری از مقام ممبئی تا جدہ تفصیل اون اشیاء کے جو کہ جہاز پر ضروری ہو اور انکو  
 خریدنیکا ممبئی سے دستور ہے۔

بابت کرایہ جہاز و رجعت لٹا و غیر۔ بابت کرایہ مکان ممبئی جتنا ہفتہ۔



اخراجات در شهر مکه معظمه و از اینجا تا عرفات

بابت کرایہ مکان تمام اجرت مدینہ منورہ - خوراک فی نفر بابت یک ماہ

۵۰۰

۵۰۰

خیمہ ات در حرم شریف و وقت سعی صفار و متفرق - وقت حاجت از شرف  
ع

بابت اخراجات متفرق و دیگر زیارات - کرایہ شتر تا عرفات بابت دو نفر

ع

یک نفر

خوراک مقام عرفات و منا و دیگر متفرقات - ونبہ قربانی - خیرات مقامات منا و عرفات

ع

ع

ع

مطون صاحب اقل درجہ

نیاب مطون - زفر

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

اخراجات از شهر مکه معظمه تا بلوک طیبہ مدینہ منورہ و اقامت شرف

کرایہ شتر بابت جانے اور بھی آنے کے بحساب ایام ۱۲ یوم رفت و ۱۲ یوم  
سعد مقام بابت سواری ہنسر -

۲۵۰ نفر

کرایہ یک نفر بابت ۲۲ یوم

۵۰۰

۸۰

خزاک جمال یعنی شتر بان - انعام بدو شتر بان بتدیج خرید غیر یعنی شک و ملکیہ  
 بتی و غیر متفرقات

خرید علم ہر قسم بابت آفت احتیاطاً - کرایہ مکان بابت یک ہفتہ فی لسنہ

خزاک در شہر مدینہ منورہ بابت ۱۰ الوم - نذر معلم صاحب اقل مرتبہ

نائب معلم صاحب - خواجہ سراج رحمہ شریف - خیرات متفرق اقل مرتبہ فی لسنہ

مہتمان روشنی جس سے حجاج روغن زیتون و بتی و موم حرم شریف تبرکاتین

جمعہ

خزاجات زیارات عالی شہر مدینہ منورہ زاد اللہ عظمیٰ  
 زیارت مسجد قبا و غیرہ خیرات متفرق اگر سوار یا چاکر تو بابت سواری کے ورنہ اولے  
 پیادہ یا ہے اور قریب ہے۔

بابت زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ و جبل احد و غیرہ  
 خیرات متفرق یا چاکر - بابت سواری اگر معذوری ہو - خیرات ہر بدلت خیرات البقیع

زیارات مسجد قبلتین و سفرۃ النبی و عنبرہ  
خیرات



سگوشوارہ کل اخراجات و میزانیہ سے مصرعہ بالا

ازالہ با و تا بمبئی - از بمبئی تا جدہ از جدہ تا مکہ معظمہ - بلکہ معظمہ و غیر

از مکہ معظمہ تا مدینہ منورہ زیارات حوالی شہر مدینہ منورہ

مارت

اور چند امور او بھی لکھ دیتا ہوں جو خاص تجربہ پرستے آگاہ کر دیتا ہوں - اور حساب خرچ  
بھی منسلک کر دیتا ہوں - جس میں ناواقف آدمی کو دشواری نہ ہو کسی امر میں  
عادی نہ ہو - غیر سستے جو وقت ناخدا سے معاملہ کرایہ کا کرے تو اس سے  
پانی و لکڑی میں خوب مضبوطی کرے - بلکہ لکھو اسے تو بہت بہتر ہے - کسوا علی

اگر کہانا اپنا ہوتا ہے تو بھی لکڑی اور نمک پانی ناخدا کے پاس سے ملتا ہے۔  
 ورنہ یہ لوگ جہاں بہت بے لطفی سے پیش آتے ہیں۔ پانی وغیرہ دینے میں  
 علیٰ الخصوص مساکین کو بڑی محبت لاتے ہیں۔ اور پیارہ غریب بہت کم پانی  
 پاتے ہیں۔ بلکہ پانی کا پیہ پیہ تنول آدمی دہرے اور وہیں کنارہ سے بہرے۔  
 اور مسکین کو دے وحشی الو سے حج کو کیلا ہی چلے ساتھ اگرچہ بھائی کا ہو گا۔  
 تو بھی خدشہ بے اعتنائی کا ہو گا۔ اور خادم بھی لے تو ایسا لے کہ حسیب رثا اعتماد  
 ہو۔ جناب کوئی کام نہیں آتا خواہ لو کر ہو یا خانہ زاد ہو اور نہ ادھکا باند ہو اگرچہ  
 امیر و دولت مند ہو۔ کاہلی و تکلف بے موقع علیٰ الخصوص سفہ میں موجب تکلیف ہی  
 یہی تجربہ نحیف ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ میں تمام اہتمام پردہ چاہئے۔  
 و لہذا تہ پہننے کی نظر سے بیکار مگر داشتہ ایک بیکار۔ اگر عورتوں کا ساتھ ہو تو فاضلین  
 و فاضلات کا ہمراہ اپنے اوتار کے رہے۔ مالی عرب پیشہ عرب رہو۔ اور ناظروں کی  
 عادت ہوئی ہے کہ خرید و فروخت بنا و زمین عاجزون سے قرض لیا کرتے ہیں۔  
 اور ہنوا دی دیا کرتے ہیں۔ اس سے اجتناب کرے۔ خواہ مخواہ ایکو نہ خراب کرے  
 اور جہاز حسب انگریزوار ہوتا ہے۔ معام کا اختیار ہوتا ہے۔ تاکب کو چاہئے کہ معلم کی  
 مزاج والی کیے۔ اپنے کام میں آسانی کرے۔ اور دستور ہے کہ حسب طرف کی ہوا  
 ہوتی ہے اور ہر جہاز اوٹھا رہتا ہے۔ دوسری طرف بیکار رہتا ہے۔ وضو اور تنہا  
 حسب طرف چھکا دیکھ کرے اور صبح سے ڈیرے۔ اگر دوسری طرف کرے گا تو کا  
 حاسے گا۔ بے لطفی سے روکا جائے گا۔ اور کبھی مستول پر چڑھنے کا قصد کرے  
 خلاصیوں سے ڈرے وہیں پکڑ کر جہاز لیتے ہیں۔ بغیر کہہ لئے اترنے نہیں دیتے  
 ہیں۔ اور پانی میں نہا ضرور رکھ لے۔ کہانے سے اوسکو زیادہ جانے کس واسطہ کو

اہل جہاز اگر باقی کمرنت سے بھی ہو تو یہی فلت سے دیتے ہیں۔ اور ایک یہاں سے  
 کر لیتے ہیں۔ اور یا تو سمندر کا اتنا ٹکلیں ہے کہ وضو بھی نہیں ہو سکتا اھٹاٹ کی  
 آنکھوں اور بالوں کو اکثر ضرر کرتا ہے۔ اور حبوت استنجا وغیرہ کو جلے غافل نہ رہے  
 کہ موج کھن میں رہتی ہے مانتہ شمشیر برآب بہتی ہے اور سفر میں زمی اختیار کرے  
 خشونت اور گرمی چھوڑ دے۔ تھوڑا نفس کو توڑ دے اور مصارف میں خبر دوسری اختیار  
 کرے۔ کہ بلاد عرب میں بہت طرح کی مصارف ہیں کہ اونے اہل ہند ناواقف ہیں  
 اگر ابتدا سے خیال اعتدال رکھو گا تو بخوبی انجام کو پہنچے گا۔ ورنہ غفلت و زبردستی  
 ہو گا۔ گھر تک پہنچنا دشوار ہو گا۔ اکثر لوگ زردی لیکر آتے ہیں اور اپنے روپیہ کے دم  
 پر خرچ بے موقع کر کے سبب وغیرہ خرید لاتی۔ آخر غفلت ہوئے۔ قرص کی فوسٹ آتی  
 بہتر اخراجات کہہ کر پہنچے بلکہ جب چلنے کا وقت آئے اور دیکھے کہ روپیہ بہت بچ رہا  
 کتے میں خوب خیرات کرے کہ اور مقام کی خیرات سے یہاں کی لاکھ درجہ بڑھ کر ہے  
 اور مقامات پسیدہ ہیں رات کو تنہا جانا مناسب ہے۔ کیونکہ شب کے چلنے میں  
 دوسرے ملکوں میں بھی خطر ہے۔ کئی انتظامی ریاستوں میں دیکھا کہ کامیابی اس طریق  
 نہیں۔ خالی از قلع طریق نہیں تو کون پہنچی گا کہ پڑتے ہیں۔ اگر کچھ گئے تو خیر  
 ورنہ تھکے اڑتے ہیں۔ اور مکان کرایہ کو لے تو صاحب مکان سے تا عشرہ محرم  
 اتر کر لے بلکہ کھولے۔ کس واسطہ کہ عشرہ محرم کو داخل ہوتی ہے بعد داخل کے  
 سا بانا بہتر ہے کہ یہی معمول اکثر ہے۔ اور اگر کھوانے کا تو غرہ سلخ کو وہ نخل دیکھا  
 اور مکان لینا پڑے گا۔ اور بلاد عرب میں دوسرے ملکوں کی عورتوں کے ساتھ نخل  
 ہو جانا دشوار نہیں مگر یہ کار آمدودہ کار نہیں۔ باقی یہاں کی عورت سے نخل و فوا  
 نجیر ہے۔ کہ زبان غیر ہے۔ مطابقت طبعی محال ہے آج طبیب تو علمہ بظاہر ہے

اور وقت سفر و سواری شتر کے اس امر کا خیال رکھو کہ جب بد لوگ فقط اربع اربع  
وقت اوتارنے پڑھانے شغف کے کہیں اوسی وقت چار آدمی مع اپنے رفیقوں کے  
تہہ بہن اور اس کا ساتھ دیں۔

اور چونکہ اس شہر ہائے متبرک میں لوگ زلیات و حج کے لئے اکثر بلاد ہائے مختلف  
سے آتے ہیں۔ اور سکہ و روپیہ مختلف قسموں کے لاتے ہیں اگر ان کا چلنا بندہ از جانب  
سلطان ہو تو سب حجاج کا نہایت نقصان ہے اس لئے ریال فرانسیسی اور روپیہ  
انگریزی و نیز اشرفی و نوٹ سب کی نسبت اجازت عام ہے۔ اور خیال و لحاظ اس بار  
عام ہے ورنہ سلطانی سکہ و روپیہ اشرفی وغیرہ کے اوس ملک میں تمام ہے۔ اور یہ  
حفظ عشرہ و آدھ کا قریب نام ہے۔ نرخ قریب کے حساب ریال بھی اٹھائیس  
کبھی تیس ہوتے ہیں اور ویا سوا دور روپیہ کے ریال ہوتے ہیں اور سلطانی چوٹی  
دوانی وغیرہ بھی چاندی کے بازار کی چال میں ہے۔ اور یہی زیادہ استعمال میں  
ہے۔ باقی سب چیز کی وزوال میں ہے۔ اور اگر خاص نیت حج کی ہے تو کوئی  
چیز تجارت کی زیادہ ساتھ نہ لے ورنہ دل ٹھیکار تھا ہے قلع کے خیال میں لٹکا  
رہتا ہے۔ و ورنہ کام خراب۔ نہ منافع نہ ثواب ہوتا ہے۔ حج بھی کامل نہیں  
ہوتا۔ اور اوس میں بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تجارت اور چیز ہے حج اور زیارت  
اور چیز ہے کیونکہ نا تجربہ کار سوداگر کا خرچ منہوتان سے تا ملک عرب بہت کم  
ہو جاتا ہے مگر آدمی آزمودہ کار ہوشیار ہو تو البتہ فائدہ ہوتا ہے۔ اور جو وقت  
حرم محترم میں جائے مطاف میں چہتری اور جوتہ نہ لیا سکے کہ بواہلی ہے علاوہ  
اسکے اجازت سرا بہت آزدہ ہوتے ہیں اوٹھا کے باہر بیٹھک دیتے ہیں۔ اور  
خرید فروخت میں کسی دوکاندار کے معظہ خصوصاً علاموں نے زیادہ تکرار کرنا ضرور نہیں



کیونکہ ایسی زیادہ قیمت کہنے کا وہاں پر دستور نہیں۔ ورنہ آخر کار خوار ہوتا ہے۔  
 اور قیمت صحیح براؤن لوگوں کو زیادہ تر اصرار ناگوار ہوتا ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ اہل عرب  
 یا حجاج جو نماز کیواسطیٰ حرم میں آتے ہیں اپنی اپنی جاننا ساتھ لائے ہیں۔ اور  
 وہاں بچھاتے ہیں لازم ہے کہ کسی کی جاننا نہ بیٹھے اہل عرب اس کو برا جانتے  
 ہیں۔ اور آپ بھی اس قاعدہ کو مانتے ہیں اور اکثر لوگ زندق یعنی صراحی اور کٹورا  
 لئے ہوئے عین حرم میں آپ زمرہ میں پلاتے پھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سبیل کرو  
 ثواب تحصیل کرو اگر تو فقیہ ہو تو ایک فرس دے کے فی سبیل اللہ پلوا دے  
 اور آپ بھی پی لے ورنہ ایک جسہ عشرہ دیکے آپ ہی پی لے جیون کچھ وٹے  
 ہرگز نہ پئے اور اگر چاہے تو زمرہ پہ جبکے عشرین یا ثلاثین دے کے آپ بول  
 کہیں جگر پیے تو اور ثواب ہو۔ کیونکہ سامنے چاہ زمرہ کے اسیہ کا باب ہے۔  
 اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہ بلاد عرب میں ایک بازار نیلام ہوتا ہے۔ وہ  
 بہت کام کا ہوتا ہے۔ اس کو حراج کہتے ہیں۔ ہر شتم کے دوکانداران رہتے  
 ہیں۔ ہر طرح کی چیزیں وہاں تیار واران بسیار۔ اکثر وہاں روزہ کی بوجاں  
 میں قاف کا ٹھنڈا کاف سننے والے کو معلوم ہوتا ہے اور ہر پونہ کا مخزج جیم کا  
 ہر کاف و تر کو کھا ٹھنڈا کاف کا چے مفہوم ہوتا ہے۔ مگر نماز میں خاص کے  
 پٹرنے میں وہی قاف سننے میں آتا ہے۔ اور بجائے ٹائے ٹلنے کے تاسے فوٹا  
 کا استعمال ہے۔ اسی طرح اور مذاہن میں اختلاف کمال ہے مگر چند روکے  
 قیام میں سب دریافت ہو جاتا ہے۔ اب دعا و ایام سفر و قیام ہی ظاہر کیا جاتا  
 کہ غایت مرتبہ چار مہینوں میں سب سفر طے ہو جاتا ہے جس رحلت رعایتی میں  
 کام نکل جاتا ہے۔ یہ نہ کہ فلاں صاحب حج کو تشریف لے گئے وہ دیکھ چند روز

یادش بخیر آگئے پہر فرمائے اب کیا غرض ہے منکاؤ غم غم یکہ کو۔ اور ہاوسب تر اہل  
 ملک کو مزید برآں حالات منازل و مراحل و کیفیت جہاز بھی محصل بناؤ کو نکلا۔  
 و پر وہ کچھ مناسک بھی بتا دیں گے۔ مگر کسے لطوف معلم کے قدم و ہر نامہ کا  
 سب کام ان کے صلاح سے کرنا چاہئے نقل مشہور ہی حضور کے فرود کا محاطہ حاضر  
 ہے وہ مقرب بادشاہ بن آوآپ و قواعد سے آگاہ بن واس باد میں اکثر سلسلہ  
 و سامان بس الامان الامان تاحی کے سرگردانی پریشانی تمام اہل کار نے چھائے  
 کی حیرانی سے کروم خبری و گر تو دانی اور عوالت کا ساتھ اللہ شہر کل المساجد  
 بہ نسبت مرو کے خرچہ الصاعف پہنچ جائے لاف ہے نکلات۔ پر وہ کاغذ اسکا  
 وہی چاہے تو شیر پار ہے۔ بس اب اسے قلم کج رفتار تو اوہاد و ہر بہت بہا کہ چکا  
 کیا یثین کی چال چلکہ تک چکا اب اختیار کیا کہ سید ہی چال اور کچھ مقامات پہنچا  
 حال اب حاجی صاحب اسوقت نہیں ہیں جو بھوکو چیکو دیوین اگر اب رکا تو درمیان  
 میں بیدون ہو بخنے جادہ کے تو جان لینا اسے قلم دست کر دیا چاہو چکا سرور  
 چاک کرو یا چاہو چکا تیرا جگر۔ ہاں اختیار کرنا آہستہ خراش و خوش قادی حرمین کی یاد  
 کہ وہ چلے ہے اب و تعظیم کی۔ کس روان ہوا خامہ و وکار و رفا لیکہ میں  
 اس غوزین ہتا کہ کلمتہ را بہی کس طریق کے طریقوں کو کچھوں۔ تیرا نہیں مانا ہے  
 وہ اور دیکھتا ہوں رخ کو کا طرف چال بگہٹ گہر و رستہ اور کہتا ہے کہ چھوڑ دو کچھ  
 آپ کلمتہ کی راہ و شوار گزار اور مت کہتے و مانے آپ کچھ حالات و اجلا کہ اس نہیں  
 ہے حاج کی آمد و رفت اس طریق سے گیا اختیار کیا ہو سب نے راہ فریب پہنچی  
 جو کہ باسانی ٹٹے تو جان رہے و خاتی و کہ بہر ورنہ باو بانی کے حالات جا آپ کچھنا  
 شروع کرینگے تو زحیر کرین گے جو تک نہ کچھ لینگے دو چار ورق۔ چھوڑا آگاہ ہوں کہ

آپ کی طبیعت کی جولانی سے اور سچی معاملہ جہاز بادوبانی سے جبکہ چلنا کل  
 بغایت الہی ہے ہر وقت نظر بخدا رہتی ہے نہ برنا خدا اور بادوبانی ہے کل  
 معاملہ بادوبانی کا نہ کچھ اختیار معلوم نہ سکتے کا ہوا جو بند ہوئی تو میں صنون آئینہ  
 و ان یسکر الراج فی اللہ قال علی ظہرہ کا صاوق آتا ہے۔ خیال  
 بنہا ہے کہ دیکھتے آجک طرح جہاز جاتا ہے۔ بس پتہ کی طرح تہا ہے۔ اور اگر ہوا  
 تہذیبی حبیب کہ جاتے وقت میدان قمری میں آتے وقت صفحہ ہین لاکٹر طلائع کا  
 دستور ہے تو اوں کا کیا مذکور ہے پس بحر قلم نظر آتا ہے اپنی موجود شاخ شور دریا فی ثوب کا  
 گرداب گرداب رنگ چہرہ کا بدل جاتا ہے کوئی ادھر کوئی اور دھڑیل جاتا ہے  
 ما تجربہ بکار لکھتے کی طرح پلٹ جاتے ہیں نہ کی طرح بیساختہ اولٹ جاتے ہیں  
 شمارہ آرام شکل ہے۔ قاعدہ سے قیام شکل ہے بے ادا ہمشہی ہے۔ غلام طبیعت  
 و اوں کو غشی ہے ہوا کیا آتا ہے ہے آپ نے ہی ہوا مانا ہے ہے جس خدا ہی رسول ایسے  
 وقت میں یاد آتا ہے۔ جو غریب الہیہ زبان یہ آتا ہے۔

بابی کشتی است کہت بہت تو | اندرین در طہ عنم صد مہ طوفان مدو  
 اوس ہوا سے تہذیب مر لب بادوبانی کا حال اندرین سیون کا نام بالا جمال سننے کہ  
 فرمان نافرازی پر قدم دہرتا ہے۔ نکالی سخت خرابی کرتا ہے۔ سرسبورت سپرنتا  
 پہول پہول کے مٹتا ہے۔ خبر کا حال تر ہے گہر بڑیڑ ہے۔ امان و امن شید  
 ہے۔ جیسی زبان نکالے گویا آفت رسیدہ ہے۔ گوشتے ہوا کے حلقہ کیو سنو  
 عجب طرح کا جوش خروش۔ آپ اس غوطہ میں نہ آئے۔ بادوبانی کی طرف دھن  
 نہ بڑھائے۔ کچھ تھوڑا بہت بس چار پانچ منٹ میں کلکتہ سے عد تک کا حال

مختصر کہہ دیجئے عدن سے کہ قرآن المعبین ہے جو کچھ چاہئے گا کہنے کا یوں معاملہ  
 آگہوت دریل کا لیٹ پڑے۔ پانی کی کسافت لکڑی کی گسیافت کھنا شروع کیجئے تو  
 ایک باب ہو جائے زخیم کتاب ہو جاوے۔ اس بارہ میں حاجی صاحب کہہ نہیں  
 بولتے ذرا منہ نہیں کہہ لیتے ملک عرب نہ کہ جو کچھ جی میں آیا ایک جہک کر دی خیر  
 آپ جلتے دیجئے اونکی زبان یا کسی کی گوش و دندان کا خیال مت کیجئے کچھ حال  
 مکتلہ کا لکھ کر آتے ہیں عدن چل کر پھر تاہوں۔ اسے سن تو سہی تو آفت کا پرکا کا  
 کہ کیا تو منہ تیرا سر کا لہے۔ ذرا تھم کچھ کیفیت سفر مکتلہ کہنے دے پھر تو ہے باہم  
 خیر کچھ ہی لیجئے تہید مزید جانے دیجئے۔

# خدایہ در حال سیف جہا انکے و بی تا جہا

ہاں صاحب سنئے کہ اپنے اپنے وطن سے بیواری ریل بیٹی و مکتلہ جاننا تو اب  
 دور نہیں اور اسکا حال ہی کہنا کچھ ضرور نہیں۔ مگر ان دونوں جگہوں میں  
 بہو پچکر جہاز کے کرایہ وادسکی معاملات میں البتہ تجربہ و رکابہ کیونکہ دالانوں کا  
 گرم بازار ہے جہاں ایک عجالت کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرے جا جا مقدار کرایہ و کیفیت  
 جہاز کی تحقیق کر کے ورم دہرے کیونکہ کرایہ کی قیمت حجاج کی قلت و کثرت پر ہے  
 اور مقدار تخمینہ سن لیجئے۔ درجہ اسٹے فی کس۔ درجہ اوسط ہتتری وغیرہ  
 ص  
 ما

درجہ اولیٰ تعلق ہے۔ درمیدون جن چیزوں کے جہان پر ہر ج ہے وہ ہی آگے مفصل  
 درجہ ہے۔ و شہر باجی و کلمہ کی کیفیت کہنا غیر ضروری ہے وہ تو آپ کے زیر نظر ہی  
 ممکنہ سے عدل ایک کا حال سے جو کہ ضرور ہو۔ اب قلم کا قدم بطور پیمانہ بڑھاتا جاؤ  
 دیکھئے کس طرح طوطا ہے۔ پس درابند الفی میں دم لیکر دوسرے اور ان میں زن زن  
 وہ دیکھئے عدل پہنچا ہے غیر سے کہ گنا سا گد ریاے کلمہ سے جہاز با و بانی کو  
 آگے لے لینی درخانی باندہ کرتا دریا می شور ہو چکا ویتا ہے۔ سو سو اور پیہ یومیہ  
 لیتا ہے قوچ کاغذی و کچر یا حوالی ملیوار کو کہ سرانہ جہان زیارت آدم علیہ السلام ہے  
 ہوتا ہوا اسلان قمری سے منزلی طلائع کو طے کر کے ہند الفی میں پہنچتا ہے۔ باو بانی  
 کے چال ایک ڈگری و دو ڈگری ہوا پر حساب ہے۔ و گری ساٹھ میل کی ازو سے  
 حساب ہے ہند الفی مہد و شکاک ایک فی نہیں نہ الفی۔ شاید الف فی کو کثرت استعمال  
 کے سبب الفی کہتے ہیں نہ علوانی نہ نانی نہ کچر نہ قضانی نہ سامان نہ دوکان  
 سستی ہند از ویران کہیں چھلی کہیں نار چیل کہیں شتر بے مہل کہیں خیل وہ ہی  
 میل گاڑی کے حال عجیب خستہ حال۔ مرد کالے بھنگے ستر پانگے۔ ماتہ  
 ہاون کالا۔ **س** لنگے زیر قنگے بالا نہ غم و زون غم کالا۔ عورتیں لالک  
 چہونہ کپڑا آگے چھپے ڈالے۔ سنہ صاف نامحرم کے حوالے۔ بعضوں کے بدن پر  
 پوشاک۔ گریا پوش کے نام خاک۔ ایک مسجد البتہ لطیف بنی ہے۔ شیشہ آلات  
 سے بنی ہے۔ مینے رات شبہرات کی وہیں لہر کی و قلم نے بھی دم لیکر سحر کی۔  
 بعد از آج کو سچے و مستط جہان کا حلا و اطراف مقطرہ میں جگمگہ کا صبر صفطری  
 مشہور ہے بعدہ کوہ عبد الگوزی کے حاشیہ او بڑا خفاف و خفیف موت و مکملہ کے  
 جانب سے ہوتا ہوا یہ لیجئے وں سے عدل پہنچا یہ شہر خوب لب دریا نہایت مرغ

انگریزی انتظام عوام کو مال کم کرتی ہیں۔ یہاں حضرت اوروس کا ہزار ہے۔ جب تک یہ  
 گفتار رکھتے آتا رہو۔ یا مٹا کر صبت اللہ ان ادراس میں سے کسی میں فی العدن  
 آسمان سے دودھ برسا او نہون نے پیا اور سب کوئی ترسایہ ملک عرب رطل مصاع  
 اوزان عرب جاری زبان عربی میں غیرین گفتاری۔ یہاں ایک عجیب تماشا دیکھا  
 جو کچھ مپیا وغیرہ جہاز پر سے دریائیں حاجی ڈال دیتے ہیں مٹا کر اٹھو گئے لڑکے تہ زمین تک  
 پہنچتے نہیں دیتے نکال لیتے ہیں۔ خیر عدن سے باب سکر جو دو پہاڑوں  
 سے اعلیٰ ہے اور باوبانی کے لئے نہایت مقام و شہر گدار ہے یہاں آب اور پانی  
 دینارہ روشنی از بابت انگریز ان طیاروں سے وقتہ شب نمودار ہے بعد اوس کے  
 جبل السوایع جو سات پہاڑ ہیں و جبل الطیر سے جہاں الشرح یا سفید لب آب نظر  
 آتی ہیں گداز کو فروج یکدم میں پہنچتے۔ یہ مقام مقامات حجاج مہدوستانی مٹو ہے  
 یہاں سے احرام باندھنا ضرور ہے بعد اوس کے سات سمندر و براعظمت وغیرہ طے کرنا  
 کر کے قریب جدہ کے پہنچتے۔ یہاں سے میدان ارکائی یعنی شہرانی عرب کے  
 جہاز و خانی ہی نہیں چل سکتا۔ اوس پہاڑوں سے عربانی میں ہیں نکل نہیں سکتا اکی  
 شان یہ کیا حصن جس میں ہے عجیب تہ ہے کہ زیر زمین ہے۔ خیروان سے گذر بندر  
 جدہ میں آکر لنگر ہوا۔ بعد حصول اجازت و انکشاف میں مسافرانہ جو ہر ایک جہاز پر بار  
 انگرائی آتے ہیں اترنے کا سامان شروع ہوا اور شہر نہایت کے قریب اب فی حجاج  
 اکبر و پیہ لیا جاتا ہے۔ سناتے کہ شفا خانہ خیراتی میں یہ روپیہ دیا جاتا ہے۔

**شہر حیدر آباد**  
**شہر حیدر آباد**  
**شہر حیدر آباد**

جدہ یہ ایک بڑا شہر سلطانی ہے و بڑی گنجائی ہے جہاز و طرف حصار ہر رجن پر

نوہن طبار پہرہ ترکیان جبار ہر قلم کے اسباب دستیاب مسجدین چند بہت پسند  
 اختیار تجارتی پر سیدہ محصول دیا جاتا ہے مگر حجاج کے مصر فی ہنز و نیز کو نہیں  
 لیا جاتا ہے۔ شہر کے باہر حضرت سنا عا علیہ السلام کا مزار ہے کئی سو گڑھ کی  
 مقدار ہے۔ پاؤں و سر و کمر ترقیہ نمودار ہے مطوف صاحب خود یا اس کے نائب ہیر  
 اپنے حاجیوں کو لے لیتے ہیں۔ بعد اوس کے اپنے ذریعہ سے مکان وغیرہ نہیں  
 دیتے ہیں۔ سلطان کی طرف سے ہر ملا کے حجاج مطوف کو نابارغ نزل تقسیم  
 ہیں آمدنی ہیں! خود یا افہام تفہیم ہے۔ اب یہاں سے عشرہ خمسہ قریب ریاں غیر  
 سلطانی سکون کا چال ہے۔ اور غریبوں کا چال ہے اور شغف شہری اونٹ کا  
 سامان یہیں سے ہوتا ہے مول اور بھی بکریا بہت ملتا ہے۔ مگر مولے لینا بہتر  
 ہوتا ہے کیونکہ وہی حج وغیرہ میں اور اگر مضبوط ہو تو مدینہ منورہ تک کام آتا ہے شہری  
 اکثر بیانیہ مرتبہ دو روپیہ کو شغف تین چار ریاں کو ملتا ہے شغف پر سیاہ و آسائش  
 ہے۔ اسی سب سے سب کو اوس کی خواہش ہے و شیریں کو وضع چار پائی و شغف  
 کو بطور و دبیانہ قیاس کرنا چاہئے۔ اور اس میں میزان کے برابر سے پر بہت خیال  
 و ہر نا چاہئے کیونکہ ایک شہر پر دو شغف اوہر اوہر رہتے ہیں اسی سب سے بدولت  
 و میزان سوار سوار کہتے ہیں۔ کراہی اونٹ مکہ مخطہ تک دو تین ریاں کثرت قلت حجاج  
 راکب و مرکب پر منحصر ہے جدہ سے جیکر مقام بحری میں بعد اوس کے جدے میں پہنچے  
 اکثر قیام جدے میں ہوتا ہے۔ یہاں سنگ سماق بکثرت ہوتا ہے چنانچہ جدے سے  
 جیون ہے مکہ مخطہ کی ہوا آتی جاتی ہے۔ آتش سٹوق زیادہ بھر کتی جاتی ہے۔ طبیعت  
 بھر کتی جاتی ہے۔ سمجھنے کی بات ہے کہ جو لوگ اپنے دیار و امصار سے گھر بار چھوڑ دین  
 کو نہ ہٹ کر جس مراو کے لئے جاوین گے اوس کو جب قریب پاوین گے کس قدر ترقی

ہوگا۔ دلولہ ذوق از حد ذوق ہوگا۔

## شعر

وعدہ وصل چون شود نزدیک | آتش شوق تیز تر گر دور

اور ابہین کیا ہے یہ تو منزل اول ہے یہ حال اوسوقت معلوم ہوگا اور بخوبی فہم ہوگا جبکہ شہر ہندہ منورہ قریب کا گہرائی نہر وہ بھی کوئی دن بنیضیب ہوگا۔

بہر حال شہر کہ مسئلہ میں پہنچے و بسا ہی احرام باندھے ہیں ایک تہ بند و یک چادر کاندھے سرنگے گردا گرد کہ بھی مرغوب رب و دوسے حرم شریف میں سہرا مطوفا

باب السلام سے بعد احرام چلے دو تین دالان کے بعد چون ہے مقابل بیت اللہ شریف کے پہنچے قدم میں رشتہ اگیا سکتہ سا ہو گیا کہ اقتدر جل جلالہ عجیب شان کا

مکان ہے اکیما لقاؤا فشر وجہ اللہ کا یہیں شان ہے۔ چار طرف دالان وسط میں بیت اللہ ہے۔ ہر ایک جانب کے نماز پڑھنے والوں کی اسی طرف نگاہ ہر

جسے لطف کی وہ جماعت ہوتی ہے جو گرد خانہ کعبہ کے محیط کھڑی ہوتی ہے۔ لاکھوں آدمی کا اثر و یام ہے۔ گویا کہ دربار عام ہے طواف میں تو ہزاروں آدمی خانہ

کعبہ کے گرد پھرتا ہے۔ ایک دوسرے پر گرتا ہے کتب میرین مذکور ہے۔ جناب غوث پاک رضوان اللہ علیہ کا قصہ مشہور ہے۔ کہ بارہ برس تک اس خیال میں رہے کہ تنہا طواف کروں وقت نہ ملا وقت ایک شب کو بانی برسا اوسوقت موقع سمجھا اپنے قصہ طواف کیا دیکھا

ایک اثر و طواف کرتا ہوں۔

چنانچہ سفر اول میں یہ امر میرا خود چشم دید ہے یہ تشدید کہ سیلاب نے حرم کو مثل تالاب و نصف خانہ کعبہ کو آب کر دیا تھا۔ اوسوقت بھی لوگ تیر کر طواف کرتے تھے



لب کر رہتے تھے۔ شہر تو کئی کوس تک بکایت وسیع مکانات کئی درجنوں کے بڑے ربيع میں لکڑی میں ایسے نقش و نگار بناتے ہیں کہ نقاش جیٹا رنگ کو بھی شرماتے ہیں۔

جبل ابوقیس شرق کے کوئے پر ہے جو مقام شق قمر ہے اور چند قلعہ سلطان کے بڑی عظمت و شان کے ہیں فوج شاہی اور توہین طیار بہت کچھ خبر دہی و انتظام بسیار۔

مغرب کی جانب جبل قیقان۔۔۔ دوسرا جبل موردال ہندوستان ہے۔ وسط شہر میں مولد حضرت خلیفہ کام و مولد حضرت علی علیہ السلام ہے بمقتضی مقام نبی المصلی ہے و انیر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے۔ بعدہ قبہ حضرت آمنہ والدہ رحمتی ابراہیم ہے اور یہی زیارات کثیر ہیں جنکے نام اور نیز خطاط تحریر ہیں۔

باب شہر کے خارجہا یہاں سورہ اقرار نازل ہوئی ہے و جبل غر ہے۔ مگر شہر سے دور ہے و متصل شہر کے مزار حضرت مسیح مخدوم رحمۃ اللہ ہے شاید یہ بزرگ اپنے والد حضرت ابراہیم امیم رحمہم سلطان الاخت کی ملاقات کے لئے آئے تھے یہیں حلیت فرمائی۔ ایسے مقام نہر کیا میں جگہ پائی۔ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کرامات اپنی یہیں دہرے ہیں۔ تب حاجت بیت اللہ نصہ کرتے ہیں۔ جیونکہ حضرت شاہ بوعلی قلندر ایکبار یہاں آئے۔ زمرم کے پانی دینے میں لوگ حجت لائے۔ آپ نے کشتا پنا سر کے نیچے دھر دیا۔ زمرم کے پانی کو بند کرا بات بند کر دیا جبے حکم قطاب ابدال مکہ معظمہ شیخ محمود بن کرامات کہہ دینے کا حکم جاری ہے کیونکہ یہ جاسے عجب و انکساری ہے۔ اور وافعی کیون نہ عظمت و اداب کیا جائے اور کیونکر سر عجاز زمین پر

نہ کہ جاوے یہ وہ بارگاہ ہے جو منسوب الی اللہ و موسوم بہ بیت اللہ ہے۔ کہ  
 کیا ایک حاجی صاحب کے مین تو دیکھ کر مستغفر ہوا کہ کہاں لے موقع آئے مگر خود انہوں  
 برصاف سابق حرمت حرم و بیت احرام کیا اور یوں مجھے کلام کیا کہ آپ سے اس  
 جاے منظمین زیادہ کہنا چاہیے مگر یہ تہلیل تذکیر کی جگہ ہے نہ کہ تفسیر یا کسی چیز کی  
 تحریر کی مینو کہا یہی یعنی حالات بیت اللہ کہنا داخل حنات ہے اس میں غلطہ عام  
 طواف میں ثواب صرف متعلق باہنی ذات ہے۔ سچ فرمایا کہ مین ہی دیکھوں اور  
 سنوں مگر ایک امر مختصر ساعرض کرتا ہوں اس کے اسرار سے مجھے مطلع فرمائے۔  
 بعد اس کے قلم اوٹھائے وہ یہ کہ ہم آپ اس وقت جبکہ یہ مین اس کی عظمت و فرید  
 مدینہ منورہ کی رفعت یا اعتبار امورات باطنی کے جو ہے اس کا تو جاننے والا بس خلاص  
 امورات ظاہری پر جو مین خیال کرتا ہوں تو کسی امر کی تکلیفیں بہ نسبت اپنے ملک کے  
 نہیں پاتا کہ وجہ ایسی برخام سنگی طبیعت کی ہوتی ہے جو قدر لغزش کہا جاتا ہے جو  
 جاتا ہے سو جلا آتا ہے۔ ارے میان تھنے تو ایسی بات پوچھی کہ اس پر تو رونا ہی آتا  
 اور کچھ کہا نہیں جاتا ہے۔ جبکہ خود چھکوانا خیال آتا ہے کہ ہر طرح سے غنایت الہی  
 شامل ہتی وہ چیز حاصل۔ و بفضل طبیعت ہی مائل ہتی مگر تقدیر و مصلحت ایروسی  
 اس کا و انابینا وہی ہے مین سوائے اس امر کے اور کچھ کہہ نہیں سکتا کہ اس خطہ کو  
 خداوند تعالیٰ نے غیر فنی فرع اس لئے بنایا کہ یہاں پر صرف عبادت مین لوگ مشغول  
 رہیں زراعت وغیرہ سامان و نیاواری کا معمول بخیرین اور دیکھیں رزائی کو میری  
 کہ مین ایسی جگہ جہاں گہاس تک نہیں ہوتی کس طرح روزی پہنچاتا ہوں۔ اور  
 کہاں کہاں لوگوں کے قلوب سوجھ کر کے ہر سال یہاں لاتا ہوں کہ تم لوگ میرے  
 گہر کے مجاورین بارام کہاؤ کچھ تکلیف نہ اوٹھاؤ۔ یہ آپ نے اچانک کہا مگر یہ جانکی

وجہ نہ معلوم نہ ہوئی یہ تو بدیہی ہے تم نہیں دیکھتے کہ اتنے لاکھ حجاج جو ایامِ حج میں  
 رہتے ہیں اور اپنے مکانات عرب لوگ حجاج کو دیکھ کر کقدر تکلیف پہنچتے ہیں۔  
 اور اسی ایامِ قلیل میں وہاں کے ساکنین کو ہر طرح کی تکلیف صحتِ ناجنس سے کسرِ حلی  
 تصدیق ہوتی ہے ویک گونہ کثرتِ آدمیوں کی سبب گرائی ہر قسم کی حیرانی ہوتی ہے۔  
 کیس اور نہیں لوگوں کے لحاظ سے پہر لوگوں کے دل اپنے اپنے وطن کو مائل کئے جاتے ہیں  
 سال آئندہ پہر دوسرے آئے ہیں ۵ یکے ہی رو دو دیکھے ہی آید ۶

یہی سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔ ہمیشہ فضلِ باری رہے گا۔ زیادہ  
 موقع نہیں بیت اللہ کا حال کہنے دیجے۔ کتنے میری تسکین ہو گئی۔ خیر  
 سنئے۔

# ہفتیم در حال بنا کعبہ ابتدا تا تعمیر نقش حال

شعر حضرت غوث پاکؒ

اگر مستی تو پاکو بان ہو تیری بیابان را	اگر ہشیار میترسی کہ راہ کعبہ پر خار است
--	---

میں انجہ کیفیت راہ و منازل پیشتر عرض کر چکا ہوں اب بیت اللہ اور اوس کے  
 تعمیرات کا حال سنئے تو سبحان اللہ عجیب شان و شوکت کا  
 مکان ہے۔ جب ہر سارے خلق کی جان قربان ہے۔ گرد اگر پہرتے ہیں۔ سر کے بل  
 گرتے ہیں دیکھا تو ایک جہوم مذہبان خدا کا تھا۔ کوئی حجر اسود کا بوسہ لے رہا تھا

کوئی ملتزم سے چٹا تھا کوئی رکن عراقی کے سامنے سبور لبو رجان کہتا تھا کوئی  
 سراب رحمت کے تلے دعا مانگ مانگ کے روتا تھا۔ کوئی رکن شامی کے پاس  
 عبادت صبح و شام کرتا تھا۔ کوئی رکن یانی سما اعتلا کرتا تھا۔ کوئی سپہ سالار  
 کی طرح اکر رہا تھا کوئی مقام **ابراہیم** کی طرف **والتحن** و **مقام** **ہم**  
 مصطفیٰ پڑھ رہا تھا کوئی دس مقام پر دو رکعت دو گانے شکرانے کے ادا کرتا تھا  
 کوئی اپنے گناہوں کو یاد کر کر جان خدا کر رہا تھا کوئی کتب درمزم کی جاہ میں تھپتا  
 کوئی بانی بی بی کے **کعبہ** کی طرف نظر کرتا تھا۔ کوئی تصوفی مشائخ  
 طہت باب **صفا** کی طرف چلتا تھا کوئی **میلین** اخضرین سے دور کر رہا تھا  
 کوئی سات کشت کے پیر میں تھا کوئی بال کنار رہا تھا۔ کوئی بائبل مٹا رہا تھا۔ کوئی  
 فارغ البال ہو کے اندر اوار رہا تھا۔ کوئی دینیہ منورہ کے سفر کا دم مار رہا تھا غرض  
 قدرت خدا سے۔ آس گھر کی شان ہے۔ حجابی حجرا سو و قلب سیاہ کی سیلوی  
 کہوتا ہے۔ ملتزم سے ایمان کامل ہوتا ہے۔ **دیر گھبرا** باب احابت  
 توبہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ **رکن عراقی** عراق کی راست اقلیم سما  
 بادشاہ کر دیتا ہے **میرا** سے آب رحمت و شکر کتاب **رکن** کی شامی  
 ہل میں معاصی کا صبح و شام خروشا کرتا ہے **رکن** مانی جب پرانے  
 فرشتہ نکو بیکار کر دیتا ہے اور وہاں **رکن** مانی اور **میرا** سے **میرا** سے  
 کا پاکر دیتا ہے **مقام ابراہیم** فرخوس مقام کر دیتا ہے۔ اور دو رکعتین  
 وہاں شہنا آتش و فرخ کو حرام کر دیتا ہے۔ آب درمزم نامہ اعمال بد کو دھو لائے  
 اور پینے وقت **کعبہ** کو دیکھنا سب بلائیں ٹالتا ہے۔ **البت**  
 عامیو تکلیف خطاب فرماتا ہے۔

## شعر

من عاشق خود خواند ز نوکیله و بنیاد	خبر فضل بے پایان من این را ندانم
اوست راز کرم طاعت کند و روزه	حسرت کند بر عاصی کو شد سزاوار غضب

اصفا کی گویاں کرو تباہے اور یسین اخضر بن ہو رہے سے خدا سب گناہ مٹا  
کرتا ہے اور صفا سے مردہ تک کی سہمی کے کوشش جنت نصیب کرتی ہے خدا  
کی رحمت سے قرب کر رہی ہے۔ علاوہ ان سب امور کے وہ جو **غلاف**

بیاہ ہے **خاند** **کعبہ** کی پناہ ہے اوس کی کبارفت و عطا  
سے عجب سطوت و ہیبت ہے دیکھنے کے ساتھ ہی آدمی پر بیباک ہو جاتا ہے  
کہ وہ نون کہتا ہے تمام غلاف پر **لا الہ الا اللہ محمد الرسول**  
**اللہ** اور **جبریل** **حکیم** **الہ** ہے۔ اور وہ میان میں کوہ پر بلند ایک ناست  
چاروں طرف سوئے کے تار سے یہ بنا ہوا ہے۔ حجر اسود سے درمیان تک بائیں طرف  
بیم ہے قل صدق اللہ فالقیہ امیہ ایہا ہم حنیفا و کانت  
میرا الشریکین ان اول بکت و وضع للناس للذی بیکہ مبرا کا و ہد  
للعالمین فی آیات بینات مقام ایہا ہم و من حجلہ کان امیام  
اللہ موقا لانا العظیم۔

یوحنا میں سونیکا چاند بنا ہے اوس میں ہی کچھ کہتا ہے اور اوس کے بعد سے رکن  
یمان تک یہ کہتا ہے۔ واللہ علی الناس حجر البیت مر امیہ طکر الیہ  
سید لا و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین قل یا اهل التما  
لے تفرؤن یا بات اللہ واللہ شہید علی ما تعلمون صدق اللہ

مَوْلَانَا الْعَظِيمِ اور رکن پانی سے درمیان تک یہ ہے اِذْ لَوْ لَا اَبْرَاهِيْمَ  
 مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَا تَشْرِكَ بِي شَيْءًا وَطَهَّرْتُ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ  
 وَالرَّكْعَةِ السُّجُودِ وَاَذِنَ فِي النَّاسِ يَأْتُواكَ سَاجِدًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ  
 يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۔ بعد اوس کے چاندور بنایا ہے اور اوس کے  
 بعد سے رکن شامی تک یہ ہے لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ  
 عَلَى مَا نَزَّلْنَاهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ الْأَنْفَامِ فَاكُلُوا مِنْهَا وَالْحُلُوفُ أَلْبَانٌ فَقِيلَ لَكَ الْغَضُوفُ  
 تَقْتَهُمُ وَالْيَوْفُ أَنْذَرُهُمْ وَلِيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ اور رکن شامی  
 سے رکن عراقی تک عظیم کعبہ سلاطین عثمانیہ کا نام یعنی جس پاشا کے عہد میں خلاف  
 بنایا ہے اوس کا نام دے گا ساتھ کہہ رہا ہے ۔ اور رکن عراقی سے مابین تک یہ ہے  
 وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَنَابِتَ لِلنَّاسِ وَاِنَّا وَالتَّحْدِثُ مِنْ مَّقَامٍ اَبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى  
 وَعَهِدْنَا اِلَى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ  
 السُّجُودِ وَصَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ ۔ اور درمیان سے حجر اسود تک یہ  
 ہے وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَعِيْلُ رَتَبًا فَقِيلَ  
 مِنْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ ۝ ۵

المختصر ہمراہ مطوف کے بیٹے مناسک عمرہ واکبر اور بال سر کے مناسک فارغ البال  
 ہوا مگر دل کو کیا کہوں کیا اوس کا حال ہوا جی چاہتا ہے کہ رات و دن اوس کے در پر  
 کہے رہے یا دہلیز پر پڑے رہے ۔ ظہر عصر مغرب عشا کی نماز اس گنہگار نے وہیں  
 ادا کی اللہ اکبر یہ جماعت ہے یا قدرت خدا کی نہاروں کا کیا شمار لا کہوں مقتدی اور مجاہد  
 نور خدا ہر وقت جلوہ گر رہتا ہے ۔ رحمت خدا کا اثر رہتا ہے ۔ آدمی کیا یہ توفیق توں کا  
 عبادت خانہ تھا ۔ جو وقت ملک عدم میں سالار مانہ تھا وہ توں نے خدا کے حکم سے

یا قوت و عمل کا بنایا تھا اور سوقت حضرت آدم علیہ السلام نے وجود ہی پیدا ہوتا نام اوس کا  
 بیت المعمور تھا مکان سر بالا تھا آسمان پر موجود تھا دنیا سے مفقود تھا حضرت  
**آدم علیہ السلام** زمین پر آئے۔ جناب الہی میں زبان پر لائے  
 کہ خداوند احب طرح میں بھیج وہیل ملائکہ کی آسمان پر سنا تھا یہاں نہیں سنا اور نہ کوئی  
 طواف گاہ رکھتا ہیں حضرت **جبرئیل علیہ السلام** کو حکم ہوا کہ  
 جاؤ اور کہو۔

شعر

بیندہ و مشنودہ کسے و یگر نہ | بوسم و بصیر چون من بیندہ و مشنودہ کو  
 خیر بہتہا مئی قبول ہوئی و مراد بہتہا مئی حصول۔ حضرت جبرئیل سے ارشاد ہوا ہمراہ حضرت  
**آدم علیہ السلام** کے جاؤ اور نشان کعبہ بتاؤ وہ آئے اور اپنا پیریزو  
 ملا تہ زمین سے متصل ساتویں طبقہ کے بنیاد نکالا اوسکے اوپر سے یہ بنیاد ڈالا اور  
 فرشتوں نے بڑے بڑے پتھر کہ ایک ایک پتھر کو تین آدھیں آدھیں نہ اوہنا سکین کوہ  
 لبنیا اور طور زیتا اور طور سینا اور جوہی۔ اور حرا سے لاکے بہر دیا اور وہ بنیاد بین  
 کسے برابر کر دیا اور سوقت حق تعالیٰ نے بیت المعمور کو زمین پر اتارا اور اوس بنیاد پر رکھا۔  
 اور حضرت **آدم علیہ السلام** کو حکم ہوا کہ اوسکا طواف کرو اور  
 اوسمیں نماز پڑھو اور مجھے یاد کرو۔

شعر

چو آن گوی یا اللہ گوئسم کہتیک | این بندہ نوازیہا خبر حضرت مارا کو  
 اور یہ گہر دقت طوفان **نوح علیہ السلام** تک موجود تھا و دقت طوفان  
 کے پہر آسمان پر گیا اور مکان کعبہ معظمہ کا مانہ ایک تو وہ بنا

تمام زمین سے ممتاز رہا یہ نبی اور کا اعزاز رہا یہ تثلیث علیہ السلام  
 بن آدم علیہ السلام نے تمیز کیا مگر صاحب نفس عزیزی نے تحریر  
 کیا کہ اس روایت کا ہندان اعتماد نہیں کہ اس وقت شہر مکہ معظمہ آباد نہیں کچھ  
 حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل  
 علیہ السلام نے لگ لگایا تو رکن حجر اسود سے رکن عراقی تک  
 تین گز گز طول اور رکن عراقی سے رکن شامی تک بائیں گز عرض اور رکن شامی سے  
 بائیں رکن بانی اکتیس گز اور رکن بانی سے رکن حجر اسود تک بیس گز قرار دیا اور بلند  
 کعبہ کی آسمان کی طرف تو گز کیا اور چیت نہیں بنایا یہ سنی ائمہ اولاد علیہم  
 بیٹے لاؤ بیٹے آدم بیٹے سام بیٹے نوح علیہ السلام نے  
 بنایا یہ رہنے والے مکہ معظمہ کے تھے جبرہہ اولاد و تحطان ابن عامر ابن  
 فرخندہ بن سام ابن نوح علیہ السلام نے تمیز کیا یہ فضی بن کلاب نے جو پانچویں  
 نبی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے سے بنایا اور چیت بنائی آجور کی ڈالیوں اور دھوم کی لکڑیوں سے پچھلے  
 قریش کے نے بنایا جب حضرت یحییٰ بن خذافہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم چیں برس کے تھے اور بعض نفیس شریک کام کے  
 تھے لیکن قریش نے چار پانچ چیزوں میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ  
 علیہ السلام کی بنا سے خلاف کیا ایک تو آسمان کی طرف تو گز بڑھایا  
 اب انہار گز بلند ہوا جب آدھ ہوا۔ دوسرے طول بن سات گز کم کیا کوا  
 اتنا مال طیب اونٹنہ پاس نہ تھا کہ سب بنانے کو کفایت کرتا۔  
 تیسرے کعبہ کے اندر لکڑی کے ستون و وصف کھڑے کئے ہر صف میں تین تین



تھوڑے لمبے کیا باب کعبہ کو دروازہ لگانے کے واسطے۔

ایک چوبیس اند کعبہ کے متصل رکن شامی کے زینہ بنایا اور جانے کے لئے۔ یہ  
آئیں بن مزاع ہوئی حج اسور کہنے میں۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اپنے محلہ کی طرف رکھ  
آخراں اور قرار پایا کہ جو صحیح کو پہلے حرم شریف میں داخل ہوئے اوسے یہ

انتیاء حاصل ہوئے آخر پہلے حرم شریف میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

داخل ہوئے آج میں ہی کمال ہوئے سب نے عن کی جھڑپ آپ کا جی چکا

نفس کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نفس کیا منہ کی طرف کہ اب تک اوسطیف ہے اس کا ہم لوگوں کو شرف ہے

آپ کی فطرت میں ہم لوگ منہ کے اور وہاں کے دونوں برابر ہیں۔ آپ کے

رحمۃ للعالمین ہونے کے آثار میں ہیں۔

### شعر حضرت عوث پاک

لطیف اور متینک ہر چو بود ہر نیک و بد راست می ماند بر آن سبے کہ سازندش و نیم

پہر بنایا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے موافق اوس حدیث

کے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی اور عظیم کو داخل کر لیا اور دودھ دیا

ایک شرفی اوس کے مقابل غریب اس واسطے کہ خرابی آگئی تھی و دیاروں میں آتش اور

مجاہد سے کہ مارے تھے جمل ابو قیس پر سے حصین بن نمیر نے کہ ہر جا ہوا نیک

بلید کا تھا و عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو آیا تھا اور یہ کی موت کے

بہاگ گیا اور مصنون حدیث کا یہ ہے کہ ایک روز رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو

کعبہ کے پاس لے گئے اور فرمایا کہ دیکھو قریش تمہاری قوم نے دقت بنا کے کعبہ کے  
 قواعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خلاف  
 اختیار کیا وہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بنا لیجئے۔ حقایقہ  
 سابق فرما دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ قوم تمہاری ابھی اسلام میں آئی ہے۔ تہوار  
 دن سے ایمان لائی ہے۔ اگر میں کعبہ کو گراؤں اور قواعد ابراہیم پر بناؤں تو طعن  
 کی راہ سے کہنے لگا کہ آپ نے یہ ایجاد فرمائی۔ اس قدر زمین کعبہ میں ایڑاؤ  
 فرمائی اگر یہ حیل نہ ہوتا تو البتہ میں اور قواعد ابراہیم علیہ السلام کے بناتا اور وہاں  
 زمین میں لگاتا اور دودرہ کرتا اس گہر کا ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب  
 کی طرف

## شعر

آہن دوست زہر رزہ خود را بہ شما بنہو | در مشرق و در مغرب یک بندہ بنیا کو

پہر بنایا حجاج بن یوسف نے عبد الملک کے حکم سے مگر کسی قدر حباب  
 شامی رکن کے بنایا قریش پر بلند کیا اور زمین کعبہ کو بڑے بڑے پتھر دن سے بہرے  
 دروازہ مشرقی بلند کیا اور دروازہ غربی بلند کیا اور یہ بنائے ۱۰۰ ہجری میں واقع ہوئے  
 آسوقت سے عہد سلطان مراد بن احمد خان تک تجدید بنا کی واقع نہونی مگر ترمیم  
 اور اصلاح بنائے حجاج کی البتہ ہوتی رہی اور علامہ فقہستانی نے شرح  
 مختصر وقایہ میں لکھا ہے ببت اللہ میں دو خیمیں تلیں اور بہترین طول اونکا  
 انہارہ گز اور عرض پندرہ گز بہر بنایا سلطان مراد خان  
 نے جب ۱۰۵۰ ہجری میں سیل نے اکب طرف کی دیوار منہدم کی اور باقی مکز و کڑین  
 چنانچہ سب دیوار اونکا کام بہت استحکام کے ساتھ بنوایا۔ اور سنہ اکبھار ۱۰۷۱ ہجری میں

تیار کر لایا اور تقاریخ میں ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد میں امام  
مالک رحمۃ اللہ سے استفادہ کیا تھا کہ اگر فرمائے تو کعبہ کو بطور اس  
النہیں کے موافق خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے بناؤں اور قواعد حضرت ابراہیم کے بجا لاؤں **امام**  
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز یہ حدیث صحیح ہے لیکن چلا آؤ گے

ہے کہ کعبہ بار بار گر لیا جاوے اور بنایا جاوے اس صورت میں بنائے کعبہ باز بھیج  
بادشاہان ہوں گے ہر ایک کو بنانے کی ارمان ہوں گے۔ آں اگر سیل وغیرہ سے خلل آجائے

تو جائز ہے کہ سلطان عہد بنائے جب سے یہ حکم ہوا ہے بڑے بادشاہ اولوالعزم  
ہوئے کیا مجال تھی جو ہاتھ نکا سکتے گردا کے بنا سکتے اور تاولایت **قصی**

ابن کلاب گرد کعبہ شریف کے کوئی گہر نہ تھا اونکی تجویز سے اونکی قوم نے گرد  
**بیت اللہ شریف** کے گہر بنائے۔ اور دروازہ نکا رخ

کعبہ کی طرف لائے۔ اور مطاف کی جگہ چھوڑ دی کہ وہ محو دور ہے اور وہی صورت  
خلافت **خلیفہ اول** رضی اللہ عنہ تک موجود رہی۔ جب حضرت

**عمر رضی اللہ عنہ** خلیفہ ہوئے سن چودہ ہجری میں حویلیاں  
جو گرد مسجد الحرام کو تھیں اونکو توڑ کر مسجد میں داخل کیا۔ یہ نعمت حاصل کیا اور قدامت

دیوار بلند کر کے روکشنی کا سامان درست دکا مل گیا اور جب حضرت **عثمان**  
**رضی اللہ عنہ** خلیفہ ہوئے سن چہتر ہجری میں بہت گہر مول کے

مسجد الحرام کو بعد استہام بڑایا اور محراب کو بھی بنایا بعد اوس کے **عبد اللہ**  
ابن زبیر نے بہت گہر مول لے کے مسجد الحرام میں داخل کئے اور دیواریں مسجد الحرام

کی **عبد الملک** بن مرادان نے بلند کئے اور چہت بنائی ساج

لکڑیوں کی۔ لیکن بنائے **ابن زبیر** سے بڑایا حرم کو **ولید**  
 بن عبد الملک نے اور بھی باخدا حشم کو حاجا واسطے لائے سنگ ہائے گران ہوں  
 اور لائے وہ لوگ بہت سے سنگ خام اور بنایا حرم کو بعد اہتمام۔ پھر بنایا  
 حرم کو **ابو جعفر منصور** نے دوبارہ آکھٹو لکھا  
 ہجری مین اور تمام کیا اوس کو ایک سو اٹھتر ہجری مین اور لکھا بہت ستون ہلاو  
 شام سے کشیتون پر دور دور مقام سے اور اتارا **حیدر کا مین**  
 وہ پتھر آورو ہائے لایا گاڑیوں پر پھر زیادہ کیا مسجد احترام کو **معتضی**  
**عباسی** نے شمال کی طرف اور کیا دارالندوہ کے حرم مین داخل کیونکہ  
 ارادہ اور نام رکھا اوس کا باب الزیادہ۔ پھر زیادتی ہوئی **کعبہ**  
**شرف کی** ایش کی طرف عبد **مقتدر عباسی** مین  
 اس زیادتی کا **باب ابراہیم** نام ہے مگر کون ابراہیم  
 پیغمبر یا کوئی حیاط شک کا مقام ہے یہاں تک کہ ایک لاکھ مین ہزار گز  
 کی مسجد ہوئی یہ صورت سات ہائے ہجری تک باقی رہی **نہال سلیمان خان**  
**یاد شاہ** روم نے **سنہ ۷۷۷** مین مسجد احترام کو ادھون نے  
 اوس کو بنوانا شروع کیا اور بہت سے ستون بدل دیا مگر اوس کے وقت تک  
 نہوئے وہ انجام اور ہوئی وہ عمارت تمام **سلطان مراد خان**  
**اوس کی بیٹے کے وقت** مین سے اگر دینے تو اندیکھم  
 اور آج تک وہ تہی ہے اور مرمت ہمیشہ بعض کثیر ہے۔ یہ تو تقویم پارہ تہا  
 بیان علمائے دیرینہ تہا اب جو صورت مسجد احترام کی بیٹے دیکھی اور دریافت کی  
 وہ یہ ہے **مسجد اکرام** مین چالیس دروازے یعنی بطور پہا

بیرونی مشہور ہے مگر دراصل بائبل پر چھینکا نام آگے مذکور ہے یہی سلام  
**باب السلام** ہے اس دروازہ پر کتاب فروشوں کا مقام ہے اور  
**باب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام**  
 مظہر ذات و اوصاف خدا ہے سلام۔

## شعر

نورات و صفت و اسم چون خلق نظر کرد | ہر کون اید بگر کاں مظہر انشا کرد

تیسرا باب عباس رضی اللہ عنہ چوتھا باب

**علی کرم اللہ وجہہ** چار دروازے شمال اور مشرق کی طرف

نمایان ہے اور اسی طرف حجر سود مشرق کے گوشے پر چپان ہے چاروں طرف

اوسکے سونیکا حلقہ ہے بیچ میں بقدر یک باشت کے کچھلے دیوے بوسہ کا خانقاہ

ہے اور اس طرف سونق کبیرے اور نہایت دلپذیر ہے چوتھا مقام

**ابراہیم علیہ السلام** ہے اوسکا اس طرف مقام

یہاں ایک تختی پر بخط نستعلیق ارقام ہے **والتخذی من مقام ابراہیم**

مصلے۔ اور یہ پتھر زمین سے آٹھواں حصہ گز کا اونچا اور چاروں طرف سے مرنے

تین حصہ گز کا ہے اور بیچ میں دو ٹون قدموں کا نشان بنا ہے۔ اوسکے گرد ہتھیر

چاندی کا لٹکا ہے۔ اور حق قابون کے نشان کا چاندی کے پتھر سے نیچے تک سارے

سات قیراط ہے۔ گز شرعی جو بیس قیراط کا اور قیراط چھ جو کایں تہائی گز سے

آدھا قیراط کم ہوا اسی قدر نقش قدم ہوا۔ اور چاروں طرف اس پتھر کے چوتھا مقام

اوسکا مقام **ابراہیم علیہ السلام** نام ہے لکڑی کا جو کھٹا لٹکا ہے اوس پر صندوق گنبد دار بنا ہے۔ اوس پر غلاف اطللس یا زلف کا چڑھا

اوسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون ہفت دہات پر کھڑا ہے نیچے کے پتھر سونے اور لاجورد وغیرہ سے منقش بنائے ہیں۔ بہت زیب و زینت سے لکھا ہے۔ ہین اور اوس پر سید کے تختہ کھنڈا کر منبج رکھ دیا ہے بڑی جہد و جد کیا ہے۔ اور گردا وں ستون کے چار شاکی ہفت چوٹ کی یعنی متیان جالی وار ہے اور اوس کے آگے ایک مکان پتھر کے ستون پر طیارہ اور سکانام ادا نہ حلف ہے یہی شافعی مصلیٰ از زمانہ سلف ہے اور اصل مقام ابراہیم کے یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش مخروہ سے نجات ہوئی۔ ہارون اور اس کے چچا سے ملاقات ہوئی۔ اوس نے اپنے بیٹے سارا کے ساتھ نکاح کر دیا مٹھوڑے دینے کے بعد خاتن مذہبی کے سبب انہیں اور حضرت سارا دو وزن کو باہر کر دیا۔

آگرچہ ان لوگوں نے کہا

### شعر

ایں چہ سمت بانٹا ہی میر جم الضافی بدو	بر من مکین ستم باو سحران یاری گنی
---------------------------------------	-----------------------------------

مگر اوس نے نہ مانا خیر چلے اور حضرت سارا نے اس کے ساتھ عہد کیا کہ میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گی البتہ بلکہ تم ہی فرمانبرداری کرو۔ ہر امر میں نافرمانی کرو۔

ابراہیم علیہ السلام نے ہی عہد کیا اور سبکی سوا حضرت لوط علیہ السلام کے کوئی ساتھ نہ تھا نوح مصہرین ہی پہنچے وہاں ایک پادشاہ ظالم تھا سبکی عورت خوبصورت دیکھتا ملیا۔ اور ٹوٹ کر مار ڈالتا تھا۔ جان اوس کا تن سے نکالتا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنا تو اسے اور حضرت سارا سے کہا کہ اگر پادشاہ تمہارے لئے کو آدین تم مجھ کو بہانی بتانا المؤمن اخوة کی نظر سے حیلہ شرعی سنانا۔ آخر

پیادے آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا  
 کہ یہ عورت تمہاری کون ہے حضرت نے کہا کہ خواہ مخواہ میں بس پیادہ اٹکوا چھوڑ گئے  
 اور حضرت سارا کو لے گئے ظالم نے چاہا کہ اس کے ساتھ ہے اور بی کرے اور ہونے  
 کہا کہ اتنی بھلت و سے کہ تین ہمارے ہونے کا خیرہ لون کچھ عبادت کر لون اس نے  
 اقامت اور پشت منگوایا اور وضو کر دیا وہ نماز پڑھنے لگیں۔ اس نے چاہا نماز ہی میں  
 ہاتھ نکاؤن ایک ہاتھ لکچا یا شل ہو گیا۔ دوسرا ہاتھ بڑایا وہ بھی شل دل ہو گیا۔  
 تین بار بھی ماجرہ لڑا جو پتی بار کو لگو بلا کے کہا کہ یہ زن جنت سے نکلا وہی میرے  
 سامنے سے نکلا اس طرح **ہاجرہ** کے ساتھ ہی کہ قوم قبطیوں سے  
 لایا تھا ماجرہ لکڑا اٹکوا وہی انہیں کو دیدیا حقیقت میں حضرت ہاجرہ ہی ایک پیغمبر  
 کی دختر تھیں۔ اگرچہ اس ظالم کے نزدیک شل لونڈی کے بظاہر کمتر تھیں۔  
**حضرت سارا حضرت ابراہیم علیہ السلام**  
 کے پاس آئیں اور حضرت ہاجرہ کو ساتھ لائیں۔ حضرت ابراہیم نماز میں  
 پوچھا کہ کیا لکڑی۔ کہا کہ خیر سے عجیب سیر سے۔ خدا نے ظالم کے ہاتھ کو کوتا  
 کیا اور ایک بی بی بطور کنیز میرے ہمراہ کیا۔ **حضرت ابراہیم**  
**علیہ السلام** نے واپس ہی روانگی کی عزیمت کی ملک  
 شام کی لوگوں نے بہت اطاعت کی اور بڑی فارغ البالی حاصل ہوئی۔  
 غلام مویشی مولیٰ اور ہر چیز خانہ داری کی کمال ہوئی۔ تب حضرت **لوط**  
**علیہ السلام** کو سند و کم کی طرف بھیجا۔ اس درمیان میں حضرت  
**سارا** کو اشتیاق فرزند ہوا حضرت **ہاجرہ** کو یہ خبر دیا کہ اس  
 امر سے حضرت ابراہیم کو ابساط و وحید ہوا اور حضرت

**حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ**

سے پیدا ہوئے اور حضرت سارا خوشی کے آثار پیدا ہوئے۔ ایک روز حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بوسہ

دیا حضرت سارا نے دیکھ لیا غصہ میں آئے کہا کہ ابھی ان دونوں کو ایسے مقام

پر چھوڑاؤ کہ سوائے پہاڑ کے سایہ اور پانی نہ ہو۔ آب دوانے کی نشانی نہ ہو۔ اور خدا کا بھی

حکم ہوا کہ جو سارا کہیں کرو مجبور و مذکور کے چلے اور جہاں کعبہ ہے

پہنچے حکم ہوا خدا کا کہ ان دونوں کو اسی زمین پر چھوڑ جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام

**علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام**

اور اونکی ماں کو ایک درخت کے نیچے جہاں آب زمزم ہے چھوڑا اور غومونہہ موڑا اور سوقت میں

کعبہ محض غیر آباد تھا تاؤ دم نہ آدم نہ اوتھا۔ زنبیل کھجور کی اور کچھ روئیاں تنور کی و ایک

مشک پانی دے کے پہرے جانے کے وقت حضرت **ہاجرہ** نے اٹا پوچھا

کہ تم چھوڑ پائی اسے چھوڑے چلے ہو یا حکم خدا سے مونہہ مڑے جاتے ہو حضرت

**ابراہیم علیہ السلام نے کہا** حکم خدا سے اور سوقت حضرت

**ہاجرہ** نے کہہ آگے بس مجھ کو کسی چیز کی خواہش نہیں کسی امین کا شہ نہیں

بہذا خدا مجھ کو ضائع و حیران کرے گا نہیں بلکہ وہ سب طرح کا سامان کرے گا پس جب تک

کھجوریں وغیرہ پانی نہیں حضرت **ہاجرہ** کہا یا کین اور حضرت اسماعیل

**علیہ السلام کو** دودھ پلا یا کین جب سب چیزیں تمام ہوئیں اور تنگ

دو نوں پر تاس ہوئی مجبوری اپانی کی طالب ہوئی۔ کوہ ہارے صفا و مروہ کے درمیان

جو سیلین اخضرین اور کسی قدر میدان ہے۔ دونوں جہتی دور سے کہ حضرت اسماعیل

نظر آتے رہتے دو تین ورثہ آہستہ چلتے ہیں۔ چونکہ خدا کو فی الواقع خاطر واری حضرت ہاجرہ



اور حضرت اسماعیل منظور رہی کیونکہ اونہیں کے صلب سے خلقت نئی مبرور رہی  
اس سبب سے جو کام یہ لوگ کرتے ارکان دین میں ہو جاتے جطرح صفامروہ میں  
سعی کرنا میلین اخضر میں دوزن ناقربانی کرنا منامین شیطا نکو تہر مارنا۔ خیر اس طرح  
سات بار صفامروہ تک گئیں کہ بطن الوادی میں دوزین اور اوپر آستہ چلین جب توین  
وہ تک گئیں ایک آواز آئی کہ اذیت مت کر۔

## شعر

عجم محمور از یحیی ملک از انقلاب  
گاہ گاہ سے سے کنم ہر وقت عتاب

چون ترا سلطان گرفت اندر پناہ  
تاکہ حسن و ناد با ما کم کنے

یہ آواز شک بیٹے کے پاس آئیں۔ دیکھتی کیا ہیں کہ ایک فرشتہ اوس زمین پر پہنچا  
آب زمزم ہے پیر یا انڈیسی مار رہا ہے اور پانی میں جاری ہے۔ یہ قدرت باری ہے  
**حضرت ہاجرہ** نے آس پاس اوس کے مٹی سے جلوت بنایا

اور فرمایا زمزم یعنی شہر ورنہ ہو جانا ایک دریامہ خیر پانی بیٹے کو پلایا اور آپ پیا اور  
شک کو بھی اوس سے بہر لیا کہ مبادا پانی خشک ہو جاوے یہ پر تعلیف کی لذت آؤ

یا یعنی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے  
ہوئے جرہم نے منہ اپنی قوم کے حکام حضرت ہاجرہ

رضی اللہ عنہا کے دمان پرودہ باش اختیار کی اپنے بیٹے کا نکاح حضرت  
اسماعیل علیہ السلام کے کر کے بہت افحاش کے آثار

کے گوشت و آب زمزم سے اوقات بسر کرتے تھے۔ یونہی شام بھر کرنے لگے  
اس درمیان میں حضرت ہاجرہ نے انتقال کیا اس عالم ارتحال کیا

اور وہاں حضرت سارا سے حضرت اسحق پیدا  
 ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 حضرت سارا کی اجازت سے اس شرط سے کہ گھوڑی سے  
 نہ اتریں حضرت اسمعیل کے ملاقات کو آئے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا جوان ہے وہی  
 بھی کر لی ہے۔ خانہ داری کا سامان ہے لیکن اوس کی مام گئی ہے دنیا سے گذر گئی  
 ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام مکان پر گئے  
 اوس وقت حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار کو گئے تھے  
 اونکی بی بی کو دستک دے۔ وہ بد پریش خیر و عافیت حضرت اسمعیل علیہ السلام  
 کی کیفیت معیشت دریافت کی بی بی نے کہا بہت تکلیف سے بسر ہوتی ہے  
 حضرت کے فقر فاقہ سے پس گذر ہوتی ہے حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام نے کہا جب تمہارا شوہر آوے ہمارا سلام کہنا بعد  
 اوسکے یہ کلام کہنا کہ جو کہتے تمہاری خراب ہے بدل ڈالو۔ اپنے مکان سے نکالو  
 حضرت اسمعیل علیہ السلام جب شام کو آئے اور انکے بی بی نے  
 یہ احوال سناے۔ سننے بی بی کو طلاق دے گہرے نکال دیا اور دوسری عورت  
 کو اسی قوم سے نکاح میں لیا تاہر بعد مدت کے حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام آئے اور حضرت اسمعیل  
 علیہ السلام اوس مرتبہ بھی شکار سے تشریف نہ لائے۔ دروازے  
 پر آئے آواز دی وہ بی بی انکل آئین اور عرص کی آئے اور بیٹھے اور فرماتے  
 کہ میں آجکا سر اور وارہی و مہوؤں۔ گرد و غبار صاف کروں۔ آپنے فرمایا کہ  
 مجھکو حکم گھوڑے سے اترنے کا نہیں۔ یہاں منشا تہرنے کا نہیں۔ وہ بی بی

ایک جزائر اور تھاملائے ۔ اور تڑپ رہا ب کے آئی اوس پہر پڑھیں اور حضرت  
نے ہی اپنا قدم مبارک اوس پر رکھا بی بی نے خوب سر کو دھویا اسی آٹنا میں حضرت  
ابراہیم علیہ السلام احوال پرسی کرنے لگے بی بی نے  
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بہت سی توہین  
کی اور سمیٹ کی جانب سے خدا کی تعریف کی ۔ اور کہا کہ ۔

## شہ

خدا سے گویا موندہ میں آن سلطان بالظہم  
کہ برونگاہ میں ہر گہ کہ موائی ترا یلاست  
حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور حضرت  
سے گفت کہ گویا کہ جب تمہارا شوہر آئے ہوا اسلام کہنا اور یہ پیام کہنا کہ تمہاری  
یہ چوکت بہت اچھی ہے اس کو بہت اچھی طرح کہنا ۔ جب اسمعیل علیہ السلام  
اور انہوں نے سب قصہ بیان کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام  
زبان پر لائے کہ وہ نبی میرے باپ تھے اور تمہاری سفارش کرتے ہیں اور  
پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت  
اسمعیل علیہ السلام کی ملاقات کو آئے اور ملاقات  
ہوئی کیجیسا کہ دن لات ہوئی ۔ اور جب الحاکم نے اباب سے کہہ نہائے گئے یہ  
حاکم خدا بجالانے لگے ۔ چنانچہ اس بارہ میں اپنی دوسری کتاب گلشن ابراہیم  
مفصل تحریر کر چکا ہوں ۔ تمامی قصہ حضرت ابراہیم و اسمعیل نظیر کر چکا ہوں ۔  
اس میں اختصار ضروری ۔ کیونکہ اس وقت صرف حالات حرم شریف لکھنا منظور  
ہے ۔ خیر جب قد آدم دیوار بن آئیں ۔ حضرت ابراہیم

**علیہ السلام فی حضرت اسمعیل**  
 علیہ السلام سے کہا کہ ایک پہر لاؤ کہ میں اس پر چڑھ کے  
 دیوار بناؤں زمین کی جگہ کا میں لاؤں حضرت اسمعیل علیہ السلام  
 پہر کی تلاش میں کوہ قیس پر گئے وہاں حضرت جبریل علیہ السلام  
 سے ملے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آؤ میں تم کو اون دو دن پہر کو  
 بنا دوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے آئے  
 تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام کی طوفانِ نوح  
 کے خوف سے بہار میں رکھوائے تھے ایک گو حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کے چڑنے کو لیجاؤ ایک کنج کھدین لگاؤ چٹنا چٹا ایک کا زمین بنایا دوسرا کچھ کعبہ  
 میں لگا یا وہ بقدر ضرورت بلند ہو جاتا تھا پہر اتر آتا تھا اور اس نقشِ انگشت  
 مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نمودار  
 ہے اب تک مقام ابراہیم پر آشکار ہے۔ بت آؤ اس پہر کو سامنے ذیل فرماؤ۔

### شعر حضرت غوثِ پاک

من سجدو آخر از ہر جانب موثر اشم روز شنب	والا از ہر جانب سجدو غلیل اللہ کو ہم این
---	--

یعنی **باب کعبہ** ہے اس طعن و بلین کے کنارے دو گز زمین اندر  
 مطاف ہو وہ ایک بانٹ تھپے واسی بین نگارہ وغیرہ کار کہا جانا بلا اختلاف ہے  
**چاہ زمزم** ہی اسی جانب اوسپر ایک مکان گنبد دار ہے و ملکیت  
 اویچی سنگ مرمر کی لوہے کا کھڑا ہے۔ اور چار گریبان اکابر گریبان شاہ  
 سرباز و ہم کی اور ایک بابو شاہ کھڑا ہے کی اور ایک بابو شاہ کھڑا ہے

جو بھی اللہ سے یعنی پانی ملائمت فی سبیل اللہ ہے وہ نمون گریان علیہ السلام  
**سید المرسلین** کو جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں  
 ہیں سید ہیں اصل زعفری اویسی ہیں اور مونی اپنے عہدہ قدیم پر سرفراز ہیں بہت ترنگ  
 مطوت و آدمی بھی بہت معزز و ممتاز ہیں وہ گری جو ہشتیوں کو صاف ہے اوس سے  
 پانی بہ بہر کے حاجیوں کو پلاتے ہیں کچھ بطور لند پاتے ہیں اور لوگ انہیں سے  
 مول لٹکے سبیل رکھتے ہیں۔ گو پاک آخرت میں اپنے لئے آب کوثر و شراب ملے سکے پانی  
 کی سبیل کرتے ہیں۔

### تعب حضرت غوث پاک

در محضت تجویح میدہد خبام ملور کے بادہ دار و رنگ بوز جام و آریفت

اور شمال کے کونے پر مسجد الحرام مروہ ہے اور حنین  
 شریف اور زینہ کعبہ کے دروازے کے اوٹا  
 کے دن اور بہت لوگ اندر جاتے ہیں چوب آریہ میں کھلا کان اصنا اسن  
 پاتے ہیں اسطیق زمزم کے نبل میں رکھا ہے اور مدنی  
 شریف کی طرف دو تین گرا آگے بڑھ کے ایک دروازہ بند ہے وہ بھی تو ہم  
 باب السلام ہے اور باب بنی شیبہ بھی نام ہے۔ اور اسطیق و قیہ  
 حواج کے بشکاف تمام ہے۔ قیہ میں مقد و کثریان سلطانی بس پیش ہا بہتی  
 ہیں ولایک ہی چال ہی چلی ہیں حسب ساتھ بختی ہیں عرب کے قاعدہ ساغ ایمنی  
 کھڑی کا اس پنج کا ہے۔ یعنی یہاں صبح سے شام تک بارہ علیہ شمار کئے جاتے  
 ہیں اور رات کے بارہ علیہ گنو جاتے ہیں اہل مذہب و حق و شریف  
 آتے ہیں۔ اسی چال پر کھڑی کو دکھاتے ہیں۔ اور جو چوٹا تہ ہے کہتے ہیں ہیں

**حضرت صَلَّی اللہ علیہ وسلم براق**  
 سوار ہوتے تھے۔ معراج کے جانے کے لئے تظاہر ہوتے تھے بالفعل وہاں کتب خانہ  
 بادشاہ ہے آؤ وقت لوحہ اللہ ہے۔ جو کتاب چاہئے جا کر دیکھ آوے۔ لیکن باہر  
 نہ لاوے۔ سبحان اللہ و بحمدہ زہر شہمت اوس شخص کی جو ایسے متبرکات کی زیارت  
 کرے۔ اور ایسے مقام عظیم میں عبادت کرے اور **باب عباس**  
 رضی اللہ عنہ کے برابر باہر کی طرف میل سبب لضب ہے اور اس کے  
 دوسری طرف دوسرا **میل لضب** ہے۔ اور باخجوان دروازہ  
**باب المیت** اور قیاباب البغلہ اور سالوان **باب الصفا**  
 اور آٹھوان **باب الحجا** و اور نوان **باب الشریف**۔ اور دسوان  
**باب حاکم الحدید** اور گیارہوان **باب اہمائی**  
 یہ سالون دروازے مشرق اور جنوب کے درمیان میں واقع ہیں۔ اور مشرق کے  
 کونے اور باب المیت کے درمیان میں **میلن اخضرین** دوسری  
 جانب ہے یعنی میل سبز چاہے سہی **صفا مرقہ** کے وقت دوڑے گا  
 وہی نشان و آثار ہے۔ اور باب الصفا کے مقابل راہ کے اوسط طرف تعمیر  
 جبل صفا کا نشان ہے۔ کیونکہ اہتمام مکان و دوکان ہے اور صفا سے مردہ  
 تک پانویں قدم کا طول ہے۔ اسی میں سعی کرنے کا معمول ہے اور باب  
 الحاکم النجید کے مقابل **لنکر خانہ سلطانی** ہے اور تمام مساجد  
 کے لئے شور بار دینی اور پانی ہے۔

**شعبہ حضرت غوث پاک**

کے حساب آن کہ اگر دست شاہ	کو حوزہ از مطبخ شہ نان و آب
---------------------------	-----------------------------

اور اسطرح مصلیٰ حنلی ہے اس مصلے کے بائیں میں بت لات  
ٹوٹا ہوا ہے۔ آسودت سب کی آلائشیں بڑی ہیں اگرچہ وقت جہالت کا بڑا ہے۔

## شعبہ حضرت غوث پاک

گوشہ نو کر شد اسو خواجہ و گردنہ سجدا می | نے کذبت سجدا می خداوند اقرار

باب ہوان باب الوداع اور تیرہواں باب ابراہیم  
بتیل کے حرف بنائے ہیں اس دروازہ پر لکھا ہے ہین قال اللہ  
تعالیٰ ولیوفون مذورہم۔ ابراہیم ایک جیٹ  
تہا دیوان رکڑتا تھا اسی کے نام پر یہ دروازہ مشہور و آباد ہے نہ کہ حضرت ابراہیم  
علیہ السلام سے مراد ہے اور چودھواں باب الداودیہ اور نیرہواں  
باب حمراہ اس دروازہ پر لکھا ہے و اما مولیٰ و العزیز لله فان  
الحیث یوفیٰ فیما لیس من الہدیٰ و لا یخلفوا و سکتہ حتیٰ یبلغ  
الہدیٰ۔ یہ چار دروازے جنوب اور مغرب کے گوشے پر و نیز اسطرح  
سوق صغیر ہے اور مصلیٰ مالکی ابھی اسی طرف حرم  
میں تعمیر ہے سو لہذاں باب العلیق سترہواں مدرسہ  
نہایت ہے یہ بھی نہایت بے نظیر ہے۔ اور آٹھارہواں باب  
السیطیہ اور انیسواں باب قبطی ہواں باب النبیادہ  
الکبیراں باب المحلیہ بائیسواں باب مدرسہ  
سلیمانی یہ ساتوں دروازے مغرب اور شمال کے درمیان ہے اور اسی  
طرف مصلیٰ حنفی یہ دو درجہ کا مکان ہے۔ اور عظیم اور

**میزاب رحمت** ہے یعنی پر نالہ بیت اللہ شریف کا جو حجاز ہے  
 آب رحمت ہے۔ اس حساب سے بائیس دروازے ہوئے ہیں۔ اور اگر ایک ایک  
 طاق گنا جاوے تو چالیس دروازے ہوئے ہیں۔ جسکے شوق میں لوگ پناہ وطن  
 اور عیش عشرت چھوڑ کر باریاب ہوئے ہیں۔

## مشق

عیش و تن و جان دل از گداز عشقت | عشرت نوزان کروں از گدازے دیگر

اور در میان بین باب الصفا اور باب السفا ہے و ایک دروازہ اور باب الخوش  
 بنا ہے اندر حرم شریف کے کہیں چہرا والاں ہے اور کہیں تہرا والاں ہے۔  
 سب والاؤں میں چار سو بیالیس در ہیں۔ اور چہت کڑی ہے اور نیچے والاؤں  
 حجرے بنتے ہیں۔ اون میں سب لوگ رہتے ہیں۔ تین سو سات ستون سنگ مرمر  
 کے بہت موٹے اور بڑے اور سیر محراب کے کڑے اور ایک سو ستائیس ستون دوسرے  
 دوسرے پتھر کے بہت خوشنما و ہر جگہ قطع چورے کے نہایت زیبا عجیب عمارت  
 اور لطف کا مکان ہے تمامی لوازمہ شیش آلات و کارخانہ سلطان ہے سب  
 ستون پائنتو چوبیس ہوئے اور بنو بآ اور شاہان عرض حساب قدم دو سو چوبیس قدم ہوئے  
**مشق** اور عرض با طول تین سو قدم کا جبکہ کسر تقریباً **مقدار**  
**پائنتو قدم** جملہ مع دائرہ مطاف اور خانہ کعبہ ہوا اسکے اندر دائرہ مطاف  
 کا ایک سو قدم کا دورہ متصل بیت اللہ کے اور اکتیس قدم کا عرض ہے اور تمام  
 والاؤں میں مع دائرہ مطاف کے تین ہزار گاندیاں ہمیشہ رات کو روشن رہتی  
 ہیں۔ اور ایام صیام میں تو ہزاروں زیادہ جلتی ہیں۔ اور جگہ میدان پر اچھا تیار



ہزاروں تیلی گلاس رکھتے ہیں۔ سلطان کی طرف سے صد ناخواجه سرا وغیرہ  
مقرر ہیں۔ صبح کو صفائی شام کو روشنی تمام کرتے ہیں۔ باقی اور ہر طرح کا  
انتظام کرتے ہیں۔ مطابق کے وارہ میں سنگ مرمر کا وحشیہ میں سنگ مرمر  
سنگ مرمر کا باقی حرم شریف میں سنگ مرمر کا فرائض طیار ہے۔ ایک شہرت  
عظیم نمودار ہے۔ اور درمیان میں کچھ زمین باقی ہے وہاں کبوتر دانہ کہاؤں میں ہزاروں  
کبوتر آؤں ہیں و اکثر نادر و عباد حیرت انگیز ہیں کہ وہ لوگ ان کی طرف کاغذ کر کو فتنہ شہر ہوں

## شہر حضرت غوث پاک

نور قیام و غلو ت غوثیہ

گوے زیادہ تان شہر میں نہیں رہتے ہیں حرم کے باہر رہتے ہیں۔ یہی اہل مکہ  
کہتے ہیں اور مہیناری سات ہیں ایک سارہ بال بچہ  
کے برابر اور دوسرا باب السلام اور باب النبی کے برابر اور تیسرا  
سارہ باب الزیاد پر طیار ہے اور چار مناسری۔ چاروں کوفوں پر  
مخمس اور مشیخ المودن وہ جو منزم پر کھڑا ہو کے  
اذان کہتا ہے۔ حیون چہ شیخ کے مونس سے اللہ اکبر نکالتا ہے۔ کیس ساتون  
موفوفون نے اذان شروع کر دی وہ اور چہ عید کرنا پہ در و نہ ہوتا وہ اولی  
خوش آوازیان۔ اور وہ اولی دم سازیان سلا شہر گونج اٹھتا ہے۔ ہر ایک  
اللہ اکبر کہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ ایسی اذان کہتے ہیں کہ فرشتے حیران رہتے ہیں بعد  
اذان کے ان کا اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا الَّذِیْنَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوا لَسَلَامًا۔ کہنا دل کو محو جمال محمد کے

صلی اللہ علیہ وسلم کر دیتا ہے **مدینہ طیبہ** کے  
 اشتیاق سے دل کو بہر دیتا ہے۔ یہاں حرم گلزار ابراہیم میں بھی مدینہ منورہ  
 کا خیال آجاتا ہے۔ شعر حضرت غوث پاک زبان پر آجاتا ہے۔

## ابیات

چون روم و گلستان کن خوش آسایم و	بانگ بدیل نالہ ہائے زاری آدم و دہ
جان شیریں سوز و دم چون شعر محی بنوم	زانکہ شیرینی آن گفتار یادم و دہ

اور سہیلی رات کا حال تو کیا کہوں **عبد اللہ فقیر** امام  
**شافعی** کا آنا آواز بھی خدا نے اچھی دی ہے اور کان پڑھنا پڑھنا اور  
 ایک انبوہ کنیر کا اونکے پیچھے نرمی سے آمین کہنا۔ ایک عالم کو محو کرتا ہے۔ معلوم  
 ہوتا ہے کہ اس وقت یہ جماعت فرشتوں کی ہے۔ سراپا فخر ہی نوس ہے۔ نواز الہی کا ظہور  
 ہے اس وقت کی غماز کا قرینہ ہے اور ہی کچھ نرا لہ ہے۔ ٹوہنگ نیاسی طور ہے۔  
 آدمی کو حیرت ہو جاتی ہے کہ یا رب بریت العتیق ہم دنیا میں ہیں یا جیتے جی بہشت میں  
 داخل ہو گئے۔ اس وقت کی کیفیت بالتفصیل بیان کی جاتی ہے کہ حسبِ موقت تہجد  
 کا قریب آیا پہلے سناوے اور نہا۔

## شعر حضرت غوث پاک

در دکان ہر مرد و نہی کر دشب گردی	کے شہ عالمہ شہ خواجہ سر باد و زہم بار است
بشارت داد آن سلطان تبر لیدی تہد	کہ گنج حمت رحمان شمار گنہہ گار است

اور اس کے تمام کوچہ و بازار میں اس آیت پر ہدایت ہو ندا دیا۔

اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِلَافِ الْبَلِّ وَالنَّهَارِ لَآٰيٰتٍ  
 لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقَعُوْدًا وَعَلٰى  
 صُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ  
 هٰذَا اَبَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَرْتَدٍّ اِلَيْنَا  
 فَقَدْ اَخَذْتَ وَمَا لِلظَّٰلِمِيْنَ مِنَ الْاَصْحٰرِ رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مَنَادًا يَدْعُوْا  
 لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمَنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا بِمَا نَدُّوْنَ لَنَا دُفُوْا مِنَّا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا  
 وَتَوَقَّ مِّنَا مَعَ الْاٰمِلِيْنَ رَبَّنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا حِشْيًا نَّآيُوْمَ اٰمِنًا  
 اِنَّكَ لَا تَخْلُقُ اِلَّا عِبَادًا - پس لوگ اپنے اپنے گہروں میں بیدار ہوئے بعد فرم  
 حاجت و ضرورت کے طیار ہوئے۔ اب حرم شریف کے دروازہ کھل گئے اور کہہ کیا ان  
 نورات بہر کھلی رہتی ہیں۔ لیکن کسی کو حرم شریف میں رات کو رہنے نہیں دیتے  
 ورنہ مساکین بہت خرابیاں کریں۔ جس درخشاں کیا بول و براز سے بہرین بعد  
 اوس کے ایک شخص خانہ کعبہ کے زینہ پر کھڑے حرم شریف کے پاس رکھا ہے  
 اوتھا اور شروع کیا یا **حی یا قیوم** تین بار کہے یہ کہا یا **اَحْمَد** تین  
 آیتیں یہ بھی تین بار کہے کہ **يَا حَسْبِكَ اللّٰهُ** ساتھ ہی ساتو مونوں نے  
 مدح و خوش اسمانی کے ساتھ اوکھا خیال کرنا چاہئے کہ رات کے وقت اوپر  
 آواز بلند یہ کہنا کتنی دور آواز جاتی ہوگی۔ اس سننے کے ساتھ ہی لوگ تہجد پڑھا  
 حرم شریف میں داخل ہوئے اور تہجد میں مشغول ہوئے پھر یا **اَحْمَد** تین  
 تین بار کہے کے بجائے **يَا اللّٰهُ** ایک بار کہہ یوں ہی تین تین بار کہے  
 بجائے **سَيِّدَنَا اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ**۔ اور بجائے **سَيِّدِنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی  
 طَالِبٍ**۔ اور بجائے **سَيِّدِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ**۔ اور بجائے **سَيِّدِنَا عَلِیُّ بْنُ ابِی  
 طَالِبٍ**۔

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ الصَّاحِبَةِ أَتَمَّتْ لَهَا نِزَاعُ بَابِ رَمِيْنَا  
 وَالْوَنَ فِي شَرْعِهَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِمَنْ  
 وَالْوَنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَفِيهِ الْمَيِّتُ الْحَيُّ خَالِكُهُمُ اللَّهُ فَإِنِ تَوَلَّوْهُ  
 فَأَلْقِ الْأَصْبَاحَ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حَيَاتَانَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ  
 الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْحَيَاةَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ  
 وَالنَّجْمِ قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُم مِّنْ  
 نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَوْعٍ قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ لِّقَوْمٍ يُفْقَهُونَ  
 وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَ  
 لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدِّنِّ وَكَتَبْنَا نَكِيرًا - پس اذان شروع  
 ہوئی اور حمد و مَدَن میں اذان تمام کی - اور حمد بکبر نے تکبیر  
 کہی پچھلے شافعی بعد اوس کے مالکی - بعد اوس کے حنبلی بعد  
 اوس کے حنفی - باقی اور چار وقت میں حنفی پہر شافعی پہر مالکی  
 حنبلی نہیں ہوتے - مغرب کے وقت مالکی نہیں ہوتے - جو مقتدی  
 جن میں سب کا پہنچ جاتا ہے نماز میں اتنا کرتا ہے اور سوائے حرم کے  
 جبل کعبہ جیسا کہ یہ صرف حرم میں آتا ہے جبل عمر رضی اللہ عنہ و جبل منہ ہے  
 اور انکے مقام اور سوق صغیر میں اذان - اور یہی دوسرے مساجد میں نماز  
 ہوتی ہے وہ لوگ جو عجمت میں حرم میں نہ پہنچ سکے پڑھ لیتے ہیں - فرض  
 اوتار دیتے ہیں - مگر سکین نہیں ہوتی جب تک نہ کہے  
 مَوَجَّهًا إِلَىٰ اِلْحَبَّةِ هَذِهِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ

# ہدیت در حالات حج و منا عرفات والا فصال

ابن شیبہ کی یاد دہی سے حج کے ایام قریب آنے والے کے کثرت اور اللہ  
شہر کی وسعت۔ سو اسے قافلہ ہائے شامی و مصری و فوج شاہی کے سب  
انے شہر کے مکانات و مسافر خانوں و رہا ہوں میں کہ کئی سوہن اور نگار خانہ  
سلطانی میں سمیٹے ہیں۔ آٹھ لاکھ آدمی ایک شہر میں آتے ہیں۔ اس  
برکت کو دیکھو کہ تمام زمین پر بھی دستیاب ہے۔ غلہ میوہ تو بھیا ہے۔  
یہ لطف قابل دید ہے۔ گو کالہ اچھی عید ہے۔ ہر روز جمعہ خطبہ میں مناسک حج  
تقدیم و بیانی میں پڑھا جاتا ہے۔ اوس کا اتمام و سامان بیان نہیں کیا جاتا ہے  
ہر ایک کی پوشاک صاف پاک پارہ ہوتی ہے۔ رخسار رنگ کی نام ہی اون کے عجب  
و شکم کے **میتان** کی کاغذانی **تھیتص** کی کاغذانی  
**غیاہ** دانی **سایہ** آسمانی **جبر** آبی کی کاغذانی لیکر  
بدن پر زوی۔ کیسی صوری لاجوردی۔ حرم کیا ہے کہ کلنار ابراہیم خلیل اللہ  
ہے۔ جس اللہ ہی اللہ ہے خیر خطیب جملہ شاہی مراتب علم و ماہی مراتب  
ساتھ منبر پر چڑھتے لوگ خطبہ سننے کو پڑے

جب بعد حمد و لغت و مناسک حج کی یہ  
عبادت پڑھا **اللہم اعز الاسلام و المسلمین** بھض

عورتوں کے داخلے کا دستور ہے۔ اُن ایام میں خاص خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور ہر شخص جس کی زمین داخلہ کا اُمینا داخل ہونا چاہتا ہے۔

## شعر حضرت عنوث پاک

ہر کس کہ در حق زود از سر پرستافت | ز آن رونقوان رفتن ہرگز بدر کو نگر

یہ داخلی بدوں خرچ کے عام ہے مگر خاص میں اطمینان قلبی و آرام ہے اُن ایام داخلے عام کی یہ تاریخ نو نام ہے۔ ۱۰۔ محرم الحرام۔ ۱۲۔ ربیع الاول رذر۔ سولہ ذی القعدہ۔ ۲۴۔ رجب المرجب و اول جمادی۔ ۱۴۔ شعبان العظم۔ ۲۴۔ رمضان المبارک و جمادی اول۔ ۱۵۔ شوال۔ ۱۵۔ ذی القعدہ۔

خیر بعد خطبہ جمعہ متعلقہ ارکان حج کے لوگ سامان حج میں مشغول ہو گئے۔ چوتھوں ساتویں نویں الحجہ تک قافلہ موسومہ طبارہ و رکب جو سازشوں پر مدینہ منورہ سے چلتا ہے آتا ہے۔ اسی غلبت کے سبب سے طیارہ لے کر اورٹے والے کہا جاتا ہے۔

وقافلہ شامی وقافلہ مصری و خزینہ مخصوصہ و کیسہ ہمایون بھی پہنچ جاتا ہے اُنکے معنی لفظی و اصطلاحی دونوں آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے جو کہ ویرہ سال کے قیام میں سب امور تحقیق و تہریر تدقیق کیا ہے ظاہر کیا جاتا ہے کیسہ ہمایون مراد ہے اُن کیسہ ہائے زور جو اہرات سے جو سلطان روم کے حضور سے واسطو خیرات عتبات عالیات کے پہنچ جاتے ہیں خزینہ مخصوصہ اوستے کہتے ہیں جس سے تنخواہ اُمالیان حرمین شریفین کے دی جاتی ہے۔ اور دوسری قسم کو خرچ موزون

آتی ہے۔ جسے فرزانہ دو نوچیزوں کو لیکر اراکین شاہی قسطنطنیہ شہر کے باہر نکلتے ہیں۔ سلطان روم خود غوث نفیس اونس کے ساتھ بلجا اور فارین حرمین کے چلتے ہیں اور اوس مقام عالی تک جہان پر جبہ شریف تیر کا رکھتا ہے لٹہ لف لٹے ہیں۔ اور زیارت اوس کی فرما کے پھر واپس باگاہ سلطانی میں جاتے ہیں۔

## شہر حضرت غوث پاک

پیرا میں یوسف اگر اوسے جنت فارغم  
تردہ بسوے دل ازان بند قبا مایم

شاهی قافلہ جو شام سے معہ بادشاہ و فوج لشکر کے آتا ہے اوس کے سامنے محل حضرت سیدنا قافلہ رضی اللہ عنہما کا تبر کار ہوتا ہے۔ اوس شہر اور محل زرنگار واد کی طیاری کہانٹک بیان کروں۔ زرجاہر میں عرق از پاتا مخرق۔ اس قدر زیور سے لدا ہے کہ معلوم ہوتا ہے سونے ہی سے بنا ہے۔

محل مصری اس میں لشکر مصر کے آتا ہے اس محل طلانی بن غلاف بیرو  
خانہ کعبہ کا ہوتا ہے۔ جس پر سال بد لا جاتا ہے و غلاف اندر ولی و قبر شریف کا وقت تبدیل سلطانین تبدیل ہوتا ہے و تخت روان و داد و فتون پر مفرق سواری ہیکل شاہی کے لئے ساتھ قافلہ کے رہتا ہے۔ قافلون کے پہر یوں پر یک جہا  
نصر میر اللہ فہم قریب دوسری جانب لا الہ

الہ اللہ سجد عجیب و غریب۔ غیر سیدیم غفیر نے مع افواج کشمیر  
منا و عرفات اوس جوق جوق کسی پر سوار یاں کسی پر صندوق نظر آتے ہیں  
قطار کا تار نہیں ہوتا ہے۔ راستہ نہیں چھوڑتا ہے۔ بڑا لطف تو یہ ہے کہ گھوڑا

آدمی از فقیر تا بادشاہ نہ سر بر تاج نہ کلاه نہ تنگ سر بدن پر خادیا یک ہر ایک کی باہر  
لبیات - عجز انگاری پیدا - خدا کی عظمت ہویدا -

## شعر حضرت عوثؓ پاک

جاہۂ جان چاک شد در فدا و عشق و وفا | ہر طرف صد خانہ غم گرفتہ در وادیاں مرا

اسی صورت سے **منامین** ہوئے **منام** وہ مقام ہے جیسا کہ  
حضرت خیر الانام نے فرمایا ہے **المنام منامہ منسیق** اور اسی مقام میں

حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم ابو البشر سے فرمایا تھا **اے آدم**

یعنی آؤ کر فرمایا کہ اے آدم! تجھے یہی وجہ تسمیہ ہے اب تو بڑا شہر جانیہ جبل نہر

صدۂ ۲ مکان ہزار ماطر علی و دوکان مگر بس چاروں کی چاندنی بعد حج کے میدان

صدۂ ۱ ریال کرایہ کے مکان - بس تین چاروں کے لئے اسی ملک کے لوگوں کی

ہمت و نیت ہے کہ لیتے ہیں یہاں کی لوگ کب اپنا دیتے ہیں - یہاں مسجد

**خیف** میں در کا طول در میان صحن کے قہ مقام شہد رسول مقبول ہے

اور مقام نزول سورہ **مرسلات** دوسری جانب **مذبح**

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ ہو - بعد اوس کے **مزدلفہ** مگر جیسے جیسے تو

مقام نہیں کرتے پہرے وقت و جب گہری انکریاں لینے کو قیام کرتے ہیں بعد

عرفات سے ہی حضرت خواجہ حضرت آدم علیہ السلام کی ملاقات کا مقام ہے اس لئے

عرفات نام ہے اور اس جگہ قیام قیامت میں ہی کلام ہے - یہاں ہوسے خدا کی

کام ہے -

## شعر حضرت عوثؓ پاک



رومی نے شہر کا بیخ کنی شروع کی تھی۔

مسجد حضرت کا مین حلاج نے دیکھا کہ وہ صبر و تحمل کے ساتھ یہاں تھیں۔ اس خطبہ کے لئے تمام خطباء کی روانہ کی گئی تھی۔

آج کے خطبہ کی وہ ادویہ کی طرح بیان ہو سکتی ہے۔ خلق خدا سے باور رکھنا ہے۔

اس کے لئے افسران کی بھی فوج ہے۔ لاکھوں ہندوؤں کے کوسوں تک گہری

میں۔ خیام شاہی پر تمام کھن کے طلائے۔ اہل نیابتی کی خوشنما سہ

تاکہ ان خیمہ ہنر و ہنر کے عجیب و غریب کے غروب آفتاب

خطبہ قاضی انوشیرواہ کی طرح ہے۔ بعد اوس کے تمام حلاج و افواج تو ہنر

ہنر مونی ہوئی ہنر لفظ کو کہتے ہیں۔ وہاں کے لکھنوی ہنر

آئے ہیں۔ نماز و قرب و غنا صبر کے کہتے ہیں۔ بہانہ حلاج کو بڑی احتیاط

ہوٹ و شرف کے اعلیٰ القیاس زنا سواروں کی جانتے۔ بدو کا کہنا ملنا

ایسے مواقع میں آرام دیتا ہے۔ بامدینہ منورہ کی راہ میں کام آتا ہے۔ چنانچہ یہاں منورہ

کرناتی سواران مروت کے درمیان رہیں۔ ہر ایک اس کے گھبران رہیں۔ اور بدو کے

ساتھ ایسی تالیف قلبی کہ دے لیکر کہے کہ جب چاہے چلے جب چاہے قیام کرے۔

بہان چاہے ہرے آرام کو ہے۔ چنانچہ یاد آگیا اس وقت مجھ کو مدینہ منورہ کی راہ کا حال

اور شیخ سالم سالار قافلہ کو شیخ الجبال کا کہ ایک مرتبہ نماز ظہر کے لئے میں اترتا افرات

نمازہ اپنی ساری لئے کہہ ارا بعد نماز باصرہ اسی ناظر پر مجھے سوار کیا۔ خود یہاں

اختیار کیا۔ اور یہ شخص بڑا اپنی قوم کا سردار ہزاروں جہانوں کا سالار اوس پر

یہ تابع ہے۔ مگر حضرت یہ خرچ و تیز خاطر داری۔

ایک یا بامردم مدارائے کفر از بہر است | در نہ کے پروا بود از قول بدگویان مرا

عبدالغفار خطبہ کے مفرد لغت میں اگر نکریاں جن کہ مناسبت میں داخل ہوئے سچ کہ  
شیطانوں کو نکریاں مار کر فراغت حاصل ہوئی۔ تب قربانی کی نوبت آئی۔ پس  
خدا کی قدرت نظر آئی کہ آہستہ نو لاکھ آدمی فی کس اگر ایک ایک بھی قربانی کریں  
تو کس قدر ونبہ ہوتے ہیں نہ کہ بعض سو سو چاس فوج کرتے ہیں۔ میں جیشتم تعمیر  
دیکھتا ہوں کہ ونبہ کم نہیں ہوتے ہیں۔ بعد فوج پیر زندہ ہوتے ہیں یا کیا اسرار ہے  
جو کہ گلہ کا گلہ اتنا کہ ہر ہفتا ہے۔ بعد مری حامی بعض ہوا

حمایتیں رہا جا کر مکہ معظمہ میں تاریخ ۱۰ ارذی الحجہ کو غازی الضحیٰ میں ہی شال  
ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر نما میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ابھی دور دراز نکریاں  
مارنا ضرور ہے یہی دستور ہے۔ اور نکریاں شیطان پر مارنے سے یہ مراد ہے  
کہ جنت حضرت اسمعیل کو حضرت ابراہیم فوج کو لئے جاتے ہیں انہیں مقام  
شیطان نے حضرت اسمعیل کو سوسہ دیا تھا پھر مارا وہی طریقہ اب تک جاری  
ہے۔ ہر سال شیطان کی خوری ہے۔ بارہویں تاریخ کو پھر نکریاں بھڑوا  
کے مار کر مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ وہاں ہر ایک یاجوجان فرخ حج کا یعنی طواف ازیما  
بجالاتے ہیں۔ اور فریضہ ختم حج کے ہیں۔

اول احرام باندھنا۔ کہ یہ شرط ہے۔ دوسرا وقف عرفات  
تیسرا ترتیب چوتھا ہر ارکان و مناسک کو اپنے وقت پر ادا  
کرنا۔ یا یخوان طوان الزیارسہ کرنا اب طوان الشریارہ  
کے بعد حج ختم ہوا شکر کا مقام ہے خدا کا اکرام و انعام ہے۔ اور کچھ لوگ  
حج بدل بھی اپنے عزیز اقارب اموات کی طرف سے کر دیا کرتے ہیں۔ مین چلے ہیں

خرج حج دیا کرتے ہیں اور ہندوستان سے حج بدل میں تو سیکڑوں روپیہ کا صرف ہے۔ تہوڑے میں تو ادا کرنے پر حرف ہے۔ بہتر ہے کہ وہیں کسی عرب کے لوگوں سے حج بدل کراوے اور انکی خدمت بہ دل بجا لاوے کیونکہ ظاہر اکثر دانت کے ساکنین و مہاجرین کا معاملہ کل ٹوکل پر ہے نہ مال داری و متول پر ہے چنانچہ خدا متوکلین کی جانب خطاب کر کے فرماتا ہے

### شعر حضرت غوث پال

تو زمین ہنیرم و شیر نمک و گیگ بخواہ	من کیل تو ام از من اطلب ہر چہ ستر
-------------------------------------	-----------------------------------

اور کیسا ٹوکل ایسا ہر وقت کدبہ میں روپیہ پسیا اور اوسے حال میں سب مرفہ حال خوشنور خوش پوشاک خوشحال زنانہ و مردانہ مکان میں ہر طرح کو لوازمہ و سامان گدی ٹکیہ و برے شیش پورے بہرے تھوہ و چاے و قلع سب طیار مہمانداری میں جان بچیب دل اور عجیب محبت ہے۔ بس خدا ہی کی رحمت ہے۔

اگرچہ عمننا اس کتاب میں مناسک و ارکان حج کے جا بجا تحریر ہیں مگر اس مقام پر منظر آسانی کے ایک جگہ معد مسائل ضروری و دعا کے تطہیر ہیں۔ پہلے جان لینا چاہیے اور اسے حج میں بطور فرض مان لینا چاہیے۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ احرام۔ دویم و توف عرفات۔ یوم طواف الزیادہ۔ چہارم ترتیب بایں امور ات مانی و توف مزدلفہ۔ سعی مابین صفا مروہ۔ رمی چار۔ طواف الصدر یحبل و احبات ہیں اور امور سنون یک سجرات سے ہیں۔ پس احرام کہ سب ارکان کے مقدم ہے اور اس کے عدم اوامین دم ہے۔ اوسکا یہ طریقہ ہے کہ جب ہندوستانیوں کا جہاز قریب یا محاذی یلم کے آوے۔ اوسوقت حجابت وغیرہ بناوے اور نہاؤ بعد اوس کے ایک چادر لگے سلا بانہ ہے و ایک اوڑھے۔ اور دو رکعت نماز پڑھی

اور عمرہ یا حج یا تمتع و قرآن جو کچھ منظور ہو اس کی یون نہایت کرے اللہم اِنِّی  
اَسْأَلُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّیْ - بعدہ پڑھے یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
بِرِضَاکَ وَالْحِیۡۃِ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ عِضَابِکَ وَالنَّارِ - اَللّٰهُمَّ اَحْرَمْ لَکَ شَعْرَتِیْ  
وَلَبْسَتِیْ وَدِمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطَّیِّبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَمْتَهُ عَلَی الْحَرَمِ اَبْتَعِیْ بِذَٰلِکَ  
وَجَهَّاکَ اَللّٰهُمَّ - اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اِدَاءِ الْعَهْدِ اَوْ عَلٰی اِدَاءِ فَضْلِ الْحَجِّ وَقَبْلِہَا  
صِحِّیْ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْہُمْ وَارْحَمِیْہُمْ وَقِلِّتْ  
اَللّٰهُمَّ فَکَدْ اَحْرَمْ لَکَ شَعْرَتِیْ وَلَبْسَتِیْ وَدِمِیْ وَعِظَامِیْ بعد اس کے  
کلمے عورت با واپسیت و مرد با واز بلند لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِّ لَکَ  
لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِّ لَکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعِیْدٌ  
وَالْحَمْدُ بَیْدَکَ لَبَّیْکَ وَالنَّعْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ اِلَہِ الْخَلْقِ  
لَبَّیْکَ اور یہ صد امی لَبَّیْکَ ہر وقت جاری رہے اور حجاب الہی میں عجز و انکسار  
رہے اور بعد احرام کے ممنوع ہے مرد و عورت کو سٹے ہوئے کپڑوں کا استعمال  
مگر اوڑھ لینا بضرورت جائز ہے ورنہ اس کا کہلے رہیں سر اور بال مگر درست ہے  
باندھ لینا ہسپانی یا ہندوستان میں ملواری ڈھال جائز ہے عورتوں کو موزہ و استانہ  
وغیرہ و خستہ لباس ایسے طور پر کہ نہ آوے وہ کپڑا منہ کے پاس بلکہ رہو اس کا  
نحاطہ و پاس سے لئے بنائی جاتی ہے ملک عرب میں ایک چیز برگ کچھور کی اور رہتی  
ہے اوس میں جالی کہ نظر آتی ہیں زبردست سے سب چیزیں دور کی اور نہیں درست ہے  
پارچہ معصفر زعفرانی یا خوشبو سوگندہ یا انگلے - یا حجامت بنانے - یا جنگ  
جداں و بلا بضرورت قبل قال و نیز ستکار سحرانی یا غسل صرف بنظر صفائی اور نہیں  
جائز ہے مارنا چون کا یا بلا بضرورت نہان ناخون کا اور جائز ہے مارنا مار یا کڑوم وغیرہ

جو پہنچاتے ہیں انہیں اور بہر امر ضروری ہے۔ قتل المودعی قبل الایذا اور نہیں درست ہے محرم کو بوسہ یا جماع بھی ہے قول صحیح اور اسی پر ہے اجماع اور بجا لاؤ جملہ ارکان احرام مرجع کے حیض و نفاس والی عورت مگر یہ کہ نہ کرے طواف الزیارتہ وغیرہ بدون غسل طہارت اور جبکہ ترک ہو جاوے کوئی فرض یا واجبات تو لازم آتی ہے بطور کفارہ کے یہ بات کہ قربانی کرے ایک گوسینہ بخت ادا دم یا صدقہ دے تین صلہ گندم چھ مسکینوں کو وراثت لیکہ نہ ہو سکیکو نصف صلہ یعنی دو پیسے کم یا سجالت مجبوری روزہ رکھ تین دن بتدریج یا پیہم و سجات ترک سنون یا سجات کے بھی مناسب ہے دینا کی قدر صدقہ و خیرات بنظر اس کے کہ نہ باقی ہیں ارکان حج میں کسی طرح کے نقصانات اور لحاظ رکھ کر محرم اس امر کا کہ جب داخل ہو حرم میں پڑے یہ دعا **اللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ** مَحْضًى وَوَدْحًى وَعَظْمًى عَلٰی اَنْ اَسْأَلَ لِّلّٰهِمَّ اَمْنًی مِنْ عَدَاۤئِكَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُكَ اور جب کرے خدایہ امر نصیب اور پہنچے مکہ معظمہ کے قریب تو متوجہ ہوئے بجانب خداے ذوالمنن اور لاوے زبان شوق پر یہ سخن۔

### شعر حضرت غوث پاک

تا نہ ادم بر سر کویت قدم بے اختیار	تو تیاے دیدہ سازم ناکاپا ہی خوشین
------------------------------------	-----------------------------------

بعدہ پڑے یہ دعا **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ جِهًا قَرَارًا وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا سِرًا قَاعِلًا** رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَعْدَدْتَ لَنَا لَآلِیْمًا اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلْتُكَ مِنْهُ نَبِّئْكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَآٰلِہٖ وَسَلَّم مَا اَسْأَلُكَ مِنْ شَرِّ مَا اَسْأَلُكَ مِنْهُ نَبِّئْكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

علیہ وسلم اور پڑھے یہ دعا جبکہ پڑھے بیت اللہ پر نگاہ الہم زدبتک  
 تشریفاً و تعظیماً و تکریماً و بشاراً و کھابہ۔ اور جب داخل ہوئے حرم میں  
 باب نبی شیبہ و باب السلام سے پڑھے یہ دعا پڑے اعزاز و احترام سے اعوذ باللہ  
 العظیم و بوجہک الکریم و سئلک فیہ القدیم الشیطان الرجیم بسْمِ اللہ  
 و السَّلَام علی رسول اللہ الہم اغفر لی جمیع ذنوبی و اقم لی الجواب  
 رحمتک الہم انت السَّلَام و مِنک السَّلَام و الیک یترجع السَّلَام  
 حینئذ یتنایا السَّلَام و اَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَام تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَى  
 ثَبَاتُ الْجَلَالِ وَاَلَا کَلَام بعد اوس کے شروع کرے طواف حجر اسود سے اللہ اکبر  
 کہہ کر اور پیرے سات پیہرے گرد بیت اللہ کے مکر اور کریم مرو لوگ رمل و اضطباع  
 و پڑھیں یہ دعا خانہ کعبہ کے سامنے مودب ہو کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْیَاکَ وَصَدِیْقَا  
 بَکَا یَاکَ وَوَفَا عَہْدِکَ وَاتَّبَاعًا لِّسَیِّدِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دروازہ بیت اللہ پر پڑھے یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ هِدِ الْبَیْنَکَ وَهَذَا  
 حَرَمَکَ وَهَذَا اَمْرًا مِنْکَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْعَائِدُ بِاَیِّکَ مِنَ النَّارِ۔ اور نزدیک  
 رکن عرانی کے یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاَیِّکَ مِنَ الشُّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ  
 وَالنِّفَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْاِخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُتَقَلَّبِ الْمُنْظَرِ فِی الْاَهْلِ  
 وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور میراب رحمت کے نزدیک یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِیْ نَحْتَ  
 عَرَشِکَ یَوْمَ لَا یُخْلِلُ اِلَّا اَظْلَمُ عَرَشِکَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ کِبَاسِ سَیِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَہ لَا اَظْمَأْءُ بَعْدَہَا اَبَدًا اور نزدیک  
 رکن شامی کے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حِجَابَ مَبْرُورٍ وَسَعِیًّا مَشْکُورًا وَذَنْبًا  
 مَغْفُورًا وَحِجَابَ مَرَّہ لَنْ تَبُورَ وَاُخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلِی النُّوْرِ یَا غَزِیْرُ

يَا غَفُورُ رَبِّ اغْفِرْ أَرْحَمَ وَتَجَاوَزْنَا لَعَلَّكَ أَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ  
اور نزدیک کرن یا مانی کے یہ دعا اللہم انی اعوذ بک من الکفر ہون  
عذاب القبر من فتنة الحیا والمات واعوذ بک من الخزی فی الحق  
الدنیا والاخرۃ اور در میان کن یا حجرا سو کے یہ دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنة  
و فی الاخرۃ حسنة وقنا عذاب النار۔ اللہم فتعنی بامرزقنی وبارک لی فی  
واخلف علی کل حال غایبہ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ  
الملک والحمد وهو علی کل شئی قدير۔ یہ دعائیں جو ذکر کل گین طوائفین  
پرسی جاتی ہن اور یہ دعائیں اور مقامات کی ہن جواب لکھی جاتی ہن یعنی ملتزم کے  
پاس یہ دعا اللہم یا رب البیت العتیق اعنق ربعتی من النار واعذ لی  
من کل سوء وفتنی بمارزقنی وبارک لی فیما آتیننی۔ اور بنی فراغت  
طوائف آوے وہلیر کعبہ کے پاس اور تہام کے علاق اور یثرب یہ دعا  
مخلص میت وبادل صاف یا واجد یا ما جدد لا تزل عنی نعمۃ  
انعمت بہا علی الہی وقفت بیا بک والتزمت بعنک ارجو  
رحمتک واخلش عقیلک اللہم حرّم شعری وجسدی علی النار  
کما صنت وخبی عن سجود غیرک فضعن وحبی عن مثاله غیرک  
اللہم یا رب البیت العتیق اعنق ریا قانیا ویرقاب ابائنا واهلنا  
من النار یا کہیم یا عزیز یا حبیباً ربنا تقبل منّا انک انت السميع  
العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور یثرب نزدیک تمام  
ابراہیم کے یہ آیت نصب تعظیم والتخذ والرت مقام ابراہیم مصلی  
اور بعد طواف کے ادا کرے دو رکعت نماز اور یثرب یہ دعا بعجز و نیاز

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْدَرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ  
 فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا لِقَلْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ  
 اِيْمَانًا يَبَشِّرُ قَلْبِيْ وَبَقِيَّةً صَادِقًا كَفَى لِعَلْمِهِ اَنَّهُ لَا يَصْنَعُ اِلَّا مَا كَيْتَبُ  
 لِيْ وَمِنْهُمَا قَسَمْتُ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ بعد اوس کے جاوے چاہو  
 پر اور پوے پانی بیت اللہ کی جانب منہ کر کے اور پڑھے یہ دعا وہیں کہہ کر  
 ہو کر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ  
 كُلِّ دَاءٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ سَقَمٍ و اسرار قسبی اخلاص  
 وَ الْيَقِيْنَ وَ الْمَعَا فَاتِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ۔ بعد اوس کے جاوے  
 سبحان کوہ صفا اور پڑھے یہ دعا یا صدق و صفا اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ  
 مِنْ شَجَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جَنَامَ عَلَيْهِ اِنْ يَطُوفَ  
 بِهِنَّ وَ مَنْ نَطَّوْعَ خَيْلٍ اِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُوَ  
 لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يَحْيٰى وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بَدِئَ الْخَلْقِ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا نُفَعُ لَهُ وَ لَضَرُّ  
 عَبْدِهِ وَ اعَزَّ جُنْدَهُ وَ هَزَمَ الْاَخْرَابَ وَحْدَهُ ۔ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 تَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرِيْنَ بعد اوس کے سنی  
 کرے صفات مودہ تک سات بار اور دوڑیں مرد لوگ در میان علمین بھیڑ  
 کے اور پڑھیں یہ دعا اور استغفار سے بلا غفر وارحمم و تَجَاوَزْنَا مَا تَفَعَّلْنَا  
 اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ سَرَّابْنَا اَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ  
 حَسَنَةً وَ قِيَّامًا عَدَّ اَبَ النَّاسِ ۔ بعد اوس کے ساتویں ذی الحجہ کو خطبہ  
 مشعر اکرام حج مکے آئہوں کو احرام باندھے ہوئے مقام منا کو جاوے



[illegible]

اور عرفہ کی رات میں پڑھے یہ کلمات ہزار بار سبحان الذی فی السماء  
عرشہ سبحان الذی فی الارض موطنہ سبحان الذی فی البحر  
سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنة  
رحمتہ سبحان الذی فی القبر وضاوہ سبحان الذی فی الهواء  
سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض  
سبحان الذی لا ملجاء ولا منجی عنہ الا لہ - اور نوین تاریخ عروت  
میں یہ شعر سوائے وادی اطن عنہ کے کرے جہاں چاہے قیام - اور بعد  
زوال آفتاب پڑھے یہ دعا اور نیز درود و سلام اللہم لک الحمد  
کالذی تقول وخیر مما تقول - اللہم صلوا فی ولسنک وحمای  
وہما فی وایک ما لی ولک رب ستا فی اللہم انا اعوذ بک عن البخل

ووسوسه الصدر وفتنه الهمم اللهم اني اسئلك من خير ما تجي به  
 الرحيم اللهم الهدنا للخير ونرتنا بالتقوى واعف لنا في الآخرة  
 ولا حولي اللهم اسئلك سارقا طيبا مباحا - بعد اوس کے جبل حمت  
 جا کر خطبہ حج کا سننے پر دل ورنہ ہو لبیک کہنے سے کیونٹ غافل فقیر خطبہ  
 کے آوے نزول فقیر میں ہمراہ امام اور سوائے واحد محسر کے اور جگہ کرے  
 مقام اور نماز مغرب و عشا اچھا تہہ پڑھ کر پہن پر کر کے کنکری چوسنے کا اہتمام  
 بعد دسویں تاریخ مناسین جا کر مارے سات کنکری جستر عقبہ  
 پر ہر بار اللہ اکبر کہہ کر بعد اوس کے تہہ بانی مگر  
 قبل از فجر پڑھے یہ آیات تہہ آئی - اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهَی  
 لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنْ صَلَوٰتِیْ  
 وَنُسْکِیْ وَحِیَّآتِیْ وَحَمَاقِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَاشِفٌ لِّکَ لَهٗ وَبَدَ الْکَافِرِ  
 وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اوس کے بعد قبلہ کی طرف رخ کر کے فجر کرے اے اللہ اللہ  
 کہہ کر اور بعد فجر کے پڑھے یہ دعا اللهم تقبل منی کما عثقت من  
 تخلیک ابراهیم وحبیبک ستیدنا محمد قلیدہ الصلوٰۃ والسلام  
 بعد اوس کے منہ اوسے ہال کیونکہ ہو گیا امورات احرام سے فارغ البال  
 اور ہو گئی اوس پر سب چیز حلال جو کہ تھی سہنگام احرام کے حرام مگر  
 مجامعت کہ وہ نہیں درست ہے بدون طواف الزیارات اور طواف چاہے  
 اوسے روز مکہ معظمہ میں جا کر کرے یا مناسین مگر گیا مناسین میں جہاں پر کنکریاں ہوں  
 اور مکہ معظمہ اگر کرے طواف اور پیر و درود و اور اگر تہہ سکریت یا عطا کی غلامیہ درجہ اور اگر تہہ قاضی یا  
 بہا قبول جو حصول تہہ یا مینہ ولی مناجا اور اگر تہہ کہ کہتا ہو اور اوجا کہ بلو کا تہہ بغیر انہو جو کہ عطا الصلوٰۃ  
 اھد یتھام در تفصیل مزلحل مدینہ منورہ و نقشہ عجا ربہ حرم شریفہ سے دیگر زیارت

# حَالِ مَنَازِلِ مِیْنِ مَنُو کِ مَسْحَتِ حَرَمِ شَرِیفِ وَ خُصْرَتِ اَلدِّیْنِ وَ مَسْجِدِ

## شعرِ غزل

عِنْدَ مَا شَدَّ الْحَامِلُ وَ نَادَى لِلْحَبِیْلِ  
جَنَّتْهُمْ وَ الدَّعُوعُ سَأَلَ قُلْتُ قِفْ لِي بِأَدْلِلُ  
لَسْتُ أَفْعَلُ لِي سِرَّ سَأَلَ حُشُوهُ الشُّوقِ اِلْجَزَائِلُ  
خَوَّهَا تَبَاكِ الْمَنَازِلِ بِالْعَتِيَّةِ وَ الْبَكُورِ

خیر تیار سی قافلہ ہوئے لگی کوئی قبل حج کوئی بعد حج جاتے ہیں کوئی مشرف  
بزیا ت ہوئے آتے ہیں - کوئی اشتیاق میں یہ شعر زبان پر لاتے ہیں -

## شعر

کب تک ہوں میں حمایت کو آئے اندر روضہ ہر جلد بغایت بولائے  
بجی یہاں کی قابل دید ہے گویا ایک بڑی عید ہے جس میں خطبہ معراج شریف  
کا پڑھا جاتا ہے - اور اسوقت روضہ مبارک کے سامنے اس شعر کا مسبق موقع  
عرض کرنا عجیب کیفیت دکھاتا ہے بیاض خند زبان پر آتا ہے -

## شعر

عہدِ خدِ عبدے رحمتِ خداوندِ بجا چہ درند ہی انکہ جو بد بندگان نامراد

کرا یہ جل میں چالینیں ریال قلت و کثرت حجاج پر ہے۔ شغف کرا یہ کرنا بہتر  
 شک و غیرہ لوازم آبداری۔ بتی لعلیں ہر طحلی تیار کرا لینا ضرور ہے۔  
 کیونکہ خشکی کا سفر و بظاہر دور ہے لیکن شوق کے سامنے قریب ہے۔ جیسی نصیب  
 آو ایک خیمہ بھی بصورت ہماری عنوان درکار ہے۔ بلکہ کرا یہ یا بعینہ جطیح لیجے  
 تیار ہے۔ ہر منازل کے موزیل میں تطبیق کرتا ہوں اور کچھ کیفیت بھی مختصر تحریر  
 کرتا ہوں۔

## وہو مزلہ

منزل اول مکہ معظمہ کے چکر یا ہر شہر سے نکال کر بعض مقامات پہنچان  
 رہ جاتے ہیں۔ بعض مسجد نعیمین جہان سے عمر لائے ہیں۔ بعد اوس کے  
 مقام سرفین فرا حضرت ستا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمجھا انواع سہرات  
 حباب یسا ہے۔ مسجد چاہ بڑے اہتمام سے تیار ہے۔ زبان ابد داری قافلہ  
 منزل اول فی الواقع اسی کو تصور کرنا چاہئے۔ مکہ معظمہ سے چکر  
 یہیں اترنا چاہئے۔ کہ منازل آئندہ کمال ہوں سب چیزیں وہاں حاصل ہوں۔  
 یہاں نیز شیرین جاری۔ ہر مین ایسی گرم کہ قدرت باری۔ ضرورت کی سب چیزیں  
 ملتی ہیں۔ آثار و خرمیہ کے طلب کو دیکھ کر طبیعتیں کھاتی ہیں۔

## شعر

رحمت یا نسبت بہت مسطران او | از چنان باغی ہوا بیرون خوام برد چنگ  
 در میان اس وادی و ہیر پاشا کے واسن کو وہاں حاسب بین آب باران ملتا ہے  
 تہوڑی زمین کہو دے سے نکلتا ہے۔

## شعر

مصر و باغ غین ہمہ سوزی و ہوا | انجار و برگ و سبزہ و نل محمد است

بدون کی جب خاطر داری رہتی ہے خود وہ جا کر بانی لا دیتے ہیں اور لکڑی وغیرہ  
 بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ اور اونکی خاطر داری بس یہی ہے کہ جسوقت آپ کہائے۔  
 اون کو بھی کچھ کہلائے۔ قلیل کثیر پر دار نہیں۔ جو کچھ دیکھے اٹھا نہیں۔ مگر  
 خود خیال کرنا چاہئے۔ بدون کی قلت کثرت پر نظر دہرنا چاہئے۔ جتنو وہ باخود ما  
 بہم ہوں۔ اونکے لئے سبب یعنی روغن زرداہر سبب چیزیں بہم ہوں اگر کبھی کم ہے تو  
 سبب سے کچھ نہیں تو پھر نظام ہندی بظاہر کل یوم وال ہے۔ ہندیوں کی جڑ میں ہم ذرا  
**منزل ثالث** بیہرہ صفان یہاں بھی سبب طرکی سامان باولی  
 پختہ شیریں کوئی نہاں رہتا ہے کوئی قافلہ حلیص مقام کرتا ہے۔

**منزل ثالث** بیہرہ صفان یہاں آب شیریں و زراعت کے  
 چیزیں کثرت تھرت صرف قلت نہیں۔ کشت مائے گندم وغیرہ درختاں  
 خزا کثیر۔ مگر مشاقین زیارت کے سامنے حقیر۔

پر درخت دل اسیر و سسل نو کو و مہر دل | درود عالم غیر از این بار ناستد ہر کشت  
**منزل رابع** بیہرہ صفان یہاں ایک شہر مختصر قلعہ فوج شاہی تیار تو ہیں چہرین حضرت  
 رفیق تہذیب صاحب بیہرہ صفان سلطانی جاری ہر طرکی خبر داری۔

**منزل خامس** بیہرہ صفان اس چاہو کی ہر ایک کو چاہ کرنا  
 چاہئے اس کے پانی کو کحل البصر تصور کرنا چاہئے۔ یہ وہ کنواں عطیہ اللہ  
 جس میں جناب رسالت مآب نے آب و صفا لایا ہے۔ **صلی اللہ علیہ**  
**وسلم** اوف التحیہ اگر چشمہ آب حیات کہوں تو سمجھا ہے۔ اور ما رسا بیل سے  
 شہید دون تو زیبا ہے۔

وہ خشک پانی کہ ہوینے سے جبکہ شاول | اہر کہی برف آب کو ہرگز نہ لاتے یا دھول

**منزل سادس** سرائیں یہاں بھی ماحول مل جاتا ہے۔  
 جڑہ سے جو لوگ بھلے پراتے ہیں۔ یہاں اونکا بھی فائدہ مل جاتا ہے اور جو لوگ  
 سزا وادی کی طرف سے آتے ہیں وہ روغن بلبان اصلی لاتے ہیں اور یہیں سے  
 مکہ معظمہ بھی پہنچتے ہیں۔

**منزل سابع** ہیشتم ہنسن یہاں سب چیزیں موجود حسب طلب  
 لکڑیاہ قلب حسب دستور ملک عرب خدائے ہر جگہ قدرتی حصار بنایا ہے اکثر  
 مقاموں میں جبال کو محاط پایا ہے۔ سلطان نے ماہین حرمین کے میل جاری کر دیا  
 پایا تھا اگر جبال ساحل جاتا تو کئے کہ یہی وجہ معاش لوگوں کی ہے بنایا۔

**منزل ثامن** ہیرا عمارت یہاں بھی قلعہ سلطان کے آٹا  
 شاد اس کنتے کو حضرت عباس عم رسول اللہ نے تیار کیا ہے۔ جاگیا  
 معدنات اور سنگھارے رنگین سرخ زرد سنہرے تزیینات ابار مثل عقیق جگہ ار  
 مرقع دشت گویا کہ بہشت ہے۔ یہی خود بھی بونی کی یہیں رشت ہے۔  
 خدا انہیں مقام کی رہ نودی دے ورنہ۔

ہنگو سر برتن پور و دار پور کے کانتے | داین بدن خاشاک راہ یار پور کے کانتے

**منزل ناسم** ہیرا الشریف اس اصل منزل میں رہا میں  
 اختلاف مقامات باقیام کی وجہ سے بعد اوایام بڑھ جاتے ہیں وہیں روز جاگیا  
 راحت کے لئے ٹہر جاتے ہیں۔ یہاں سے محبوب خانہ نورانی ماسائل کی منزل جاتا

شوق ٹہرنے نہیں دیتا آگے بڑھتا جاتا ہے اشارہ قصیدہ حضرت امام زہرا علیہا السلام  
رضی اللہ عنہ پڑھتا جاتا ہے۔

## شعر عربی

اِنْ نِلْتَ بِاَيِّهَا لَصَبَابًا لِّمَا لِيَ الْاَخِرِ

بَلِّغْ سَلَامًا مِّنْ سِرِّهِ فَهِيَ الْبَنَى الْخَم

شکستہ تین جمال کی صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب رنگ - سب کے عجیب رنگ  
ایکدم ٹھہرنا دشوار بدون کی دیری ناگوار

وعدہ وصل چون شود نزدیک | آتش شوق تیرے ترگر دو

کوئی کہتا ہے آج اونٹ والے نہ چلینگے کیا پہنیں رہینگے - روز تو اس وقت چلو  
تھے - بلکہ اس سے بھی پہلے نکلتے تھے - آئیں میں قافلہ سلاہ نہیں - حیف کہ اغنیاء  
نہیں کوئی کہتا ہے ہم تو بڑے تھے ہیں - کوئی کہتا ہے ہم بھی اونٹ پر چڑھتے ہیں -

خوش گزشتہ روزگار سے | کہ یا سہرورد از وصل یک

خسبہ جب تک باغ و باخودا خودی ہوتی تھی - تین نے اس وقت سوائی و رعد  
و مصائب جب حال و وقت و مقام وہ سر اکبر مہربانیا اور کسی امر میں اولاً شیع  
کرنا مناسب نہ جانا اور یہ قصیدہ عربی پڑھنا شروع کر دیا۔

## قصیدہ

لَبَّيْ عَسْرِي مَدَنِي حَبَام

لَوْ كُنْتُ بِهَا وَبِهَا قَسَمًا لَّكُم

طَوْرًا حَلِيمًا قَائِمًا حَوْلَ الْاَلَام

بَلِّغْ اَللّٰهُ صَلَوَاتِي وَسَلَامِي اَبَدًا

لَكَ مَسْرُوعًا وَضِيَاءًا سَائِلًا

بِقُدْرَتِكَ وَفَاءًا قَسَمًا حَقِيلًا

کُتِبَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ الْأَمَامِ الْحَمِيدِ رَبِّ أَلْبَلُمُ صَلَوَاتٍ وَسَلَامًا مَدَدًا ثُمَّ أَصْحَابَ خَلِيلٍ خُدَيْمَ بَدِيٍّ اعْتِمَادِي وَرَجَائِي بِشَفِيعِ الْأَمَمِ	عَجَّيْ بِكَ وَبِئْسَ صَمَمِي بِكُمْ خَوْسَكَا نَ لَيَقِيعَ وَتَقَاعِمُ الْحَرَمِ ثُمَّ أَبْنَاءُ كَرَامٍ لَسَدٍ بَدَلِ الْأَمَمِ حِينَ بَلِي كَفَى فَوْقَ عَطَا لَمَمِ
---	--

تجسبات منازل کے آج دسویں منزل ہے مناخ میں گیا ہوں ہوگی جہان  
قافلہ سابق اور یہ قافلہ جاوے گا۔

## شعر

وَاعْظَمُكُمْ دَعْوَى الشُّوقِ كَوْنَهَا	إِذَا دَنَتْ الْخَيَامُ مِنْ الْحِجَابِ
--	---

## شعر

ہر نیکی تئیں شب و روز	دل رنجور بے تاب و توان ہے
ہریت کی طلب نگار ہی ہیں مجھ سے	نثر بی روح ہے اور بے جان ہے

خیر خدا خدا کر کے قافلہ چلا انجم بند واصل ہوئے رسول اللہ آج دن مدینہ شریف  
میں منزل ہو سکا ہے۔ شہنشاہ کوئین کے دربار میں داخل ہونے کیلئے۔

## شعر

عَبْدُ رُوزِ سَاعَاتِ مَرْحَبَا لِيَوْمِ الْوَصَالِ	بَاغِ مَنَ كَلِّ مَعِي كَرْدَامِ رُوزِ عِيدِ الْوَصَالِ
---	---

زیر تقدیر جنگو یہ دولت نصیب ہو یعنی مدینہ منورہ مقرب ہو۔ میں اب اپنا قلم  
جا بے ادب ہے۔ اور اسے زائرین پشت مرکب پر مناسب کہ ہے۔ شعر  
سر کو قدم بنائے چلنے کے واسطے ۛۛۛ خاک اس جگہ کی عطیے بنے کیونکہ

## شعر

وَأَذِ الْمَطْلَى بِمَا بَلَّغْتَ مُحَمَّدًا	وَقَطْعُهُمْ مَعَهُ عَلَى الرَّجَالِ حَرَامًا
--	---



چنانچہ وقت اول نظر پڑنے وقف ابو العقیس کے آپ کے جمال جہاں آرا پر قبل از  
 اناخت ہمیر اپنے کو زمین پر گرا دیا۔ آپ نے منع فرمایا خیر آنے آتے قریب شہر کے  
 دور سے مکانات شہر نظر آئے اور سب مکانات سپید مین رنگاری قصبہ مبارک کا  
 گنبد سبز مینا کاری کیسی شوکت و شان سے نمایاں جس پر گنبد نیلا آسمان ہزار جاں  
 قربان نظر آیا اللہ اکبر۔ **شہر عمری**

هَذَا قَبَابٌ هَذَا يَنْشُرُ	الْبَشَرُ فَقَدْ حَسَلَ الْهَنَاءُ وَالْمَطْلَبُ
وَأَدْخَلَ جُحْرَهُ أَحْسَنَ قَبَابٍ	يَأْوِي الْفَقِيرَ وَيَسْتَجِيرُ الْمَذْنِبَ
کوئی کو کعبہ است یا فووس یا خلدین	یہ پاکستانی ارم یا نبیست اماواش این

جیوں ہی شہر نہا یہ نظر پڑی باب محبوب سے نکاح لڑی تو پہلے۔ تبسم اللہ  
 کے نقش بنیاد یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 کے ہے یہ ہوئے تھوڑی دیر قیام کیا بعد غسل وغیرہ کا اہتمام کیا تھا یہ ہو مسلم کے  
 ساتھ ہو دوسری شہر نہا میں زیارت سیدہ الکونین امام احمد بن کے لئے چلے۔

تمہارے کوچہ میں جنت کو صاف چھل گئے	جہان کے سارے ملک بکریا رسول اللہ
------------------------------------	----------------------------------

دور سے باب السلام پر نظر پڑی وقفہ ایک در جو چمکا آنکھوں کو چکاچون نہ ہوئی۔ عقل کو  
 اور فکری حواس باختہ ہوئے۔ خود ورقہ بیاختہ ہوئے۔ اور دستور ہے کہ بدون  
 ورود پڑے کوئی بہتیر نہیں جیتے۔ خیر بعد از ورود و سلام بعد احترام ڈرتے ڈرتے  
 اندر جو قدم رکھا تو وصل علی عجب عظمت و شان کا مکان ہے تمامی حجت کا سامان  
 ہے ایک نمبر کثیر و فضیلت کی حالی سے لپکا کثیر ہے کوئی سلام پڑتا ہے کوئی

سجدہ میں پڑھے۔

## شعر

اس ہنرمین خوشی سے جو آئینِ شاد بخت	آنا دھنکے پر دے دے لگا دینِ خوش بخت
------------------------------------	-------------------------------------

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ كَاثِرٌ هَيْبَةً تَزْأَرُونَ كَاثِرٌ هَيْبَةً هَرَّابِكُمْ كُو  
سکتہ ہے ایک دوسرے کا موہ نہ تکتا ہے۔ جی میں آتا ہے کہ آگہر نکو جالی کے  
روز تو ان لگا دیکھئے۔ اور ہر وقت دیکھ لکھئے۔

## شعر

در ہنرم وصال تو برہنگام تماشا	نظارہ زجنبین شمرگانِ گلزار
-------------------------------	----------------------------

عبادوس کے چند اشعار حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ کے  
زبان پر لایا۔

## قصیدہ

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى رَأْفَتِي يَا نَبِيَّ النَّاسِ	مِنْهُ لَخَلَقَ لِمَا كُنَّ يَتَمَنَّاهُ يَا نَبِيَّ النَّاسِ
صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ مِنْ حَبَابِ الْكَرِيمِ	خَصَّرَ مِنْ تَعَالَى إِلَيْهِ لَعْمُومِ النَّاسِ
صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ مِنْ رَوْحِ مَرْسَلِ الْمَلِكِ	لَقَدْ دَعَى مَحْنٌ عَلَى أَسْرَجِلِهِ يَا نَبِيَّ النَّاسِ
صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ مِنْ لَوْلَا لِي مَتْنُهُ	ظَهَرَ الْقَالِبُ الْقَلْبُ فِي بِلَادِ النَّاسِ

## ابیات

یا رسولِ عربی شاہِ سوارِ مدنی	لبسِ یکدہ و بجا و سہیلِ مینے
در حریمِ حرمِ خاصِ توجہِ نعلِ مدام	کترینِ سبندہ در گاہِ اویسِ فرنی

قبرِ سلام و زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے سر ہانے  
کے ہر سے ہو کر ایسی عبارتوں اور الفاظ سے معلوم نے پڑایا اور وقتِ قلبی پڑایا کہ خطبہ

۱۰۔ بابر سے وکوا اٹھنا اذ ظلموا انفسهم جاورک واستغفر من اللہ واستغفر لہم  
 ارسول تعجد اللہ تعالیٰ ابا سرحما حب اس آیت کی نوبت آئی طبعیت امتیاز  
 میں نہ ہی ایک مضمون میں یقین کا نظر آتا ہے عجب حال ہوتا ہے۔

شعر

محمد سید ارمن و سماہن	محمد سید ہر دو سماہن
محمد باطن و ظاہر محمد	محمد اول آخر محمد

مگر انوس کہ محبت مجازی کی برابر ہی محبت حقیقی کا حال نہیں ہوتا حسین ننگ نارس  
 مال و مال کا خیال نہیں ہوتا۔

شعر

حاشق رومے بتان یارب مبارکچیس	ورکسمے عاشق شود بایں زبان من مبار
------------------------------	-----------------------------------

خیر خدایا افضل و کرم شامل کرے اپنے اور اپنے حبیب و محبوب کی محبت کی کامل  
 کرے بعد انگوینہ رضی اللہ عنہما اے اوس کے شہر جبریل علیہم السلام بعد حضرت فاطمہ  
 بنت خیر الانام۔ اور یہیں مسیح شریف سے اہل بقیع اور شہرانی ائد و حضرت  
 حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت پڑھو اوی حبوت اذان مانہ ہوں کثرت نازین  
 و چند ہوں جب خطیب اجازت لیکے آگے بڑا اور منبر شریف پر چڑھا خطبہ پڑھتے  
 پڑھتے روضہ مبارک کی طرف دیکھ کر جب یہ عبارت کہ ہذا ہذا طیبہ ہذا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ النبی ابدہ فبشریف  
 کی طرف متوجہ ہو کر یہ عبارت و ساد فی الحبۃ النبی الابرصا کھذا القبر  
 الاعظم زبان لاتے سامعین کے بدن پر عرش آجاتا ہے۔ انوس کہ  
 یہ کلام سننے میں نہیں آتا یقیناً آپ کا حیات ہونا پایا جاتا ہے چھکے پڑتا ہو

## شعر

ساحمی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم	یا در ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جنبہ ہو تم	رحمت کا ہے مقام کہ خاص خا ہو تم

## شعر

ہاتھ اوٹھا روئے کی جانب مت نہ الٹنی | کہتے ہیں وقت دعا سکر شہ جانا جی

بعد اوس کے اہل بقیع کی زیارت کے لئے اسی روز یا دوسرے روز عباہین  
وہاں پر یہ لوگ آرام فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ جنکی  
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ جو لوگ درمیان میرے روضہ و  
قبر حضرت عائشہ کے دفن ہونگے جنتی ہونگے۔

اور حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ جگوار حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خاص قمیص مبارک پہنا کر دفن کیا جس کے بعد پہنا دیا تھا۔ و بشارت نفرت  
و قرب خدا دیا تھا۔

## شعر

مژدہ وصل خدا اگر محب لب نویم | زمین شود جان و تن ہمیشہ تر از نعم

اور حضرت ابو سعید خدری راوی احادیث مکریمہ و دو قبر احاطہ بقیع میں ہے جہاں مال ہیں  
دو مزار حضرت حلیمہ سعدیہ و دوہ پلائی حضرت رتسا اہلبیت کے ہیں بقیع میں واقع ہے  
اور بارہ یا سترہ اصحاب علی اختلاف الروایات شہداء کے اہل کے ایک جگہ  
جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اور مزار حضرت امام مالک اور حضرت نافع و حضرت عقیل ابن ابی طالب برادر حضرت  
علی اسد اللہ الغالب۔

اور قبہ سات ازواج مطہرات اور نبات آنحضرت علیہ التحیات والتسلیات  
 وقبہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور امام زین العابدین و امام باقر و امام جعفر صادق  
 اور حضرت امام عباس علیہ السلام اور ایک روایت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا سب ایک ہی قبۃ میں عایدہ علیہہ دفن میں مگر دفن حضرت فاطمہ بیان ہو  
 منظون ہے اسی جگہ پر انہیں اصحاب بزرگوار کے زیر سایہ میں اپنی والدہ کی قبر کا بھی  
 نشان دے سکتا ہوں اور اس کا نشان کرتا ہوں۔ غالب مجھے بھی بجا دے اور  
 اسی ذیل میں ہی پوچھا دے۔

مشق

جنت عاشق چو بآئینہ مرون کوئے یار  
 مرغ جاہنم را جز آن دیوار و در سکین مبار

سجرتہ النبی و آلہ الاعجاز

وقبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ اس قبہ میں حضرت عثمان ابن مظعون و عبد الرحمن  
 ابن عوف و سمہ ابن وقاص بھی دفن ہیں۔  
 لہذا اس کے قبۃ نعمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریب جنت البقیع کے ہے  
 ستامی قبون پر حروف طلائی سے نام لکھے ہوئے ہیں یہ قبروں چار دیواری  
 ہے۔ مگر قبہ بہاری ہے۔

وقبہ حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادق بقع سے جانب مغرب ہو۔

بعد ان سب زیارتوں کے آگیا دن یازدہم فاسحہ جناب غوث پاک کا جوہر مہینہ میرا  
 معمول ہے۔ اور کیا میں اس محفل کو بمقابلہ روضہ شریف کے اصحاب صفہ کے  
 چہوتہ کے قریب جو ایک جگہ مقبول ہے۔ اور نہیں میں تحریر کر سکتا اس لطیف کہ  
 جبکہ قصائد آپ کے نشان میں بطور خطاب حاضر کے پڑھے جاتے تھے اور اشارے

آپ کی قبہ شریف کی جانب کئے جاتے تھے کہ آگے حسب موقع یہ اشعار حضرت غوث پال کے ہاں۔

شعر

مہر و بہار و ششتری از پر تو حسنا ر تو	بے رخت ہرگز چرخ مہر و نہ نقین باد
آرزو دارم کہ در عشقت تن بیا ر من	نہالی از افغان و ازای نایغ از شیدن باد

اور تہا جملہ لوازم و ششتری و بخور کا خاص آپ کے روضہ مبارک کے حصہ کا۔ اور شریک تھے اس محفل میں بہت سے بزرگوار مدینہ منورہ کے از شتم عرب اور پڑھے جاتے تھے فقہاء کثیرین عجب۔ خدا اب یہ وہ دن لاوے۔ اور ان کیفیتوں کو دکھاوے بجز مہر و ششتری صلی اللہ علیہ وسلم۔

## زیارتہ حوض شریف مدینہ منورہ

مسجد قبا اس میں ایک مقام طاوۃ الکشف اوس کا نام ہے کہ مہاجرین مدینہ منورہ پر وزج حسرت کی تھی آپ نے وہیں سے عرفات کے میدان میں داخل کرا دیا۔ خطبہ حج میں شامل کرا دیا۔

دوسرا مقام شمت گاہ ناقہ مبارک کا جہان پہلے اگر ناقہ حسب حکم الہی مینا تھا تیسرا مقام نزول آیہ فینہ سرجال عجیبی ان تکھڑا واللہ عجیب المظہین اور ایک ندی سے پہلے مانوہ اسی قبا کے جبال سے جاری ہے دوسرے میل ابو جیدہ مگر کچھ کہاری ہے۔ دوسرے مل جانے کا مقام باغ مرطبین ہے۔ گو یا کہ یہیں مجمع انہرین ہے۔

بعد اوسکے خاکسید و مراویہ میں ہو کر محلہ صحت بہتی ہے۔ جس موضع پر کہ مصری

بنائے میل ہوتی ہے  
عین التوحہ جکامیہ ہر خاتم ہے آب شیرین و نہایت باضم ہے۔

جایجا نہرین روان بانی کی با صد آب تا | جوش نہانین میں عجب انداز ہے آب تا  
مسجد جمعہ جس میں مکہ معظمہ سے ہمیں آکر عجب آب نہ پہنچا تھا۔  
وہ میدان - خاک شفا جہانیر شہید کوٹے تھے وزخم آہا ہو گیا تھا اوس میدان  
کی برف خاک شفا جلیج لاسٹ تھیں ہر مرضوں میں لگاتے تھیں۔  
مسجد الشمس اسی مقام پر عصر کا وقت تنگ ہو گیا آپ نے دیکھا کیا آفتاب  
نہتر گیا۔

و مسجد حضرت علی و مسجد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما یہ دونوں قریب  
قریب واقع ہیں۔

و مقام عمرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی شہر کے باہر ہے۔  
بیخا لہ جس کو سے بین انگوٹھی آئی گی پڑی تھی و درخانہ جو جیسے ایک سوہا کے  
کچھ سرسبزی حاصل کی۔

نخلستان مدینہ نوسر سبز مدام | از ان شہرہ آفاق ز شیرین پہلی  
و مسجد بنت الفجار حالات سب کے اگر بفضل کچھ جاوین تو اس مقام پر  
مقصداً صلی رہ جاوے گا لہذا احتصار کیا مگر نقشہ جو مدینہ منورہ کا اس مقام میں  
کیا جاوے گا اوس میں بفضل حال بقید سمت و فاصلہ کے آسانی راہ میں کیے  
تلمبہ ہوگا علاوہ اسکے نقشہ کے عکسی حریف سنبل کے کہنے ہوئے ہیں اس پر

وہ بھی دوسرے کچھ اگر بدیہ ناظرین انشاء اللہ ہوگا۔  
 وفضلہ سیدنا خضرؑ و مکیان شہادت دند ان مبارک و قریب جبل  
 بین گنج شہیدان ہے۔ ایک ہی محل سے بروز شتر کے اوٹھنے کا سامان ہے۔

### شتر

پروہ شتر بدتر عاتقان چون از محمدا  
 سر بر آندہ دل پر آتش چشم بر آب  
 و مسجد الفہم جہان آیہ با ایسا الذین آمنوا الفتحو فی المجالس نازل ہوئے  
 و مسجد قبلتین جہان آیہ قد مررے ثقلب و جہات فی السماء  
 نازل ہوئی قلن لیک قبلہ ترضھا لک اپنے توقف کیا جب اسی وقت  
 حکم آیا قول و جہات شطر المسجد الحرام عین نمازین اپنے منہ حجاب  
 کتبہ کر لیا۔

و مسجد فتم و مسجد الاخراب و مسجد سلمان فارسی و  
 مسجد حضرت ابوبکرؓ و مسجد حضرت علیؓ و مسجد نبی ص  
 قریب قریب واقع ہیں۔

و مسجد نبی طہر جسے سفقہ الدینی بھی کہتے ہیں یہ دوسری طرف واقع ہے۔  
 جو سات پیالہ کر کے شہر جو اونٹن تبرکاً کچھ کہا لیتے کا دستور ہے۔  
 و مسجد الاجابہ اوکے بعد ہے۔ یہ مسجد بھی مقبول ہے اور منجملہ آثار رسول مقبول  
 ہے۔ صلوات اللہ علیہ وسلم۔

و ایک مقام زیارت بیت الحزن ہے جو حنت البقیع میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا نے بعد رحلت جناب رسالت مآب و اسطے گریہ و زاری کے قرار دیکر آٹھویں طور پر  
 غم و الم فرمایا تھیں اور یہ شتر بان پر لاتی تھیں۔



## ابیات جناب عوث یاک

کاسہ سر شد سفال و دیدہ گریان ہمان	سُن گہوتِ خاک گشتہ و نالہ و افغان ہمان
بہ بخند گشتِ عالم زانکہ گر گریم لبے	سخت من باشد ہمان بے مہر فی سان ہمان

کہ تعب چہ ہے اپنے ہی انتقال فرمایا آپ ہی کی جانب انتقال فرمایا۔

بعد فراغت جملہ زیارتوں کے قصد کیا اپنے ایک روز دارالحکمہ کا کہ دریافت کروں وہاں کی عدالت کے حالات۔ اور دیکھوں کیفیت و طرز مشیٰ مقدمات۔ آپس گیا میں محکمہ میں۔ بس بڑی مہمانداری و خاطر داری کی میری امانیاں دربار سے۔ حالانکہ نہ تھا میں اسکا سزاوارہ آپس و یہ تک دیکھا کیا اور کیا تفسیر فریقین کی زبان مضمیع عرب میں کرتے تھے اور غور کیا میں نے حاکم کی جانب تو بڑی نرمی و خوش کلامی فریقین سے کرتے تھے اور دیکھا میں نے دفتر میں سبط حکم قواعد اور کتاب نقل مستلزمات اور بہت سے کاغذات چنانچہ رکھتا ہوں میں اپنے پاس اسوقت کا غرضیہ عوے و کٹ ڈاک و نیز دستاویزات کا منجملہ تہکات۔ اب سنئے مسجد شریف کے حالات

## معر

گر یہ صدمہ مرحلہ دور است زمیں نظم	و کجیہ فی نظری کل غدا عثی
-----------------------------------	---------------------------

## ابیات اردو

جو مدینہ کے مکا تو نکلی کر کجالت لعل	ہے یقین اسکا مکانِ حنتِ ما و ہوگا
ہم کو امید قوی ہے کہ صفِ محشر میں	تیرے ما و ہوگا ایک رتبہ اعلیٰ ہوگا

اب بوقِ خاطر سنئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں سواری ناقہ داخل ہوئے۔ تو ہاجرین و انصار کو کوسہ رہاے کمالِ اہتہاج حاصل ہوئے۔ ہر ایک عرض کرنے لگا کہ میرے کہہ دو وہ من فیض از دم سے منور فرماؤ

ہر گز مشاقتیں کی طرف عنایت کی نظر فرماتے۔ اور ایک دوسرے سے کہتے۔

### شعر

ایک میگونی ندامت دل بخت بان ہجیمہ	سو سے میدان سے ترک تہسوار من نگر
سینہ ام پر دافع و جہرہ گل انقباضان شک	ایک زمان سو سے سن آبلع و بہار من نگر

اور ہر شخص بزبان شوق عرض کرتا اور نادمہ مبارک کی طرف خطاب کر کے کہتا۔

### شعر اردو

ناقد نازنین دزا تو تھم	اسی اسید پر پڑے ہنم
ماہ محفل نشین کی تجھ کو تم	یہاں سے ادھے نہ نہ کہے قدم

### شعر فارسی

آہستہ خستہ ام بلکہ محنت ام	زیر قندست حنہ ارجان ست
----------------------------	------------------------

آپ فرماتے کہ نادمہ میرزا علی بابا سے مامور ہے مجھے بھی خدا کی اطاعت منظور ہے۔ جہاں یہ بیٹھے گا میرا مقام ہے۔ اس بن کیا بحث کیا کلام ہے۔ خیر لوگ نظر تھے کہ نادمہ کہ پہلو نشین دکر این کل انسا طے چند کہ بچا یک اوس اونسی نے جا کر ایک تیمون کی بیڑا قرار لیا اپنے وہیں نزول اجلال فرما کر شکر پروردگار کیا۔ اور اوس زمین کو مول لے ہوا کیا بعد حیدرے درخان کچھو رہے موقع کو قطع کر کے قطعہ مسجد نکالی۔ اور یہ جو ہی انکی بنیاد والی۔ دیکھئے خدا اور اسکا رسول کیا یتیمی پسند ہے۔ سکو اور کس بن کو قبول کیا جبکہ اب تمام عالم آرزو مند ہے القدرۃ بقدرہ وہی تیمون کی زمین ہے جو اب بابین سامان و تزیین خلک برین مسجد عالین قبلہ اہل یقین کعبہ عارفین از ہما فضلین روضہ مستطہ رحمتہ للعالمین محبوب رب العالمین ہے۔

مسجد عالی کا عالم بالا یہ ہے	مسجد ختم رسالت ربیہ اعلا یہ ہے
------------------------------	--------------------------------

اور اسکے اوصاف میں نفیر و بیان باہر اور اندازہ اور اک و گمان سے باہر

جنوباً اور شمالاً چون کر۔ طول اور عرض شرفاً اور غرباً سر پہ گزرباز

رسول مقبول تھا۔ کعبہ فتح خلیفہ اچھا از سر نو تعمیر مسجد کا ارادہ ہوا چنانچہ شہ ہجری

میں سو گز طول مسجد زیادہ ہوا بعد اسکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

نے کسی انصار کا گھر و سہارا درہم کو مول لیکر آنحضرت کو دیا آنحضرت نے داخل خلیفہ

کر دیا اور اپنے دست مبارک سے انیت رکھی اور حضرت ابوبکر

اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی حسب احکام پیشین

اوس میں رکھیں اور مسجد قیام میں ہی یون ہی اتفاق ہوا۔ اور اوس مقام پر کشتا

بھی ایک طاق ہوا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جوئے میں کلام ہے

کہ اوس وقت تک وہ جیشہ سے آسودہ نہ لائے تھے سب کا مقام ہے اور امام احمد

رضی اللہ عنہ حضرت ابومہدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

اصحاب انیسین لائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکام میں

شرکت فرماتے تھے ابومہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار دیکھتا ہوں

کہ قبیلہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شکم سے سینہ تک انیسین اوٹھائی جاتی ہیں۔

حسن نازل پر یہ محنت اوٹھائی جاتی ہیں۔ انیسین نے عمن کی مجھ کو دیکھتے ہیں بجاؤں۔

ارشاد دہا کہ انیسین بہت ہیں تم ہی لاؤ یہ مجھے لیجائے دو۔ اور میں تو خوش تنگو

صرف منائے فدا کمال اور تماشا کے جمال کے لئے اوٹھتا ہوں سب کا حاصل ہونا

پیمان اور یہی حسرت میں پاتا ہوں۔

شعر

کر تماشا کے حال میں نباشد در بہشت بکنندستان حضرت قمر باخشت خشت

کے مشام جان شامان مٹے شود گر بنا شد بے او و جنت غنیمت  
 ستر مہینہ تک پہلے نبی سے قبل بیت المقدس کی  
 جب گنبد قبلہ ہوا حضرت جبریل علیہ السلام نے حسب احکام و حکم  
 و الاکرام پہاڑوں اور درختوں کو اٹھا دیا بنائے مسجد نبوی کو سیراب حمت سے  
 مقابل کر دیا اور بنا محمد اب کی و غیر نقاشی و تحفیات بحساب کے عمر ابن العزیز  
 کے وقت سے ایجاد ہے اور نبی کو منبر کے ہی بنیاد ہے چنانچہ جو حال تعمیر منبر  
 و محراب ہے بتفصیل آگے درج کتاب ہے۔ آپ کی نظر عالی بن تحفیات دنیاوی  
 فضول تھا۔ بس ایک لکڑی کھجور سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑھنے کا معمول تھا ایک صحابی  
 نے تین زینہ کا منبر لکڑی کا بنایا جب آپ نے اوس منبر پر قدم رکھا وہ لکڑی شق ہو گئی  
 اور اوس میں آواز دے کی مانند آواز ناکہ کی پیدا ہوئی اور سفارت میں شہید ہو کر  
 یوں گویا ہوتے۔

### شعر

برگ گل زان گلرخ خسار یاد مے دید	شاخ گل از ناز کی بار یاد مے دید
خانہ سینہ افکار یاد مے دید	بوستان قینہ فرما و کوہ بیتون

یہاں تک کہ جتنے صحابہ تھے اوس کی آواز سے سکھ وقت قلبی ہو دیا ہوئی آپ منبر پر  
 اترے و دست شفقت ادریس پیر سے و ارشاد کیا کہ اگر تو چاہے یہیں رہنے و  
 ورنہ حکم الہی سے بہشت کا درخت کرو و ان کہ نہ و ن جنت کا پانی پیا کرے۔ اور  
 سب بہشتی تیرا پہل کہا یا کرے بعد ایک لمحہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 و سلم نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اسے بہشت کا رہنا قبول  
 ہے۔ چنانچہ وہ دفن مسجد نبوی مقبول ہے اور وہ منبر خلفاء راشدین کے زمانہ تک

اوسى طرح رباحضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوشش کپڑے کی چڑھایا  
 بعض کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور چہرہ زینہ بڑھایا۔ منبر نبوی  
 کو اوپر کھٹا اور یہ قرینہ ہوتے کہ سب منبر کے نورینے ہوئے۔ عتبا سیدین نے  
 جدید منبر بنوایا اور منبر نبوی کی لکڑی باقیماندہ سے تبرکات لکھیاں بنوایا سید سحری  
 میں وہ منبر بھی آتش میں سو گیا۔ بعد اوس کے ہر پاشا کے وقت میں اوس منبر کا  
 اہتمام بطرز جدید ہوا آخر کار نوے اٹھانوے ہجری میں سلطان **مہر لد خان**  
 بادشاہ روم کے حکم سے سنگ خام کا بنایا گیا اور اوس پر قبہ مہفت دہات کا ڈھلا ہوا  
 جایا گیا۔

## شعر

ابو وہ منبر کا عالم عالم تصویر ہے | اوس کے وہ صلے کی تامل تویر ہے

حضرت **ابوبکر** رضی اللہ عنہ کو جہاد سے اس کام کی فرصت  
 نہ ملی اور حضرت **عثمان** رضی اللہ عنہ کو کچھ سعادت ملی کہ شامہ میں مغرب جنوب  
 و شمال کی طرف بڑھایا اور حضرت **عثمان** رضی اللہ عنہ نے نہ مہم میں  
 بڑھایا اور سب عمارت اور ستون پتھر کے بنایا پھر **عبد العزیز**  
 نے جو حاکم مدینہ منورہ کا تھا بموجب حکم ولید بن عبد الملک بن مروان مسجد نبوی  
 کو سہ نوے بنوایا اور جتنے گرد مسجد کے مکانات و حجرہ ازواج مطہرات کے تھے  
 سب مسجد میں داخل کیا اور خوب منقش کر کے یہ نعمت حاصل کیا پھر **محمد**  
 نے سلاطین ہجری میں کہ خلفاء عباسیہ سے تھے شمال کی طرف دس ستون بڑھایا  
 پھر **عبد سحری** میں **مامون رشید** نے کچھ بڑھایا اور جہاں  
 روضہ شریف ہے اور **قبلہ کو** بنیں **صلی اللہ علیہ وسلم** کا غلط ہے

وہی سابق میں آپ کی سکونت کا مکان ہے۔ مگر انہو لا مکان سے بھی زیادہ اسکی شان ہے۔

## شقہ

ماکہ سرست صفت الدایم	جلے نابغ لا مکان آمد
عاشقان و درجہان نے گنج	این قفس چون ترا مکان آمد

اور دونوں پیار با وفا جان نثار با صدق و صفا وہیں آرام فرماتے ہیں۔ بھیکھر  
 پشتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا جب آپ اوس میں دفن ہوئے  
 اوسیطرح رہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ مسی کو چھیڑا  
 نہ روضہ شریف کو گھیرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ اینٹ سے بنایا۔ عمر بن  
 عبد العزیز نے حسب حکم ولید کے ہنگام تعمیر مسجد شریف حجرہ شریف کو بھی نقش دار  
 پتھروں سے بنایا اور گرد اوس کے اور ایک دیوار بنایا۔ اور اس چار دیواری میں روضہ  
 نہیں کیا۔ اور بعد تبار ولید کے روضہ شریف کے اندر جانا موقوف ہوا ہر شخص تعظیماً  
 باہر سے سلام و دعائیں مصروف ہوا لیکن بعضوں نے کہا ہے کہ مسجد میں ایک  
 آواز روضہ شریف کے اندر ایسی ہوتی جیسے کوئی چیز گرے اور ایک شخص مشائخ  
 صوفیہ کی قسمت پہنچی کہ اوس تابدان سے جو روضہ شریف میں ہوا اندر داخل ہوتے  
 اور جارب کشتی سے اونکو سعادت دارین حاصل ہوتی اوسی زمانہ میں متولے  
 عمارت نے کسی خواجہ سکر کو ساتھ لیا اور اوس زمین غیر لگین کو صاف کیا۔  
 سندھ میں جمال الدین اصفہانے سنے کسراٹہ کی یہ لکھایا و جہیز کے گرد  
 حجرہ شریف کے بنایا۔ اور انہیں دونوں میں شریف ابوالہیاس نے کہ باو شاہ صرکا  
 وزیر تھا ایک چادر سفید دیائی مصری کہ عام اوسکا حیر تھا اور بیستم سرخ سے

مسوہہ میں تحریر تھا بموجب حکم مستفی با اللہ کے روضہ شریف پر چڑھا کر ایک طرز جدید  
نحالی پہر جو بادشاہ ہوا اس نے ایک چادر ڈالی کہ آج تک وہی رسم جاری ہے  
ایک پردہ سبز بڑا پہاڑی ہے۔

## اہیات

منظر نور تجلی پردہ دربار ہے	غیرت خط شاعری اوسکا اک اک تار ہے
ہیت و شوکت ہے کیا پرو کیے خسرو جلوس	گر تہر حمت کا پردہ کون دیکھے نگاہ بھر
جستے پردہ سے زیارت کی و حیران کیا	سر چہ کا کر آسمان پر بیدل و جان رنگیا
پیک دانش کا یہاں جلنا پر پرواز ہے	پردہ محبوب رب العالمین کا راز ہے

غیر شاعر میں قلاوٹن صالحی کے عہد میں کتبہ مسجد کی بہت سے اونچا جیسا کہ اب  
موجود ہے اور وہیں حضرت کا وجود باجوہ ہے ظہار ہوا۔

## شعر

وہ ہنسی کا سب کتبہ مطلع انوار ہے	بس نڈب اور مٹلا اور مینا کا ہے
----------------------------------	--------------------------------

پہر شہدہ بن ملک قانیانی نے کہ بادشاہ مصر تھا مسجد شریف کو نکالیا اور شرف  
سیح زیارت ہوا بعدہ سلیمان خان رومی نے دسویں سیکڑے میں روضہ شریف  
کے اندر سنگ رخام سے فرش کراویا کہ ایک یہ سب بنائیں پورانیان ہنہن۔  
کہنہ کہانیان ہنہن۔ سلطان عبد المجید خان کے وقت میں درو ستحض رو برو

**قبل گوین** زیارت پردہ ہو کھنکھ مٹی چپٹ سے گری ایک شہید و مسل  
زخم رسید ہوا اگر ایک حرف سکایت زبان پر نہ آیا بلکہ شعر حال عرض بیان میں لایا شعر

روز ابر ایچین جاری چوسر در کاہ	گر بجائے قطر مانگ از ہوا آید خوش است
راضیم از ہر چہ پیش آید بدر عشق تو	گر ہمہ بر جان من درو بلا آید خوش است

خیر حکم تعمیر مسجد نبوی صادر ہوا ایک امر زیادہ تر یہ ناور ہوا کہ ایک درویش نے  
 جانب شمال مدینہ منورہ کے واسن جیل میں سنگ سرخ دکھایا جب تک کام ختم  
 نہ ہوا وہ پتھر ختم نہواست لہذا سب سے یہی کہ راقم کو عین عبد جہی میں اتفاق زیادہ  
 ہوا کہ یہ رتہ گناہ تینا شریک عمارت ہوا اس وقت باب مجیدی میں کام نہتا تھا  
 میں نے یہی دمان کام کرنے کو اپنا افتخار سمجھا پس جو ہیئت و صورت مسجد شریف کی  
 اب موجود و تمام عالم کے سجدہ ہے عرض کرتا ہوں سنئے۔ مسجد نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم قبلہ کی طرف یعنی جانب جنوب بارہ درجہ کا والان ہے۔ بڑا اوس میں  
 سامان ہے۔

## ابیت

رحمت عالم کا وہ دربار عالیشان ہے	جلوہ ویدار جس کے تصدق جان ہے
ہر در و دیوار پر ایک عالم نور ہے	سنگوں جس کے رقم سے خامخویر ہے

پہلے درجہ میں محراب بصلی خلفی عجیب خوشنما و لاثانی ہے جسکا نام محراب عثمانی ہو  
 اور اوس والان میں سولہ درہن اور باقی سب درجوں میں اٹھارہ انہارہ درہن  
 پہلے درجہ میں دو درم ہونکی یہ وجہ ہے کہ مغرب و مشرق کے کوٹنہ پر ایک  
 ایک حجرہ بنا ہے۔ اوس میں زینہ منارہ پر چڑھنے کا تلہ ہے۔ اور مشرق کی طرف جو  
 حجرہ ہو اوس کے دروازہ پر سونے کے کھداسے کہ **یا حضرت**

**بلال حبشی** اس کو اسطو کہ مؤذنی حضرت بلال کا عہدہ تھا۔ پہلے  
 مؤذن اسی منارہ پر چڑھ کر اذان کہتا ہے شیخ المؤمن اسی پر رہتا ہے۔ تبصرے  
 والان میں باب اسلام سے مشرق کی طرف ایک محراب چوٹی ہی سلیمان خان  
 پاشا سلطان روم کی بڑے اہتمام اور دھوم کی ہے۔ بعدہ منیر حضرت



قبائے دو عالم اوس کے بعد محراب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بعد روضہ مبارک تیسرے دالان سے بعد زین و انتہا م ہے۔  
 چہنچہ والان میں تمام ہے۔ ساتویں دالان میں روضہ شریف کی برابر بعد روضہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہترہ سراسر ہے یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کا مقام ہے آٹھویں زین دالان کے مقابل باب جبریل علیہ السلام ہے۔ اور دسویں سے بارہویں کے مقابل تک چہترہ بنا ہوا ہے۔  
 اوسمیں صد ہا کلام اللہ رکھا ہوا ہے لوگ تلاوت کے لئے خواجہ سراؤں سے لیتے ہیں بعد الغرغ پیر وہیں رکھ دیتے ہیں۔ یہ چہترہ اصحاب صفہ کا مشہور ہے جنہو  
 اجراء سلسلہ صوفیہ نزدیک و دوسرے۔ اور متبر شریف کے سامنے دو مکبرے۔  
 ایک پانچویں دالان میں دوسرا اوس کے برابر بارہویں دالان میں اوسر مکبر کھڑا ہے  
 مکبر کہتے ہیں۔ وہاںے متاقتین کو خچیر کرتا ہے۔ چومبر سے قریب بڑا ہے۔ وہ  
 چھوٹی چھوٹے ستونوں پر کھڑا ہے۔ ان ستونوں سنگ مرمرین ایسی جالی کاٹی ہے  
 جیسے کوئی کاغذ میں کاٹتا ہے آٹھی زریلے سے کہ جی جاتا ہے آٹھین کو دیکھا کیجئے  
 زیادہ کہنا تک بیان کیجئے۔ اور دوسرے مکبری کی چہت مسجد کے ستونوں میں  
 جڑی ہے اوس کے سہاروں سے کھڑی ہے۔ اور اسی جنونی دیوار میں روضہ مبارک کی  
 برابر دو گز اونچی بر ایک کھڑکی بڑی ہے اور ہر دالان کے مقابل چھوٹی ٹری ہے۔  
 اور روضہ مبارک کے اوپر ایک شبکہ نمودار ہے۔ اوسے جانب سے نزول رحمت  
 پر نور و گناہ ہے۔ اور اس مقام پر کوئی دریا باب نہیں۔ اور متبر شریف  
 سے تاب ساجہ معنی بلکہ تاجب ما کسی قسم کا پردہ و حجاب نہیں۔

سفر

جے حجابانہ درآزدر کاشانہ ماہ  
شکر اللہ کہ غم و غم رسیدیم بدست

کہ کسے نیت بخیر ورد تو در حانہ ما  
آفرین باد برین بہت مردانہ ما

اور روستنی کیلئے لوہے کی جالی عجیب و غریب کی اوپر کالی ہر رنگ کی چھوٹی  
بہت خوبصورت اون بن جڑی ہن اور اوپر کالی ہر رنگ کی ہن۔ اور مغرب کی طرف  
بڑا والاں ہے۔ یہی بہت بڑا مکان ہے۔ اور ہر والاں میں تیرہ درہن

اور اسی طرف باب الرحمن باب السلام

جدہر سے زائرین کا گذر ہے باب الرحمن کے ایک کواڑ پر یا مقسم الاہوا  
کا طغر اسکوں لاجواب ہو اور دوسرے کواڑ پر یا مقسم لکنا خیر الباب ہے اور  
درمیان طغر کے سلطان عبد المجید خان کا نام ہے عجیب عمارت و عجیب کام  
اور شمال کی طرف کو دوسرا والاں ہے۔ لیکن مکان کی جان ہے اور ہر والاں

میں سات درو اسی طرف باب مجیدی تعمیر کردہ سلطان عبد المجید  
ہے۔ یہ دروازہ جدید ہے اس کے دو لڑن کواڑوں پر طغر جتنا دشمن

مفتحہ لہما لا یلبی بنا ہے اور دروازہ کے بائیں طرف دو مکان بنا ہے

ایکینور روستنی کا کارخانہ ہے دوسری ہن خواجہ سرائی رقع حاجات کا شہکار ہے

اور مشرق کی طرف بھی دو ہر والاں ہے۔ اسکی بھی عجیب شوکت و شان ہے

اور ہر والاں میں تیرہ درہن اور اسی طرف باب جابر شیل مفتحہ لہم

الابواب کا طغر ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ درخت کی جبریل و زبان ہن  
اب انصیب ہم امت عاصیان ہن

اندر آن خلوت کہ در کردہ نیا بد جبریل  
جے سر و پایا بدین شین دست اکثر سے رویم

زہرہ مارا میرا زہر بابا نیکو سے | اما اگر نیکم و گر بد ہم بد آن درمے رحیم

اور باب النساء بھی اسی طرف اور وہی طغرا باب الرحمن کا المیہ ہے اور اسی طرف  
 روضہ شریف کی برابر تین کھڑکیاں باہر ہیں اور انہیں یخین لوہے کی سیرا میں ہیں  
 اور باب النساء کی برابر لوہے کا کٹھن اسبغ عورتوں کے نماز پڑھنے کا کھڑے ہے۔ اور چار کوفوں  
 پر چاندینارہ تیار ہیں۔ اور باب الرحمن کی برابر بایط سلطانین پانچواں منارہ نمودار ہے  
 اور صحن میں ایک چوٹا سا باغ ہے۔ جس سے باغ ارم کو دلغی ہو اوسمین چہرہ وخت  
 کچور کے آپ ہی کی حضور کی اور ایک پیری کا اور ایک مہرندی کا اور ترکاری کو بھی وغیرہ  
 اوسمین پیدا ہوتی ہے ان درختوں کی اصل حضرت **مسئول اللہ** صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے وقت کی تخم سی ہویدا ہوتی ہے۔ جب درخت پڑانا ہو کے گر پڑتا ہے اوسی  
 بیج میں دوسرا لگا دیا جاتا ہے۔

## شجر

جسے وہ باغ ایمنہ مسزبزی بہا | اشجار و برگ و سبزہ سنبل محمد

باغ کے مشرق کے کونے پر کھوان حضرت **فاطمہ** رضی اللہ عنہا کا ہے  
 اور سپر کاٹھ سما چوٹا سا بیٹھک بنا ہے اوسی جگہ بیل ہے۔ راہ حنت کی دلیل ہے۔

## شجر

دور ہے وہ صبا کوثر کے پہا جا رہی بیل | باہا اوست دیکھنے کو جس کے کوثر سبیل

لوگ تبرک پانی پیتے ہیں۔ چاہے مزم کا سا اس کنہ کے کا پانی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ  
 مزم ثانی ہے۔ آئین وہ پینے تھے آب فون جگر پینے ہیں اور سرگراں ہے۔

## قطعه

پاؤ باؤ آنکھ سر کوئی تو دم منتر لبو | دیدہ رار کوشنی از خاک دت حاصل بود

خیر مرصی ہوئے انہماوے۔ باز آدم بمطلب طول مسجد کا جنوباً شمالاً دو سو

قدیم اور عرصہ شرفاً غریبا کیسویں چاقی م جبکہ کمیتیں نہیں ہر چاقی میں ہوا ہے۔ اور تیاری اور

اور اسکی مسجد کے کہنے کی نشر کی گئی تھی کہ یہ جو کچھ کہہ کے یا زبان سے کہہ کے خدا کی کبریا

ہے۔ اور ملی قدرت نے ایسی ہیجہ بنا کر ایک باب السلام دیکھ کر تو بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ

گر جاتے۔ بخدا تصور کا عالم بخون میں پہنچاتے۔ یہاں تک سامان و لوازمہ و کیکر

سماں حرارت و شہو پر اسے نظر آتے ہیں۔ ستائیسین حضرت کہیں علامات شاہی کو

بھی ولی میں کب لائے تھیں۔

اسم دیوانہ چشم قصر شد ویرانه است  
کاسمان نسیب و نه از شاخ ایوان میں است

وہ جو نور کا جلوہ ہے اس کا کیا انداز ہے اور ظاہری کے شہید کو دروازے کا

*[Handwritten signature]*

موسم بهار و خزان و تابستان و زمستان و فصل بهار و فصل خزان و فصل تابستان و فصل زمستان

مجلس شورای اسلامی ایران

فضل و جود و سخاوت و بزرگوئی که در شما جانشین است

وہ بھی کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کیا تہ ملا ہے۔ کوثر و قارین ہمارے

کراچہ دیکھنے میں چلی ہیں۔ لیکن مضبوطی اور صفائی میں بہ ازرو میں بہتر ہے

رق کتر کے پورے اوس میں جاسکے ہیں۔ ایسے رابرنگا سے بن کہ بتیل اور لکڑی

لیک چنیا کا چین دکھائی دیتا ہے۔ دوسرا باغ سوسن لالہ رین لیتا ہے اب تک ہے

یہاں ہے فَاخْلُقْ حَایِبًا لِّمِائِینَ - اور دوسرے پر لکھا ہے -

## ابیات

مشہور ہے جو عرشِ جلو خانہ سے تیرا کہتے ہیں لامکان جسے کاشانہ سے تیرا  
مرحبا سید کی مدنی العسری بل و بان باہ فدایت عجب غنیمت لقی

باہر و روانے کی طرف مدرسہ **شعبہ دہان** بروم کے سلطان کا ہے  
جسے ساز و سامان کا ہے اور دوسری طرف حوض نہر کا منبع و شہر کو الموشہر کا  
اور اسی دیوار میں جسکی برابر باب السلام ہے اور محراب امام ہے قدامت کچھ بلند  
بہت زیبا عالم سید سورۃ برات اِنَّا اَنْهَضْنَا مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي  
اَلْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ تک لب اوس کے صدق اللہ العظیم و صدق رسول  
الکرم ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم اجمعین کہو دا ہے۔

اور محراب کے بازو پر تمام کر دیا ہے اور دوسرے بازو سے سورہ بقرہ سے یہ رکوع  
مِثْلَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْ تَكْبْتَ سَبْعَ مِثَالٍ  
سے شروع کیا ہے زمین سے رخ کرکھی جو حرف نویر سونا چڑھتے واقعی ایک طلسم بنا  
ہے۔ اور اس سے ایک بالشت نیچے پتھر پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ اَرْضًا ہے۔ واللہ زیادہ کہنا  
تو سمع خراشی ہے۔ لیکن عجیب حسن پایا ہے خدا کے کلام کو چمکایا ہے۔ اس طغرا  
محراب کے گرد گروں کو مائی ہے۔ خدا کی قدرت دکھائی ہے عقل میں نہیں آتا کہ  
کر کس فلم سے کچھ حروف نکالے ہیں۔ یا قسی سانچہ میں ڈالے ہیں۔ جو دیکھتے  
والے میں کہتے ہیں کہ یہ حرف عالم سے نزلے ہیں۔ اس کا سبب کا قلم لوح محفوظ  
سے چلا آیا ہے یہاں لاکے جمالی ہے۔ اگر یا قوت رقم نان زندہ ہوتا تو ہیرے  
کی کنی کہا کے مرجاتا یا آپ کو ان حرف نویر نثار کرتا۔ محراب میں ایک طرف اللہ

دوسری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہوا ہے۔

## شعر اردو

ہاں صحرانوں کی نقاشی و نگارگری کا حال  
ہو سکے کس سے بیان ہے یہاں بانہن لال  
اور کئی ایک اور بھی طفرے ادس میں گئے ہوئے ہیں۔ اور اسکی چوٹی پر ایک قمر  
بڑا ہے۔ بندوں طفرے کی جڑا ہے۔ ہر ایک محو دیدار اور لب پر یہ گفتار۔

## ابیات

ہر کہ در پیش زبر خاک ببالد رخصتار  
ملک کو تین سحر بودش لیل و نہار  
و گر ان گرفت دم بر سر کوئے توروند  
من بسر بر سر کوئے توروم محبوبان

اور باب السلام کے پاس جو در ہے اسکی طرز عجبی ہے و دون طفرے کے اوپر  
یہ آیت کہدی ہے وَادِ ابْتَلٰی اِبْرٰهٖمَ رَبَّہٗ بَکَلٰتٍ فَاَمَّهَتْ قَالِیْ  
تَجَا عَلَکَ لِلنَّاسِ اٰمٰنًا کَالْحَدِیْدِ فَاَمَّهَتْ قَالِیْ  
اور منقبت کا تو یہ رنگ ہے کہ چرخ مینائی و نگ ہو۔ ایسا مینا بنایا ہے کہ مینا بازار  
کو شرمایا ہے۔ ہر جگہ ایک نیا گلزار ہو۔ جسکو خزان کا خوف نہیں و وارزہ ماہ بہا  
ہے اور سونا و سونا ہی ہے۔ لیکن جہاں سونے سے سروکار نہیں اس جگہ کی  
سادہ کاری قابل اظہار نہیں۔ وہاں ستون کا بزمنگ ہے کہ گزند و ناس ہے  
صاف ایسی کہ سنگ مر مر یا سنگ کو نہ پہونے تو موضع ایسی کہ کوئی اسکے دمنگ  
کو نہ پہونے۔ بہاری ایسی کہ جیسے خود بیستون ہیں گو نہ کیا گونان گون ہیں۔  
فرعون نے اپنے مکان میں سنگ مرمر کی ستون لگائی تھی۔ اور خدا نے ان  
میں چاندی سولی کے بڑے تھے۔ اگر ان ستون کو دیکھتے تو چہاتی برقعہ ہر  
اور ان ستون کو انپر سے صدقہ کر دیتے پہلا انکی اونکی کون مناسب خاک کو

پاک سے کیا نسبت آخر یہ ہیبت ان کوہ وقار و تکی اونکے ولین سمانی کہ سوامی اسکے  
 کچھ نہ بن آئی کہ عدن والوں نے نیچے عرش کے پناہ لی۔ اور قرقعون والوں نے  
 کعبہ کی ماہ لی۔

## شعر

بے لقا سے تو ہوا دار تو کو خرم شود	در ہوا کے غرذ ہائے مقرر جنات انعم
آب حوض کوثر اندر سایہ طوبے عطر	کے نشانے گزربودے از سر کویت نسیم

اور وہ جو ستون مسجد نبوی قدیم کے منبر مبارک سے روضہ شریف تک ہیں  
 اوٹکی اور یہی بناوٹ ہے۔ جہاں جاوٹ ہے۔ قد آدم تک گواڑا پتھر کا خال کے  
 رنگ سپید بیج بیج دیکے تحریر سبز دی ہے اور ہر یک کا نام بھی جدا ہے اور  
 اوس پر کہو ہے۔ **هَذِهِ اسْطُوْنَةُ حَاشِيَةِ رَحْمَتِ اللَّهِ عَلَيْهَا۔ هَذِهِ**  
**اسْطُوْنَةُ اِلَى لُبَابِهِ وَيُسَمَّى بِالْمَقْبَرَةِ۔ هَذِهِ اسْطُوْنَةُ السَّيْرِ۔**

**هَذِهِ اسْطُوْنَةُ الْخَيْرِ۔ هَذِهِ اسْطُوْنَةُ الْوَقُودِ۔ هَذِهِ اسْطُوْنَةُ النُّشْرِ**  
 اور در ایسے اندر وہاں سے شمول گول بنے ہیں کہ انظارہ مشہور ہے۔ **قَدِيدَةُ**  
**بَارِيكَ بِنِ تَحْمِيْرِ**۔ محراب عبارت ہیں یا طاق سوات ابروی آناوان یا کو  
 خاطر نیک نہادان ہلال غرہ شوال المعظم ہیں یا نون سورہ نون والقلم ہیں۔  
 اس حاصل فن ہیں یا ہلال یا کمان ہیں ایک امام کے دین و ایمان ہیں۔ یہ کہ وہ ہیں  
 کہ اوس در سے جو کوئی پہرے۔ پہر عالم ہیں در بدر اید ہر او ہر کچرے اور جہان  
 سجدہ کرے ممکن کیا کہ سر بندی پاوے۔ ایک ذرا ہی ہماوندی پاوے

## ابیات فارسی

زہر زہر عجب محو شل آن بجے عجب خوش	کمال بخا بشہ اینجا بی اینجا ضد اینجا
-----------------------------------	--------------------------------------

قوت آئے بیمار و دل سچا راجہ می جوئے	طبيب مہربان اینجا دو اینجا شفا اینجا
قوت و طاق حرم کعبہ و دستار آئے	امن و محراب و طاق ابرو بدرد الہی اینجا

## اشعار

لَضُبَّتْ لِفَاءِ لِفَا لِه	حند جیم خصال
شَرْفُ الثَّرَى بِظِلَالِ	سماء السماء بِنَعَالِ
بَلَّغَ الْعَمَلُ بِكُمْ آلَ	كشفت الدُّجَى بِجَالِ
خَسَلَتْ جَمِيعُ خِصَالِ	صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِ

شیشہ آلات وہ جکے آگے بلور و مو۔ بلکہ الماس کو حسد ہو۔ ایسے آگے  
 جہاڑ الماس تراش لعل و یاقوت کو جھک و تلاش۔ ایک ڈال دو ڈال پر توجہ نظر  
 والے کہ پہلے اپنی سنگینی اور کوہ وقاری کو منالے تان بانڈی جہاڑی جہاڑی  
 بے شمار ہیں۔ حساب سے باہر معلوم نہیں کہ لاکھ ہوں یا  
 ہزار ہوں۔

## ایات

اور محرابوں میں آویزاں تہذیبیں تمام	اور وہ جہاڑ دن میں شہر روشنی کا اہتمام
دیکھتے ہیں تعلق قابل انشا نہیں	مثل جکے عالم اسکان میں پیدا ہیں

جانڈی نے بھی دین جہاڑ کے اس حلیے آپ کو روشن کیا ہے صفائی میں  
 شیشہ کو پشیمان کر دیا ہے۔ دو فون برابر رکھے جاتے ہیں تو البتہ ظاہر ہوگا  
 کہ یہ شیشہ ہے یہ جانڈی ہے۔ غرض اس سرکار عالیجاہ کا وہ غلام ہے  
 تو یہ جانڈی ہے۔ تعذیبوں نے آپ کو فرشتہ کر دیا ہے خاکساری پسند ہیں۔ اور



اور بعضوں نے مابندی کا رتبہ لیا ہے۔ وہ اپنے حال میں خورند ہیں۔ ہاں یا  
 اس وضع سے نکلتی ہیں۔ کہ ستارہ سی جھکتی ہیں۔ اللہ سے داغ اور واہ سے  
 اطمینان و فراغ۔ لوہے کو منہ نہ لگایا۔ ایسا جوش آیا پابندی کی زنجیریں گلی  
 میں پڑی ہیں۔ رو بروئے شہنشاہ کو نین چپ کھڑی ہیں۔ سبائے کی یہاں نکال  
 نہیں نکلتی ہے۔ سچ سچ بات موندہ سے نکلتی ہے۔ ہر ٹانڈی صفائی میں درخت  
 ہے۔ سر ایاں کا کارخانہ ہے۔

### ایات

پہلی ہے وہ جہان میں نیت کی روشنی	قندیل در ہے شمع ہایت رسائی کی
اس سے سوائے کوئی دولت جہان میں	بار بار نصیب کیا کہ ہو یار رسائی کی

روستخسیر ہی ان پر تمام ہے۔ دیکھئے تو کہ ہر لوگ کی ہے وہ کیسا عالمی تمام ہے  
 شمع کو بھگداز کی اشتیاق سے حاصل ہوئی کہ بے پردہ محفل میں داخل ہوئی  
 شہنشاہ اور وہ مبارک کے درمیان میں۔ ہذا گوارا کیا۔ آقاؤں سے بھی  
 کٹا رہ گیا۔ پتیل کی بیشک بہت بہاری اوس میں جڑ ہے۔ اور بچہ سے غلط  
 سونے کا حلقہ گردن بن چڑ ہے بعد حضوری خوشی سے بھولی نہ سوائے۔ ہر ایک  
 شمع بھول بھول کے ماتہ ماتہ بہر کے دور میں بن آئے دیکھئے واسے حیران ہو  
 ہیں عقل و خرد کو بے ہن کہ یا اللہ اس کو سینے جو والا ہے۔ کس سانچے سے  
 نکلا ہے۔ اس محبت سے جلنے ہیں کہ چرخ کا دل دم ہوتا ہے۔ دیکھئے والا  
 بے سائنہ ہوتا ہے۔ لہذا جان کہہ تا ہے۔ جلانے کا یہ قرینہ ہے۔ کہ  
 محرابوں کے ایدہ اور ہر برجی زینہ ہے۔ اوس پر چکر چلائے ہیں۔ کیا کہوں  
 کیا چمک دکھائے ہیں۔ اور تمام رات اپنے آقا کے فراق میں رہتے ہیں۔

لیکن آنسوؤں سے اپنا ہی مونہہ دہوتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ ادب سے اشک  
زمین پر گرے۔ فرش مبارک کو تر کرے۔

## ابیات

نستبے پیدابا من شمع ورموز گداز	گردل بریان و چشم استخار داشتے
ہر دو عالم را دیک بر تو سر اسر سخته	آفتاب از آتش من شتر داشتے

روم سے ہر سال ایسی چار شمعیں آتی ہیں۔ باقی خراج مصر سے یہاں نکالنا  
ہے۔ یہ بھی بڑا ملک بڑا سلطان ہے۔ چار دو دن محرابوں کے ایدہر اودہر  
ایک پاؤں سے استادہ ہیں۔ آٹھوں پہ خدمت کو آمادہ ہیں۔ بہت کم پہناتو  
ہیں۔ سال بہرین آدمی جلتی ہیں۔ یہاں کلی صبح تو واقعی نور کا تر کا ہے۔  
جسکو تار کی کاڑ ہے نہ دھڑکے ہے تعجب تو کیجئے کہ شام کو نمائش سحر  
ہوتی ہے ایسی روشنی جلیں گہر ہوتی ہے۔ فرش وہ کہ آسمان کو ہوس کہ میں فرش  
ہو جاؤں۔ یہ دولت نصیب ہو تو فرش سے عرش ہو جاؤں۔ زمین سنگ مرمر کی  
کہ کوئی تہا ہرات جسکے پائسنگ کو نہ پہنچے۔ رنگ سنگ فرہنگ کو نہ پہنچے۔  
اور سچ بھی ہے۔ ہواہر اگر تہیتی ہوا تو کس کام کا جو خداوند عالم کے صرفین  
انڈایا تو پہر کس نام کا۔ واقعی سنگ نے مرمر کے حضوری سے شر کیا اوس کے  
اوپر پور پادہ زم کہ رشیم شرمائے۔ اوسکے اوپر قالین کہ محل رشک سے داغ  
کہائے۔ تمام والا نوین سنگ مرمر کے اوپر پوریا بطور ستیل پائی اوسپر قالین  
ہے۔ عجب جاہ و تمکین ہے۔ صل علی ملکہ ولس ہے۔ ہر  
والان میں قالینوں کی رنگینی سے پہر نہ نکالیں ہولارتھا ہے۔ دیکھنے والا  
گہر لون اوس کی قدرت میں ہولارتھا ہے۔ مسج ہے یاچین زار ہے۔

رضوان ہی جیسے نکلتے ہے۔ کیا بہار ہے۔ قدرت پروردگار ہے۔ حسین  
محبوب رب العالمین کا عزار ہے۔

اور بسوخت تخت و خرابا نیت در گونگ  
در تہت غلارین خشت داوت و رہا

سنتون کی اور تین بابا بجا چھوٹی چھوٹی حوض نیر سبیل کی صراحیان دہری ہر  
خونہوار پانی سے پہری ہیں۔ اونھیں حوض سے پانی گرتا ہے۔ اونھیں

بہرتا ہے۔ یہ بھی ایک عجیب بہار ہے۔ گویا باغین آبشار ہے۔ اور

جہان ستون تمام ہوا ہے۔ گرمی بند ہے کا اہتمام ہوا ہے۔ گردا گردنا تہہ

چوڑ کے گندین منبت ہے۔ کیا منازا و نکی صنعت ہے اور جہاں پر جگہ

چوڑ وی ہے **قصیدہ بشارت** بخط ابلی کھا ہے۔ زبیر

سیاہ لا جوردی حرف سپید ہے ہر حرف فقر اشتیاق اور ہر واو مرکز

امید ہے۔ غرض ہر مقام پر ایک صنعت ہے۔ پس خدا کی قدرت و

روند شریف کے گرد جالی نے جو جالی ہے۔ وہ کب لطف اور کیفیت سے

خالی ہے۔ جس نے یہ بنایا دوالی ہے۔ کیا خوب ترکیب نکالی ہے کچھ آب زر

میں نہانیوالی ہے۔ کچھ بدستور کالی ہے۔ اگر ایسا نہوتا تو خاک مزار

شرف طہ خلق ہو جاتی۔ ذرہ ہی ماحقہ نہ آتی۔ اب بھی شتا تیل کچن

ملا کرتے ہیں۔ راز دل کو ہر ملا کرتے اور کہتے ہیں۔

### ابیات

زجرہ پائے در صحن حرم نہ  
بہ فرق خاک رہ ہوسان مت م نہ

برون آور سراز بر دیانے	کہ روئے لست صبح زندگانے
ہر تن در پوشش عنبر بوجہ جامہ	بہر بر بند کا فوری عامہ
ز خاک اسے لالہ سیراب بر خنیر	چون گس عذاب جینہ از خواب بر خنیر

ان شعرون کا لطف روضہ مبارک کی جالی کے سامنے معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً آپ کا زندگی ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ ہر روزن روزن ارم ہے۔ ہر شبکہ پر دیدہ مشاقان کا دم قدم ہے۔ دیدہ بازی سے کھیرم فرصت نہیں۔ جہاں تک تاک سے مہلت نہیں۔ آنکھیں لگی رہتی ہیں۔ نگاہیں ہنسی رہتی ہیں۔

### ابیات

ابہا الشاق اگر معشوق بردار و نقاب	دیدہ مادر خوراد نیت آما چون کنم
گر نہ در فردوس باشد دیدن یار و دوست	از اویدر باد یہ گریم و دین خون کنم

### اشعار

و طوبی بقلب لطف لدیہ	فیما ایما الناس صلوا علیہ
هو الروح فی حب کول الانام	علیکہ الصلوۃ و علی السلاام
ستہ مصلین سر و سر و سر و سر	مد اوچ دین سے باغ مبل
ستفیع الامم سر و کائنات	جناب محمد علیہ الصلوۃ

جی چاہتا ہے کہ نگارہ کے ساتھ اندر چلے جائے۔ تہہ باہر بھی نہ آئی۔ روئے مبارک کی طرف باہر بھی ہے۔ روئی وہ سراے سے بھی ہے۔ اور اندر باریک تار و کئی آہنی۔ دست برد زمانہ سے غنی۔ لطف سے اوپر

لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْمُبِينُ - اور مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَادَقُ  
 اَلْقَوْلِ عَدْلُ الْعَمَلِ دُعا ہے - اور اوپر پشت بنا کے **یا اللہ** اور **مُحَمَّد**  
 جالی میں نکالا ہے - جبکہ احسن و وبال ہے - اس کے بعد جو تہہ و نہا تہہ کا وہ  
 ہے - وہاں تک البتہ بذریعہ کرنے روشنی کے پہنچنے کا طور ہے - اوس کے  
 بعد پردہ صندل کے کٹہرے پر چڑھایا ہے - عجب صفت سے بنایا ہے -

### ایات جناب غوث پاک

دربرون پردہ باشند این همه خوف ورجا	در درون پردہ رو کا بجا امید و نیکم
ہر چہ پیو اہی تو از رویہ سید ہر شب ترا	دست خالی کے رو و سائل زور گاہ کریم

اوس کے اندر گرو چار دیواری ہے - وہ دروازہ سے عاری ہے - اوس کے  
 اندر حجرہ شریف حضرت **عالمشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا کا ایک  
 اندر **عزیز لطیف** ہے **اللہم صل علی ہذا البتہ** - وہاں  
 کسی کا گز نہ نہیں جب نہ حضرت **صدیق** و حضرت **عمر** نہیں -  
 رضی اللہ عنہما - وہ کیا خوش تقدیر تھے - کیسے صاحب توفیق تھے - جسکی  
 فدا کتنی فدا ہے - مرنے پر پہی نہ جدار ہے - روضہ کے اندر کا سامان -  
 جس پر مسلمانوں کی جان و قرآن - سونے جاندی کی لعل شینین لگی ہیں - فرشتوں کے  
 حابین انکی ہیں - پر دیکھی شان پہاں نہیں عیان ہے - نہاں نہیں محرف  
 خطوط کہنے کی طغرا کہتا ہے - دو خطوں کے بیچ میں **لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ**  
**الرَّسُوْلُ اللهُ** صلے اللہ علیہ وسلم - بعد اوس کے دو  
 خطوں میں اللہ و ما سواہ **مُحَمَّد** - اسطرح اوپر تک تمام  
 پرزے میں کہتا ہے -

## شعر

اے دل جہنم سر توڑا نگاہ کن -	ہر جا محمد است و بہر سو محمد است
سجود و سجدہ و ساجد و خود مسجد نماز	خود قبلہ کعبہ جہت و سو محمد است
دین محمد است و بجا نعم محمد است	در دل محمد است و بہر پہلو محمد است

حیرت کا تماشا ہے کہ نور تو دو عالم میں پہلایا ہے - حجاب سے فائدہ کیا ہے  
 نور و اور الماس اور زبرجد جیٹا روپیہ سلک مروارید عید نہ شنید - دروازہ  
 صفت اقامہ جہا بیجا نہ - پروے سے لپٹے ہوئے - اپنے مالک کے دامن سے  
 جیسے ہوئے ہیں - ہر ایک دانہ بے بہا ہے - قدرت خدا ہے - سبحان اللہ  
 اگر ایسی درگاہ میں چڑھتے - تو کہتے کہ قدر بن بڑھتے - منبر کثیف در روضہ  
 رسول مختار ہے - خواجه سر کلید بروار ہے - مگر یہ دروازہ کبھی کھلنا نہیں -  
 کسی دست باز سے نہ کھلنا نہیں - دوسرا دروازہ مشرق کثیف حضرت  
**فاطمہ** رضی اللہ عنہا کے روضہ کے برابر ہے - باب حنت کا نمونہ  
 سراسر ہے - وقت شام نہا بر روشنی یہ درامید باز ہوتا ہے - پاشا اللہ اس  
 خدمت سے سرفراز ہوتا ہے - تیسرا دروازہ چوہترہ اصحاب صفہ کثیف ہر  
 جنگ و یہ شرف ہے کہ بالکل خانان محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 ترک کر دیا اور آپ کے بدل عاشق تھے - اور اپنی محبت واس کلام  
 میں صادق تھے -

## شعر

از خانان آوارہ ام از دست عشق از دست عشق	گر شہدہ بیچارہ ام از دست عشق از دست عشق
---	---

جب شبت و شونی زمین روضہ مبارک کا ارادہ کرتا ہے۔ یہ دروازہ کشادہ ہوتا ہے۔ ہر مبارک مغرب کی طرف اور پاس مبارک مشرق کی طرف ہیں۔ کچھ اشعار۔ خط طلائین آسٹار۔

## شعر

وَرَجَّ بَقَوْمٌ مَقَامَ لِحْدِ مُنْفَرِّجٍ | هُوَ لِحْدُ فَرْحٍ لِمِ لَوَالِدٍ وَلِمِ لِيلَةٍ

اور کوئے پر منبر شریف کے طرف ایک مرقع لگا ہے۔ اوس میں یہ کہتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ قُبُورِي وَمَنْبَرِي سَبْعُونَ

مِائَةً مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ۔ مسجد کی منبر پر صحن کی طرف ایک چتر کا مرقع تین گز

شرعی کا تختہ لانا۔ اور ایک گز کا چوڑا اور اس کے روبرو ایک مرقع چھوٹا اوپر

اس کے سورج مکہ کی سونکی مثل برگ خزانہ پایا ہے۔ عجیب زمیت پایا ہے۔ چھو

ٹھ مرقع میں کہتا ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بڑے مرقع

میں کہتا ہے الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي

سِوَاهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔ کہ چتر میں کیا کیا

حرف کہہ دے ہیں۔ حرف کیا ہیں تو کے تو کے ہیں۔ اور چاروں طرف کی روکار میں

بیائیں مرقع مدور لگا ہے میں۔ زمین او کی لاجوردی اور حرف سونے کے بنائے ہیں

جسے مرقع کے نیچے جو مرقع ہے اوس میں ما شاء اللہ اس کی بائیں طرف

مَحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اوس کے بعد

عَمْرٍ اوس کے بعد علی اوس کے بعد خُصَّائِنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ اور

ما شاء اللہ کے دائیں طرف اللہ بہر البو بکر بہر عثمان حسن

رضوان اللہ عنہم یعنی چاروں باران غمگسار کا نام آپ کے ساتھ بعد نبی بہا

جس طرح -

## شعر حضرت غوث پاک

عشق و بدنامی و دور و غم بہا شد یا رخسار | انا محمد وار باشد عاشقان را چار یا

اور بعد اوس کے ایدہر سے اودہر تک چار و طرف ایدہ اربعہ اور عشرہ مبشرہ اور

ایمہ اثنا عشر کے نام کہہ رہے ہیں - ہزاروں طرح کے مرقع رومی - چینی - شامی

بہت نامہ دیکھو - لیکن اس لطیف و شان و شوکت کے ایسی رنگ خواب بن بھی نہ دیکھی -

اور مشید کے ایدہر گرا کر و جھکا ہنی لگا ہے - خوشنما سبز رنگا ہے - اوس کے ایدہر چوٹی چوٹی

گنبدیان سویل کی چڑھی ہیں - حجب زیب و زینت دی ہے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسا کچھ بظاہر

ہے - لبے نور کا ظہور ہے کہ ناطقہ کا ناطقہ نہ ہے - عقل حیرت مند ہے - قلم کو طاقت

نہیں جو تحریر کر سکے - زبان میں طاقت نہیں جو تقریر کر سکے - اب ناظرین علم انحصار

شا یقین کی انبساط طبیعت کے لئے تذکیر و تہلیل ابومحمہ کا طریقہ بھی تجھ کو اسے کلک

جواہر سلک و ریح کتاب کروینا چاہئے کہ لوگوں کو سب کیفیت معلوم ہو - اور یہاں بھی اگر

سن لیں جو مضمون ہو - اور تسلیم قوت اب نے اکثر سنا ہوگا تذکیر و تہلیل اب سے جسے حیوت

زوال قریب ہوا استقامت عجیب ہو ایسی شیخ المودن روضہ مبارک کے سامنے ماؤب

کثیر ہوا اور یہ پڑھا - اللہم صل وسلم و زد فادم و اعلم قبا رانی علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وسلم - یہ طریقہ ہے اجازت لینے کا تفسیر بہ سبب بلند ہونے

منارہ کے بیرون استجانت اوس پر جانا مودن خلاف ادب تصور کرتے ہیں - بیرون

دور و سلام قدم نہیں دہرتے ہیں - اور دیکھا ہے میں نے تمام و مان کے سنا

کہ کہ علم الامام ادب کا پاس نہ ہے - شہوت بہنے میں ہی ہر اس رہتا ہے -

مصباح - بے ادب یا منہ ایچا کہ عجب دیکھا ہیست \*



بازار کے چلتے پرتے بھی اگر قبہ روضہ مبارک نظر آجاتا ہے تو بس شکر کرتے ہیں  
و سلام پڑھ دیا جاتا ہے۔

### شعر

سبز گنبد کا وہ جلوہ مایہ نوز و ضیا وہ منی کا سبز گنبد مطلع الانوار ہے	جب سے دیکھا دور سے تسلیم کر کے جہاں گیا بہر رخ اخضر ایک جہک سا سہاں ہر وار ہے
--	--

بعد نماز عشا کے لعائینین سرخ حرم شریف میں جلائی جاتی ہیں اور  
اس علامت کے لئے کہہ دی جاتی ہے کہ اب تم لوگوں کو سرخ روی زیارت سے  
حاصل ہوئی۔ سعادت کامل ہوئی۔ اپنی خواہجہا ہوئیں جا کر آرام کرو۔ صبح  
کو پھر حضور میں آکر سلام کرو۔ خیر بعد اجازت حجابہ مینارون پر شروع کیا۔  
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سَابِقًا لَا تَقُولُ اِنْ تَنِيْنَا اَوْ لَخَطَاْنَا  
سَابِقًا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَثْمًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِيْنَ مَرُّ قُبُلَنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا  
مَا لَا طَاقَتَهُ لَنَا بِهٖ وَاَعْفَ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا اَنْتَ مَعْلَا فَالْهُدَا الْاَقْوَمُ  
الْكَافِرِيْنَ۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَهَلْ كَانَ يَسْئَلُ اللّٰهَ  
وَحَاتَمَ النَّبِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ يَكْلِلُ شَيْءًا عَلِيمًا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ذُكِّرُوا  
اللّٰهُ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَةُ  
لِيْمُجِّدُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا فَخَيَّرَهُم  
يَوْمَ يَلْقَوْنَ سَلَامًا وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ  
شَهِيدًا وَبَشِيْرًا وَنَذِيْرًا دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ يَٰذَنِّهٖ وَسَلَّامًا يُّوَسِّدُ لِمُؤْمِنِيْهِ  
يَا اَنْ لَّهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا وَلَا تُطِيعُ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ دُعَاؤُهُمْ  
وَتَوْحَلُّ عَلَى اللّٰهِ فَكَلِمَةً بِاللّٰهِ وَكَيْلًا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اذْكُرُوا



سنا وہی کی بھی نوب آئی باب اسلام پر کبھی ہو کے اعادہ اور نہیں  
 کلمات کہے گئے ایدہر کبیر کبیری پر گئے۔ جمعہ کی نماز میں چار کبیر مروتے ہیں۔  
 تین عربی ایک حبشی اور امام بعد اجازت لینے کے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہ وہی درود پڑھتا ہے منبر شریف پر تشریف لے گئے  
 امام کا بھی اجازت کے واسطے روضہ شریف کے پاس جانا اور پچھلے پاؤں سر پہنکا  
 ہوئے آہستہ آہستہ منبر شریف تک آنا واللہ عجیب کیفیت دکھاتا ہے کہ کچھ نہیں  
 نہیں آتا ہے۔ یہ کیفیت کچھ دیکھنے ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ عقیدت کامل ہوتی ہو  
 دل کا حال کوئی کیا کہے اور کس سے کہے۔ پہلے ایک کبیر باؤب کھڑا ہوا۔ اور روضہ  
 مبارک کی طرف دیکھ کر بکرا۔ اللہم صل وسلم و نزل و آدم والنعم و بارسک  
 علی محمد رضی اللہ عنہم کل الصحابة جمعین یہ طریقہ ہے اجازت لینے  
 کا بعد اوس کے چاروں کبیر دن نے کبیر ہر زبان کہی اور امام نے خطبہ شروع  
 کیا پڑھتے پڑھتے بعد حمد و صلوٰۃ کے جو وقت ان کلمات پر پہنچا اما بعد فایا ایہا  
 الناس اتقوا اللہ تعالیٰ و تقربوا الیہ ما احام کل منکم مساعداً و الوقت  
 مساعداً و حلوا عقد الاطرار بانامل الاستغفار و جانی کلما یفصیئکم  
 عن فبیۃ و مساعداً و اخر متا ہذا الجوار و الترمذی و لا دی فی ہذا الدیار  
 فنبشركم ایہا الوافدون یا الوصول الی ہذہ الحضرت النبی علی قدرہا  
 علی الامثال و الملائکۃ حق لہا ما بکین نازل و صاعداً ترون رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کل ساعۃ و هو نازل الیکم و مشاہد فیکم  
 واللہ منہ جیمۃ و فضل من اللہ و اقام قال شکر اللہ تعالیٰ علی ہذہ  
 النعمۃ العظمیٰ بما یبلغ من الشان و لما مید و سلوۃ الشفاعۃ و یقفون لوصول

الْمُنَى وَالْفَاصِلُ وَكَفَى بِالذَّائِرِ مَثَافِرَهُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ أَجَابَهُ بِكَلَامٍ  
كَمَا أَخْبَرَنَا عَنْكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَدَّ فِي الْحَبَشَةِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّ  
الْأَوْصِيَاءِ هَذَا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ سَلَّمَ  
عَلَيَّْ سَرَّ اللَّهُ عَلَيَّ سِرًّا حَتَّى ارْدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

یہ کلمات سن کے جماعت کثیر پر ایسی حالت طاری کہ سب بتول بہ گریہ و زاری  
و مکیہ و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوش الحان سے صلی اللہ  
علیہ وسلم اور صحابہ کے نام پر رضی اللہ عنہ کہنا اور بھی رقت قلبی پر مدد کرنا تھا۔  
اور ہر ایک کے عبادت کا خیال تھا۔ اور یہ شعبہ حضرت  
عوثؓ تھا۔

## ابیات حضرت عوثؓ کا

کہ تو ان خوش حال غوثین و صاحبین گفتن	کہ تو ان بامقید بہ جہت ترک وطن گفتن
--------------------------------------	-------------------------------------

نہا نے خلوت تہ خواہم کہ گویم حال خود بانو  
غم تو از دل محی سخاوت پرندہ آسائے  
مگر موقع نہ ملا عجب اسبند کہلا - خیر جب خدا کو منظور ہو - دیکھتے کب یہ دوری دور ہو -  
الغرض اس کیفیت سے سنا نہ ہوئی کہ خدا یہاں کا مجمع ہر مسلمان کو نصیب کرے - اور عینہ  
سنوڑہ سے قریب کب سے اس وقت معلوم ہوا کہ ایمان ایسا ہوتا ہے اور نماز وغیرہ کا  
واقعہ ایسا ہوتا ہے - خدا وہ دن پہلاورے اور ان کلمات کو سناوے - دیکھتے  
کب وہ وقت آوے -

## ابیات حضرت عوثؓ پاک

کہجائے لذت شادی غم و روملا ہائے	کہجائے این دل شگین کث جبر و جفا تائے
---------------------------------	--------------------------------------

شدم بیکار از خویش و گشت آواشنا ازین | گند بیکانگی چندین بمن آن آشنا تاک

## استعارو

محبکو یارب طبع و کھلا یا در بار <sup>حبیب</sup> | ہومہ سی اولاد کو اور دوست کو <sup>نصیب</sup>  
 حاجتین ہون میں دنیا کی مہری باز روا | حرمت ہذا الدنی یعنی <sup>محیط</sup> محط

یا معین

مرتباً تقبل مینا انا انت السميع العليم پس ختم ہوئے حالات حرمین  
 شریفین کے ایسی عنوان و بیان سے کہ نہ تھا مجھ کو اس کا خیال و گمان اور  
 اعانت کی مہری معین نے اس عظیم الغرضی اور کثرت کام میں اس کتاب کے  
 تالیف اور تمام میں صرف ایک مدت قلیل کیا ہ کے ایام میں۔ یہ شکر گزار  
 ہوں تیرا اے میرے حامی و مددگار۔ اور نہیں چاہتا میں اس کے اجر میں  
 سجاوٹ قبول کے تجھ سے اور تیرے رسول سے سوا اس دعا کے حصول کے  
 کہ عطا کر دینے مقورہ کا قیام بہ غلوں و شوق تمام پس بمقابلہ اس کے ہم مع تصور  
 کرتے ہیں ثواب آخرت از قسم خل و جنت جہیاد فرمایا ہے حضرت قبلہ کو  
 جناب عونت الثقلین نے۔

## شعر

ہرگز مبادا نکہ بہشت آرزو کنم | خود را هیچ بہر بچم بے آبر و کنم

اور کون انتظار کرے اوس جنت کی اتنی طویل مدت یعنی دن قیامت تک۔ پس  
 باز آئے ہم اوس سے بلحاظ اس جنت کے حکوم اپنی آنکھوں سے اسوقت دیکھیں ہم  
 اور وہاں کی عتبہ سائی کو ایک جنت عظمی تصور کرتے ہیں۔ ۵

## شعر

آرزو سے جنت الہی برون کر دھم نل | جنت میں بس کہ بر خاگ ورت ماوا کھم  
 پس قبول کر لے اسے داتا سے نہان و آشکار۔ اور جو پنا پذیر ہو اس کے پہر مجھ کو  
 اور ناظرین کو اپنے اور حبیب و محبوب کے دیار کہ سوائے اس کے نہیں ہے اس  
 کتاب کی تالیف سے میرا کچھ دوسرا مقصد یا کار۔ پس آپ لوگ ناظرین یہی اس  
 کتاب پر نظر فرمادیں صرف بنظر دریافت حالات حرم شریف کے۔ نہ بخیاں اکتھ چینی  
 و عیب بینی جن قبیح طبع یا سہو کاتب یا محاورہ و تحریر نجیف کے کیا انصاف سے  
 یہی مراد ہے۔ اور تحت شاقہ کی بھی مراد ہے کہ اگر کسی محاورہ میں اختلاف ملے  
 کی جہت سے یا کسی لفظ و حرف میں فرق ہے تو ساری کتاب پر حرف ہے۔ اور کل  
 محنت عرف ہے اور نظر اعتراضی کے سامنے تو کوئی کلام بکا خالی رہ نہیں سکتا  
 اور ایسے مواقع میں کوئی کچھ کہ نہیں سکتا۔ صرف بنظر ثواب و فیائدہ عام کہتا ہوں  
 اور اسی خیال سے اس بچہ لکھ رہی ہیں کہ ہوں۔ آپ لوگ بھی پس ام خیر بر خاطر  
 فرمادیں اور حالات میں سے شکر و توجہ اور ہر فرمادیں۔  
 خیر بعد الفرائض زیارت قافلہ ہم پہ پہنچے تو طیار ہوا رنج و الم آشکار ہوا جس کا تذکرہ ہم  
 میں علی سبیل الاستقامت و خیر بعد حسرت و تاسف او نہیں منازل سے جنگاؤں  
 میں پیشتر کیا ہے۔ یا بعض میں کسی وجہ سے کہنا اختلاف ہو کر کوئی قافلہ مجھے کوئی  
 آگے بارہ تیرہ روز میں بحباب متزلزل کے مدینہ منورہ ہو کہ معظمہ پہنچ جائے ہیں  
 اس قافلہ کی تنظیم مکہ معظمہ کے لوگ بھی سجالا تے ہیں۔ خیر چند روز اور مکہ معظمہ  
 اگر قیام رہا پہر وطن چلنے کا اہتمام رہا۔ حب وطن نے جوش بخیا۔ تحضت کو نام

بیہوش کیا حماس الوداع کی پہلے ہی رخصت ہوئے۔ ہم مور و مصیبت ہوئے  
 ناچار بدل نما رطوف کے ساتھ طوفان کو گئے جسوقت یہ الفاظ الوداع بالعتبہ اللہ  
 الفراق بالکبت اللہ الامکان یا حرم اللہ شرع کیا روئے نے آواز بیدار  
 حسرت و حزن کر دیا۔ اوہ طواف کے سات پہیرے تھے۔ آید ہر دل کو یہ اتون  
 رنج و غم درو عالم ستر حیران۔ جگا گھسیہ و تھی۔ خیر طواف الوداع کے بعد  
 زمزم و غیرہ بی باب الوداع سے ٹھٹھا اس لئے پاؤں سنح کعبہ کی طرف اور پشت  
 وطن کی طرف دیکھتے تھے۔



<p>                             سہ پہرے کوہ غم کا ٹوٹا                              کم ہو گا نہ استنباق کعبہ                              کروے کا الم مقیم مجھ کو                              حاصل مجھے ہوگی تلخ کامی                              ہے راست نہیں ہے لسترا نی                              کعبہ ایسا راست و حیب پہونکا                              حجبہ اس کے میں جان و دل تلف ہو                              راحت ہوگی حرام مجھ کو                              جاہ اوس کی میں ہوں گامین و لگروں                              ہو جائے گا کعبہ مجھے بیا بان                              ہو جاوے گا رخ شل پنجپیرہ +                         </p>	<p>                             افسوس ہے کعبہ مجھے جہا                              ہے مرگ سے ہنسہ ارق کعبہ                              یا و آئے کا جب خطیم مجھ کو                              یا و آئے کا جب کہ کہیں گانی                              مشہور جو رکن ہے یہاں                              یا و اوس کو میں ہر گھٹری کو نجا                              جو رکن عراق کی طیفہ ہے                              یا و آئے کا جب مقام مجھ کو                              زمزم تو مجھے رولائے گا خوشی                              یا و آئے کا جب حرم کا سامان                              یا و آئے کی جب اذان کی تکبیر                         </p>
---	--

یاد آوے گی کثرتِ حرمِ گر	تنہائی کرے گی حیا ایت
یاد آوے گا جب بننا کا جانا	ہو جاوے گا مو سانا
حجبِ اسود جو یاد آ یا	تجربہ کرنے و طریوں کا یا
گھبرا گھبرا کے جان دوٹکا	بھبراہ اسطیغ کی لون کا

## انشاء اللہ تعالیٰ

خیر صاحب کس افسوسِ حیران سے اب بھبرا ہندوستان کا آنا ہوا آج ان کا بہانا ہوا کہتے وقت جگر قلم شش ہوتا ہے۔ رنگ فق ہوتا ہے خیر چارونما کا بادل نکھار حیرت کے اشتیاق زار لب پر یہ اشعار

ماے ہم ایسا چہوڑ کر گلزار	دشت پر خار مہنہ بین ہون خوار
اے خدا لے چل اب بندہ کو	تف ہے مہنہ وستان کے جینی کو
کاش مجھ کو خدا و بان لیجائے	مجھ کو و بان کی ہوا اوڑا لیجائے
عیشِ عشرت سے وہان مدام ہون	روز شب آپ پر سلام پڑھون

خیر اوس مقامات سے براہِ بہی جہاز پر جب کا حال پیشتر تحریر کر چکا ہوں اور مکرر لکھنا فضول ہے اوسکے اعادہ سے کیا حصول ہے وطن آئے سب خلجان سامنے آئے وہی لوگ رمی دہی اجلاس مگر جی بین دہن کی آس۔ ہر وقت زبان کی یہ صدا بس یجبار ویدم و پگر بار ہوس اور اوسے عالم بین بہ التجا کھنور سرور عالم۔

## ابیات

میں دور ہوں مجبور ہر آنسو یہ عالم	دیدار دیکھانے نہیں آواز سنا دو
-----------------------------------	--------------------------------



یا شاہ مدینہ من منجھے رہنے کی جا دو  
اولن لوگوں کے دفتر میں سرنام لکھا دو  
لکڑی ہوئی باتوں کو سری آج بنا دو

۲۰۔ یہاں ہین ورنج سو مجھ کو کم  
بہلانے ہین سگ تری گل کے  
۲۱۔ اور دین کی لہی بنے کرم ملے

# اسیر جبرمۃ رحمتی

## تحت نظام اولیائے قصیدہ مالدیت قدس

صبا بکوتے مدینہ روکن ازاہین دعا کو سلام برخوان

بگڑو شاہ رسل بگڑو صبح نضرع پیام برخوان

بنہ بحین بن ادب طرازی سراوات سجاں آن کو

صلوۃ و انسیر بر روح یکے جناب خیر الانام برخوان

بشوز من صورت مثالی منار بکذا را اندر اجنا

بلجن خوش صورت تحسین تمام ہم پریم برخوان

ز باب رحمت گئے گزکن بہ باب حب بر تیل گچین

سلام ربی علی نبی گئے بہ باب اسلام برخوان

بلجن داودی ہم نوا شو بغیر درو آشنائو

بہ بزم معینہ بدی غزل راز عبد عاصی نظام برخوان

اللہ

# قصید حضرت غوث الثقلین

اے غبارِ خاک کو بت سہ پہلے  
اے پوختہ تاجِ وطن  
بیاستوّل اللہ نولی کانِ ملاحِ برکات  
اگر تو یابِ بد برو و خوبانِ دو عالم را تنگ  
ہرگز او امروز مالِ روسے بر خاکِ درت  
آن مبارکِ روسے فرما کے درآید در خاک  
شامِ سبجِ کنالذاسرے لعبدِ شہ سوار  
بر برقِ راہوار سے برقِ اچھوتیز و تنگ  
در مقامِ قابِ قوسینت خدا کردہ سلام  
تو رسانیدے سلامِ حقِ بابتِ یک بیک  
از خدا بتِ رحمت و از تو شفاعتِ روزِ شکر  
در سخاتِ عاصیان است تو نیتِ شک  
تا ملکِ بشنودہ است صلوٰۃ تو از امت  
غدر خواہی از گناہ است تو شد ملک  
اگر نمودے روسے نوے بود و نہستم عدم  
ہم ولی و ہم نبی و ہم سموات و سماک  
مرغِ جانہارا بود بہارِ صلوٰۃ الحف تو  
بے شہرہی تو این چنین نتوان بہین  
تا مہارے عاصیان است خود را سببِ بین  
بس بہ فرماتا گناہان را کفِ دانا چک  
حی صلوٰۃ آن شفیقِ آن نبیِ کبیا گو  
زانکہ واپسی تو بے بیا و نیکوے ملک

